920
567

I

سرگیس و ترگیس ناوو

... وٚکھ و نیم دوہ

لل دید

ہندی و چھم ترجمہ ناوٗ کہ

ناوہ تارس و سنسکرتس پیوٚ

جیالال کیرُو

ناشر

گلشن پبلشرز اینڈ بکسیلرز گاؤکدل

سرینگر (کشمیر)

جملہ حقوق پبلیشرز کے لئے محفوظ ہیں

نام کتاب — لل دید

نام مصنف — جیالال گنیرو

زیر اہتمام — معراج الدین

قیمت — -/۴۰ روپے

بار اول — ۱۹۸۳ء

پہلا سن طباعت — اکتوبر ۱۹۸۳ء

کتابت — ایم ایل ماوہ

ٹائیٹل ڈیزائن —

طباعت — نعمانی پریس دہلی

تقسیم کار

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب ایکسچینج روڈ

گاؤکدل چوک سری نگر (کشمیر)

اس کتاب کی اشاعت کیلئے
میں جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر
اینڈ لنگویجز کی مالی معاونت کا شکر گذار ہوں۔

(جیالال گیرو)

لل ویدٔ

واکھ کشیری معہٗ ترجمہ اردو و تشریح

از

جیالال گیرو

ناشر

گلشن پبلیشرز سرینگر کشیر

میں اِس کتاب کو اپنی بیٹی
شریمتی پھولاجی بھٹ کے نام بھینٹ
کرتا ہوں۔

فہرست مضامین

۱۔ دیباچہ۔
۲۔ لل دید حسب نسب اور شاعرانہ عظمت۔
۳۔ لل دید کا سال ولادت۔
۴۔ لل دید کا زمانہ۔
۵۔ شیوزام۔ صوفی ازم اور لل دید۔
۶۔ واکھ ۔
۷۔ لل دید کے کچھ واکھ جو اس کے ساتھ منسوب کیے گئے۔
۸۔ فرہنگ۔

دیباچہ

سال ۷۱-۱۹۷۰ء میں راقم الحروف بلاک پانپور میں بحیثیت بی۔ ڈی۔ او تعینات تھا۔ وہاں عموماً میرا گزر قصبے کے مرکز یعنی محلہ دَرنگہ بل سے ہوا کرتا تھا۔ جہاں مجھے زندگی میں پہلی بار ایک تالاب نظر آیا' جو اردگرد کی گندی نالیوں کے پانی سے گدلا ہوگیا تھا۔ کسمپرسی کی حالت میں بھی یہ تالاب ایک راہ گیر کے لئے جاذبِ نظر تھا۔ پانپور کے باشندے اِس کو لل تراگ کہتے ہیں۔ تالاب (تراگ) لل دید کی زندگی اور نام کے ساتھ وابستہ ہے' جو وادی کشمیر کی ایک ہردلعزیز عظیم کشمیری شاعرہ ہی نہیں' بلکہ ایک بلند پایہ یوگنی اور کشمیری مزاج کی ترجمان رہی ہے۔ یہاں کے لوگ بلالحاظ مذہب و مِلت اِس تالاب کو عزت' اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اِس عجیب وغریب تراگ کے ساتھ میری دلچسپی بڑھنے لگی' جو ایک روحانی رشتے کی شکل حاصل کرگیا۔ میں نے لل دید کی زندگی۔ کلام۔ اُس کے گرد سیدھ مول اور دیگر وابستہ روایتوں کو مقامی لوگوں کے زبان سے سن لیا۔ یہ تالاب میرے لئے لل دید کی شاعری اور زندگی کی تحقیق و تجسس کا محرک ثابت ہوا۔ میں نے مقامی روایات پر ہی اکتفا نہ کیا' بلکہ لل دید کے کلام اور زندگی پر کشمیر اکیڈمی سے شائع ہوئی اور پروفیسر جیا لال کول اور طالب مرحوم کی تالیف کردہ کتاب لل دید کا بغور مطالعہ کیا۔ اِس کے مطالعہ سے میرے دِل کو تشفی نہیں ہوئی' بلکہ میری تحقیق کی تِشنگی اور بھی بڑھ گئی۔ چنانچہ میں نے دیگر مشہور مصنفوں کی مستند تصانیف پڑھ لئے' جنکے مطالعہ سے مجھے یہ احساس ہوا کہ لل دید کے ساتھ دانستہ یا نادانستہ

طور ناانصافی کی گئی ہے۔ 'لل دید' نام کو ہی لیجئے۔ اسبارہ میں ہی مختلف اور مضحکہ خیز تاویلیں بھی جوڑ دی گئی ہیں، جو اس کے شایاں شان ہی نہیں۔ کئی واکھ لل دید کے ہمعصر شیخ نورالدین ولی کے ساتھ خلط ملط کر دیئے گئے ہیں۔ لفظوں کے ہیر پھیر سے لل دید کے کچھ جواہر پاروں کو کانچ کے بے وقعت ٹکڑوں کے برابر بنایا گیا ہے۔ کچھ فرضی روائتیں جن کی کوئی تاریخی حقیقت نہیں۔ لل دید کی ذات کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ کچھ واکھوں میں زمانہ بعد کے رائج الوقت الفاظ موزوں کیئے گئے ہیں، جو لل دید کے سورگباشی ہونے کے بہت مدت کے بعد مغلیہ دور میں عوام کے بول چال میں شامل ہوئے ہیں۔ الغرض قدر شناس شائقین کے لئے مشکلات کی ایک بڑی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے، جس وجہ سے اصلی اور نقلی پرکھنے کے لئے کافی دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اِس پس منظر میں راقم الحروف نے مارچ ۱۹۷۸ء میں "لل دید" کی زندگی کے بارہ میں چند غلط فہمیاں" کے عنوان سے پانچ سو کے قریب پمفلٹ شایع کر کے عوام میں تقسیم کر دیئے۔ سال لل دید منانے کے دوران راقم نے ۱۷ جون ۱۹۸۰ء کو ریڈیو اسٹیشن سرینگر کشمیر سے اسی موضوع پر ایک بات چیت نشر کی۔ اِس کے چند ماہ بعد یعنی ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو میں نے دور درشن کیندر، سرینگر کشمیر سے، جہاں پر لل دید کی زندگی اور شاعری کے بارہ میں مباحثہ کا انتظام کیا گیا تھا اور جناب رحمان راہی بحیثیت ثالث یا موڈریٹر (Moderator) مقرر تھے۔ میں نے لل دید کی زندگی کے ساتھ من گھڑت اور واہیات روایات کا جامہ چاک کر کے شائقین کے دلوں سے شکوک دور کر دیئے۔ میں نے اِس پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ دو سال کی مسلسل تحقیق و تجسس اور محنت شاقہ بروئے عمل لا کر میں نے تمام ضروری مواد جمع کر کے اُس کو کتابی شکل دی، جو میں اب

شائقین کو بطور ہدیہ تبرک پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ۔ یہ تمام مواد میں نے مندرجہ ذیل صاحبان کی تفصیلات و تصنیفات سے اپنی رہبری کے لئے استعمال کیا ہے۔ جن کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں ۔

۱۔ لل دید ۔۔۔۔ تالیف کردہ از پروفیسر جیا لال کول و مرحوم پروفیسر طالب ۔ شائع کردہ کلچرل اکیڈمی کشمیر ۔

۲۔ لل دید ۔۔۔۔ بزبان انگریزی از پروفیسر جیا لال کول ۔ شائع کردہ ینرہیہ ساہتیہ اکیڈمی دہلی ۔

۳۔ بہارستان شاہی ۔۔۔۔۔ مصنف نامعلوم ۔

۴۔ اسرار الابرار ۔۔۔۔۔ داؤد مشکاتی ۔

۵۔ واقعات کشمیر ۔۔۔۔۔۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری ۔

۶۔ ریاض الاسلام ۔۔۔۔۔۔ از عبد الوہاب شائق ۔

۷۔ ورڈ آف لل ۔۔۔۔۔۔ سر ریچرڈ ٹمپل ۔

۸۔ لل واکیانی ۔۔۔۔۔۔۔ سر ریچرڈ گریرسن ۔

۹۔ شرمد بھگوت گیتا ۔۔۔۔۔ مترجمہ بزبان اردو، از جناب پنڈت جانکی ناتھ مدن، ریٹائرڈ تحصیلدار، دہلوی ۔

۱۰۔ کشمیری شیوازم ۔۔۔۔۔۔ جے ۔ سی ۔ چیٹرجی ۔

۱۱۔ شیراز (لل دید نمبر) ۔۔۔ کلچرل اکیڈمی ۔

۱۲۔ ایک یوگی کی آپ بیتی ۔۔۔ یوگانند، لوک آیت بزبان انگریزی، دیبی پرشاد چھتو پدھائے ۔

۱۳۔ تاریخ کشمیر ۔۔۔۔۔۔۔ حیدر ملک ۔

میں نے اس کتاب میں ایک متلاشی حق کے روحانی معراج کے سات منازل کا

نقشہ بھی شامل کیا ہے، کیونکہ لل دید کے چند واکھوں میں اِن منازل کی طرف کچھ اشارے پائے جاتے ہیں۔ اِس کا مطالعہ ناظرین کیلئے دلچسپی کا موجب بن سکتا ہے۔ میں نے کتاب ہذا کے ساتھ "لل تراگ" کا موقعے کا فوٹو، محلِ وقوع، لمبائی، چوڑائی اور گہرائی و ریونیو ریکارڈ سے فراہم کردہ اعداد وشمار درج کئے ہیں، تاکہ لل دید کے مداحوں اور پرستاروں کو کسی وقت اِس متبرک تالاب کا تقدس قائم رکھنے کیلئے کسی قسم کی لائبریری، ریڈنگ روم یا مقامی یوگان کے روزی کمانے کا کوئی سنٹر اور جنگلہ بندی کرنی مطلوب ہو۔ تو وہ اِن اعداد وشمار سے استفادہ کر سکیں گے۔

میں کشمیر کلچرل اکیڈمی کا مالی معاونت کے لئے اور اپنے دوست پنڈت موتی لال ساقی کا جنہوں نے مجھے وقتاً فوقتاً اپنی قیمتی رائے سے نوازا، تہہ دل سے مشکور ہوں۔

باوجود اِس قدر تحقیق اور تجسس اور اپنا قیمتی وقت مطالعہ میں صرف کرنے کے بعد بھی میرا یہ کام اہل نقاد کی نظروں میں کوتاہیوں سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے میں اُن صاحبان سے مؤدبانہ عرض کروں گا کہ وہ میری خامیوں اور کوتاہیوں کو نظرانداز نہ کریں، بلکہ راقم الحروف کی نوٹس میں لاکر مشکور فرمائیں گے، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُن خامیوں کا ازالہ کیا جاسکیگا۔ میں اُن کے مفید مشوروں کا طلبگار ہونے کے علاوہ اَز حد مشکور بھی رہوں گا۔

فقط۔ خیر اندیش
جیا لال گرو
(بی۔اے)
ریٹائرڈ بی' ڈی' او۔ ساکنہ رام باغ۔
ڈاکخانہ نیٹی پورہ، سرینگر

Pin Code = 190015

لل دید

نام ۔ حسب ۔ نسب اور اُسکی شاعرانہ عظمت

مَل وۄندٕ زٕولُم، جگر موٗرُم
تیلہِ لل ناوٗ ڈرام، ییلہٕ دٕلی تراوی مس تتی

پرم ہنس یوگانند "ایک یوگی کی خود نوشت سوانح عمری" میں رقمطراز ہیں کہ بھارت نے مرد یوگی ہی نہیں بلکہ بلند پایہ یوگی عورتوں کو بھی جنم دیا ہے۔ چودہویں صدی میں ایسی ہی ایک یوگی عورت، للیشوری کے نام سے ملک کشمیر میں گذری ہے، جس کو اہالیانِ کشمیر لل (ماتج) ماتا کے نام سے آج تک یاد کرتے آئے ہیں۔ آپ نے کشمیری ادب کا دامن اپنے منظوم اور دلفریب واکھوں سے مالا مال کیا ہے۔ کئی صدیاں گذرنے کے باوجود اُس کے واکھ آج تک زبان زدِ عام چلے آ رہے ہیں"۔

سر رچرڈ ٹمپل جنہوں نے لل واکھوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے، اپنی کتاب "وارڈ آف لل" "Word of Lalla" میں یوں لکھا ہے کہ :-

"یہ ایک حقیقت ہے کہ لل دید چودہویں صدی میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ بھارت کے بھگتی لہر کے پرچارکوں مثلاً نانک، کبیر، تلسی داس، اور بھگت سور داس کے پیشرو رہی ہے۔ اُس کو ہندو دھرم کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ للیشوری کے واکھ کشمیری گھرانوں میں روزمرہ بول چال کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ اُس

کا مذہب کتابی فلسفہ نہیں، بلکہ اُس کا مذہب عوام الناس کی اُمیدوں اور مایوسیوں کا مُرقع ہے۔ للیشوری کے واکھ اعلیٰ اور بُلند پایۂ روحانی قدروں کے حامل ہیں۔ اُن کی بناوٹ مختصر، برمحل، شیریں، اُمید افزا، زندہ جاوید اور عام اِنسانوں کے تمناؤں کی جیتی جاگتی، چلتی پھرتی تصاویر ہیں۔ جس وقت کشمیر ایک اِنقلابی دَور سے گذر رہا تھا اور تمام زندگی ڈھانواں ڈول تھی، اُس وقت للیشوری اعلیٰ قدروں کی رہبر، فلاحِ عام، بھائی چارہ، رواداری، نیکی اور خدمتِ خلق کا علم بلند کئے آگے پرچار کر رہی تھی۔ لل دیڈ کا کلام بامحاورہ عام فہم زبان میں ادا ہوا ہے۔ اُن کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ چھ سو سال گذرنے کے باوجود اُس کی مقبولیت میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی۔ کشمیری ادب میں اُن کے شاعرانہ کلام کو لافانی اور جاودانی مقام حاصل ہے۔ اُس کا کلام مستی، سرشاری اور روحانی رموز و اسرار سے پُر ہے۔

سر ابراہیم جارج گریرسن اپنی تحقیقاتی کتاب "لل واکیانی" میں لکھتے ہیں کہ "دُنیا میں شائد ہی ایسا ملک کوئی ہوگا، جہاں سنتوں کے واکھ اور کہاوتیں اِس قدر مرغوب اور زبان زدِ عام ہوں گی، جتنے للیشوری کے واکھ ملک کشمیر میں مقبول ہیں۔ للیشوری ایک یوگنی تھی۔ شاہ ہمدان نے للیشوری سے روحانی فیض حاصل کیا ہے۔ للیشوری پانپور کے ایک متوسط گھرانے میں بیاہی گئی تھی، جہاں وہ اپنی ساس کا ناروا ظلم برداشت کرتی رہی اور نیم فاقہ کشی کی حالت میں دِن بسر کرتی رہی۔ بارہ سال اِس کٹھن تپسیا کے بعد اُس نے گھریلو زندگی کو خیرباد کہا۔ سدھ مالو اُس کا روحانی گرو تھا۔ لل دیڈ کے موجودہ واکھوں کے معتبر ہونے کے بارہ میں آپ نے لکھا ہے۔

"بھوج پتر یا اینٹوں پر کندہ شدہ کسی عبارت سے اِنسانی لوحِ دِل زیادہ قابلِ اعتبار ہے"۔

للیشوری کے واکھوں کے بارہ میں اِس نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ نے پنڈت مکند رام شاستری کو لل واکھ ڈھونڈ نکالنے اور قلمبند کرنے کے لیے کہا۔ چنانچہ شاستری جی نے تحصیل سوپور کے موضع گوشی کے ایک بوڑھے براہمن دھرم داس

سے للیشوری کے واکھ سن کر قلمبند کئے اور ان کا سنسکرت میں ترجمہ کر کے اِس طرح ۱۰۹ واکھوں پر مشتمل لل واکیانی وجود میں آئی۔ گریرسن مزید لکھتے ہیں کہ للیشوری کے واکھ قدیم کشمیری زبان کا ایک نمونہ ہیں۔ للیشوری کشمیری شیوازم کی پیرو اور دلدادہ تھی۔ وادی کشمیر کے روحانی اور عالی مرتبت گورو شیخ نور الدین ولی علمبردار کشمیر نے لل دید کے بارہ میں یوں فرمایا ہے ؎

تس پدمان پورچہ للے ۔ تمہ امرت چوکھ گلہ گلے
تمہ شیو وچھ تھلہ تھلے ۔ تیوژھے ور دیتوم دیوہ

اِس کے علاوہ اٹھارویں صدی کے وسط سے فارسی زبان میں تاریخی واقعات اور تذکرہ نگاروں نے لل دید کے بارہ میں لکھنا شروع کیا۔ مثلاً مجموعہ التواریخ (بیربل کاچرو) واقعات کشمیری (خواجہ محمد اعظم) تاریخ کشمیر منظوم (ثنالیق صاحب) تاریخ حسن (پیر غلام حسن کھویہامی) اسرار الابرار (داؤد مشکاتی) اور مختلف لوک ناموں کے تذکیرات سے صاف ظاہر ہے کہ کشمیر میں لل دید نام کی ایک مشہور و معروف یوگنی (عابدہ) گذری ہیں۔ اگرچہ مکمل وثوق سے کچھ زیادہ بیان کرنا آسان نہیں، مگر پھر بھی اِن مسودہ جات اور دیگر روایات زیر نظر رکھ کر ہم لل دید کے زندگی اور اُس کے پیغام پر کسی قدر روشنی ڈال سکتے ہیں، جو یوں ہے:-

لل دید، للیشوری یا للہ ماج، موضع سِم پورہ میں ایک خواندہ براہمن گھرانے میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ موضع پانپور (قدیم پدمان پورہ) محلہ ونگہ بل چندرہ بٹ نامی ایک براہمن گھرانے میں بیاہی گئی تھی۔ اُس کے والدین کے ہاں دھارمک ماحول ہونا یقینی ہے۔ لل نے ایام دوشیزگی میں اپنے باپ سے مروجہ وقت کی تعلیم حاصل کی ہوگی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیدائشی شاعرہ ہوتی ہیں۔ "لل" جو [illegible] واکھوں میں بطور تخلص استعمال ہوا

ہے، میکے میں ہی یہ نام پایا ہے ۔ شادی کے بعد (جیسا کہ یہاں اب بھی رواج ہے) لل نام پدماوتی میں تبدیل ہوا ہے ۔ لل کشمیری پنڈتوں میں کوئی اچھوتا یا نیا نام نہیں ۔ راج ترنگنی میں یہ نام درج ہے ۔ راجہ ہرش دیو کی چہیتی رانی کا نام للی (للتا) تھا ۔ اب بھی کشمیری پنڈتوں میں اور کشمیری پنڈت گھرانوں میں لڑکیوں کا نام "لل" یا "للتا" رکھا جاتا ہے ۔ گرہستی پریوار میں بحیثیت بہو کے ایک دن اپنی سہیلیوں سے یارہ بل پر یہ کہا :۔

"گھرہ مارتن ہُنڈ یا کٹھ، للہ نیلہ وٹھ ژلہ نہ زانہہ"

صاف ظاہر ہے کہ للہ میکے کا نام تھا ۔ مانوس نام ہونے کی وجہ سے واکھوں میں کئی بار اُس نے 'لل' استعمال کیا ہے ۔ اِن واقعات کی موجودگی میں "لل" نام کے ساتھ بیہودہ روایت پیوست کرنا لاعلمی اور جہالت کا ثبوت ہے ۔ لل دید نے سسرال میں کوئی سکھ نہیں دیکھا ہے، بلکہ اپنی کینہ پرور جاہل ساس کے ہاتھوں بارہ سال نیم فاقہ کشی میں دن گذارنی رہی اور شکایت کبھی زبان پر آنے نہ دی ۔ یہی وجہ ہے کہ کشمیری عوام لل دید کو صبر، قربانی، ایثار اور پاکدامنی کا مجسمہ قرار دیتے ہیں ۔ اگرچہ سسرال سے اِس نازیبا سلوک نے لل دید کے حساس دِل کو ٹھیس اور کوفت دی ہوگی مگر اِسی سلوک نے لل دید کی شاعرانہ صیلت کو جِلا بخشی ہے ۔ کیونکہ بقول کسی انگریزی شاعر کے :۔

The Sweetest Songs are those, which
Speak of Saddest things.

اگرچہ لل دید سے پہلے کشمیری زبان میں پد، واکھ شروکوں کا چلن تھا، مگر اُن میں سے اسوائے شتی کنٹھ کے "مہانے پرکاشس" کے اور "بمبور لولر" کے لولو کے بغیر ہمیں کچھ دستیاب نہیں ہے ۔ لل دید ہی کشمیر کی وہ پہلی دختر نیک اختر ہے، جس نے کشمیری زبان میں واکھ موزوں کرکے کشمیری ادب اور کشمیری شاعری کی سنگ بنیاد ڈالی ۔ کشمیری زبان میں فن شاعری کو جنم دیا اور اِس شاعری میں وہ مٹھاس اور دِلاویزی بھردی کہ صدیاں گذرنے کے باوجود لل دید کی شاعری تاہنوز ہر دلعزیز اور دِل پذیر بھی ہے ۔ کشمیر میں خواہ

وہ بوڑھا ہو یا جوان، خواندہ ہو یا ناخواندہ، عورت ہو یا مرد، جس کا دل یہ واکھ ترنم میں سن کر وجد میں آ کر نہ جھومتا ہو۔ وہ پیدائشی شاعرہ تھی۔ اُس کی روزمرہ بات چیت بھی جو ہم تک سینہ بہ سینہ پہنچ چکی ہے، اِس بات کی ولادت کرتی ہے مثلاً:۔

"گھرہ مارتن ہنڈ یا کٹھ، للہ نیلہ وٹھ ترلہ نہ ژانہہ"۔

نبھنے منے شیخ (امام) نندہ ریشی کو مخاطب کر کے:۔

"ییہ مند چھو کھنہ، چنہ چھو کا مند چھان"۔

یا

"کھر منبا تراوُن یلہٕ" وغیرہ۔

ایک پیدائشی شاعرہ جس کو زبان پر مکمل عبور حاصل ہو، شعر موزوں کرتے وقت لفظوں کے ساتھ کھیل کر کسی لفظ کا ایک معنی اور کبھی ذو معنی بنانا، بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ لفظوں کی آلٹریشن (ALLITERATION) یا انوپراس (تجنیس) دیکھ کر ذرا داد دیجئے:۔

راوُن اَندرے راوُن رووُم

لُولہ۔ لَلِہ۔ کَلِہ۔ لَلہ نوُوُم

پانس لاگیتھ روُدکھ مے ژی۔ مے ژے ژھانڈان لوسم دوہ

پانس منز ییلہٕ ڈیوٹھک مے ژے، ژہ تہ پانس دُیوتم ژھوہ۔

راون، لول، ژی، اِن تین لفظوں کا گوناگون فنکارانہ استعمال دیکھ کر ہی پتہ چلتا ہے کہ پیدائشی شاعروں کے کیا خصوصیات ہوتے ہیں۔ وہ ایک جادوگر کی طرح لفظوں کے ساتھ کس طرح کھیلتے رہتے ہیں۔

حبیر لل دید کی عمر غالباً تیس سال کے لگ بھگ ہوگی، جب اُس کی روحانی عظمت کا راز طشت اَز بام ہو جاتا ہے اور اُس کو گھر بار تیاگنے کے بغیر اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔ خاوند کے ہاتھوں کاندھے پر پانی کے مٹکے کا ٹوٹ جانا اور پانی کے بکھر جانے کے

بجائے مُغلق رہنا، کھڑکی سے پھینکے ہوئے پانی سے للّ تراگ کا ظاہر ہونا۔ اِن دو واقعات نے للّ دید کی شہرت کو جنگلی آگ کی طرح کشمیر بھر میں پھیلا دِیا ہوگا۔ عام کشمیری جو ایسے واقعات دیکھنے کے متلاشی اور سنسنی خیز خبروں کے تاک میں اب بھی بیٹھے رہنے کی عادی ہیں۔ پانپور کے جانب جوق در جوق درشن کے لیئے دوڑ پڑے ہوں گے۔ ایسے بِن بلائے ناگہانی عوام کے جمِ غفیر کی کھلبلی سے اور اپنی آزردہ دِل کے پس منظر میں للّ دید نے گھر تیاگ لینا ہی مناسب سمجھا ہوگا۔ بہر حال روایت بھی یہی ہے کہ للّ دید نے اِن واقعات کے بعد گرہست سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور وجدانی حالت میں میرا بائی کی طرح دِل کی گہرائیوں سے سوز و گداز میں ڈوبے ہوئے واکھ گاتی رہی ہوگی جو عوام الناس نے دُودھ اور شکر کی طرح پی ڈالے اور سُننے والوں کیلئے جز و ایمان بن کر رہ گئے۔

للّ دید کے کلام میں دیہاتی روح پرور اور پُر سکون ماحول کی چھاپ عیاں ہے۔ یہاں شہر کی گھما گھمی نظر نہیں آتی۔ دیہاتی ماحول سے اِستعارات اور تشبیہات اِس طرح چُن چُن کر واکھوں میں موزوں کیئے ہیں، جو سُننے والوں کے آنکھوں کے سامنے ایک منظر پیدا کرتے ہیں، مثلاً

آمہِ پنَنہ سدرس - ناوِ تار، ژِر تو تلف رُوس وان، پھلہ رُوس کیتول، گیانہ مارگ ہاکہ وار، اَتھہ مَبا تراوِن کھر با، گوُنگہ وار کھیتی، مان سوئے پوُشہ کرنجہ، پوُت زوُنہ تیوتھ کیاہ دوپوُتھ، ذی ڈیوٹھم شِینم، سوَر پیوانی، بہیہِ پن پنیجہ ہالو گھیتھ گرُھن، کسُ ڈنگہ، کپسہ پوُشی، ستنر تہ صابن وغیرہ۔

للّ دید کے کلام میں اِختصار، مکمل چستی و بندش، خیالات کی گہرائی، اِستعارات تشبیہات کا مناسب اور برمحل اِستعمال، جیسے قوس و قزح کی رنگا رنگی، واکھ کا ہر مصرع اپنے طور مکمل اور بامعنی، واکھ کے چاروں مصرعے مِلا کر پڑھنے والے کیلئے ایک پیغام بن جاتا ہے۔ اِس کے کلام میں صداقت، فکری جدت، مضمون آفرینی اور عوام سے دِلوں سے قربت حاصل ہے۔ ریاضت، عبادت، اور قوت ایمان، للّ دید کے واکھوں میں صاف ظاہر ہے۔ للّ دید نے اُس کشمیر کے ذکر و فکر کا احیا کرنا۔

کرنا چاہتا ہے۔ جو بودھوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ وراثت ہے۔ اُس نے بھارتی فلسفہ میں حقیقت پسندی۔ اثبات اور ذاتی تجربے کا اضافہ کیا ہے۔ لل دید کی شاعری دردمند دلوں کے مرہم۔ تشنہ لبوں کے لئے آبِ حیات اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ لل دید نے اپنا کلام اور پیغام عوام الناس کی زبان میں ہی عوام کو سنایا۔ جو راز پستکوں میں دفن تھے، وہ غریبوں کی جھونپڑیوں تک پہنچائے۔ مان لیا کہ لل دید کے کلام میں شیومت کا پہلو زیادہ عیاں ہے۔ مگر یہ لل دید کا ہی اندازِ فکر اور شاعرانہ فن ہے، جس نے شیوازم جیسے دقیق فلسفے کو اپنی شاعرانہ فن سے ہمیشہ کے لئے ایک معطر، تر و تازہ گلدستہ بنا کر آئندہ نسلوں کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

لل تراگ موضع پانپور کے مرکز میں محلہ درنگہ بل میں واقع ہے۔ اِس کا نمبر کھیوٹ ۲۳۴ مِن، نمبر کھاتہ ۶۰۴، نمبر خسرہ ۲۰۳۸ اور کل رقبہ ۸ کنال ۱۰ مرلے ہے۔ اِس کی لمبائی ۲۵۰ فٹ، چوڑائی ۵۰ فٹ اور گہرائی ۲ - ۸" ہے۔ اِس کی موجودہ حالت بوجہ عدم توجہی پانپور ٹاؤن ایریا کمیٹی خستہ اور افسوسناک ہے۔ اِس کی موجودہ شکل ایک جوہڑ کی ہے۔ روایت ہے کہ یہ تالاب آجتک کبھی نہیں سوکھا ہے۔

لل دید کی تعلیم یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے، کیونکہ وہ اپنے مرکز سے دور ہے۔ ہر چیز اپنے اصلی منبع کی طرف جانے کے لئے رواں دواں ہے۔ جس طرح ایک پہاڑی نالہ دریا کے ساتھ مِل جانے کے لئے بے تاب دِکھائی دیتا ہے۔ حقیقت پانے کے لئے جسم کو اذیت دینا غیر ضروری ہے۔ ایک طالب حق گھر میں ہی رہ کر اپنے لئے راہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔ بُت پرستی۔ فرقہ بندی۔ دوئی۔ ریاکاری۔ خود غرضی نجات پانے کے لئے سدِ راہ ثابت ہوتے ہیں۔ کائنات کا مرکز روشنی اور لامحدودیت ہے۔ موت ڈراونی نہیں جیسا کہ شاستروں میں

اِس کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ موت تکمیل پانے کا ایک وسیلہ ہے۔ خدمتِ خلق وحدت کا خیال اور میانہ روی ہی صراط المستقیم ہے۔

ماہر نفسیات کے اِس نظریہ کے باوجود کہ کسی ملک کی زبان پانچسو سال گذر جانے کے بعد بدل جانی لازمی ہے۔ مگر للہ دید کی شاعری چھ سو سال گذر جانے کے باوجود اب بھی تر و تازہ، شگفتہ اور دِل لبھانے والی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ للہ دید نے اپنے روحانی تجربوں کو ذاتی تجربے کی کسوٹی پر پہلے پرکھ لیا ہے، پھر اپنے اِردگرد کے ماحول سے مانوس اِستعارے اور تشبیہات چن کر اُن سے وہ واکھ وضع کئے، جو سننے والے فوراً سن کر اور سمجھ کر ازبر کرتے تھے۔ روحانیت کے دقیق سے دقیق مسائل اور زبان کے آسان تمثیلوں میں سمجھا کر للہ دید نے وہ کمال کر دکھایا ہے، جو اُس کا کوئی پیش رو نہ کر سکا تھا۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس نے بھی اپنے پرچار کے لئے ایسا ہی طریقہ اِختیار کیا تھا۔ جس پرچار کے سننے سے وہ سامعین کا دِل موہ لیتا تھا۔

للہ دید کا کلام۔ صداقت۔ فکری جدت۔ مضمون آفرینی۔ اِستعارات اور تشبیہات کا مرکب ہے۔ اُس کی شاعری عوام کے دِلوں کے قریب رہی ہے۔ اُس کا پیغام پاکھنڈ کے خلاف ایک فنی احتجاج تھا۔ اُس نے عوام کی اُمنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ وہ اِنسان برادری۔ ہمدردی۔ رواداری کی علمبردار تھی۔ مذہبی منافرت۔ تعصب۔ گروہ بندی بُت پرستی۔ اور جانوروں کی قربانی کی خلاف تھی۔ اُس نے عوام کے نبض پر اُنگلی رکھ کر واکھ موزوں کئے ہیں۔ یہ واکھ ایسے چھوڑے ہیں۔ کہاوتوں کی شکل میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبانی زدِ عام ہو گئے اور کشمیری آج تک اِن واکھوں کو پوجتے آ رہے ہیں۔ یہ کہاوتیں مقولہ جات آج تک رائج الوقت ہیں اور کشمیری لغات کا ایک مرکزی باب بن چکے ہیں۔ مثلاً تاو دِین.... زُو بَرمَن.... لوح لنگر.... مَن پَژَن.... اُن رَوٗژن.... اکھ چھان.... تُلھ رُوٗس وآن

پہلہِ رُوسس کھیوٗل ۔ یِہی پَن ..... سمٔ نتہٕ تار ..... پرٛسس لگن ..... دوہٕس ریٛنز خرتس گوٗر دِیوٗن ۔ سِکہٕ شاہٕس ہیوٗل وُوٗن ۔ کوٗم باجَن تیل ..... ژاکھ تہ وژن راوٗن نیتوٗل ۔ منزٕنین گٹہٕ کار ۔ کھِنہ کھِنہ کرن ..... دوٗنڈہ وزن .... ورزنہ داوہ ..... منز چھِہ ہانکل ..... زِلوٗ تال پیچھم ..... اسنی بیچھ ..... برنی تار .. .. وگہِ آنن ..... کل گنٔی ..... بتہ راوٗن ..... لبۍ انن ..... ہلہِ پمپوٗش ..... گرٹن ہیوٗن گل ..... پیٚتہ وٚتھ دٔزٔر ۔ پیٚرتہ پان سوٗم موٗن ..... دوٗہ لوٗسن ..... اَچھ تالو لگنی ..... آوٗرے آلوٗ ..... برپیٚٹھ ہوٗنی ..... شیج بونیٚ ۔ دوٗہ راوہ راوٗن ۔ ستر ..... وغیرہ وغیرہ ۔ یہ الفاظ بدستور آج تک ہم بغیر کسی ہیر پھیر کے استعمال کر رہے ہیں ۔ یہ شاعر کی عظمت نہیں تو اور کیا ہے ؟

گیارہ طبقوں پر مشتمل زینہ ڈب کا اب پتہ نہیں کہ وہ کہاں تھی ۔ پرانپور کو اب لوگ پتھروں کا شہر کہتے ہیں ۔ یہ للّ دیٚد کا ہی کلام تھا، جو آج تک زوال پذیر نہیں ہونے پایا ۔ اگرچہ اب تک چھ صدیاں گذرنے کو آئی ہیں ۔

— • —

للہ دیدؔ کا سالِ ولادت؟

ایک شاعر کو صحیح طور سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اُس کے ہمعصر زمانہ کا بغور مطالعہ کیا جاوے۔ (جرمن شاعر) ۔

گیٹے (Goethe) کے اِس مقولے کے تحت للہ دیدؔ کو بخوبی سمجھنے سے پہلے ہمیں اُن کے زمانے اور سالِ ولادت کا تعیّن کرنا ازبس ضروری ہے ۔ تاریخ سے ہمیں اُس زمانے کے متعلق کافی مواد حاصل ہو سکتا ہے ۔ مگر للہ دیدؔ کے سالِ ولادت کا تعیّن کرنے کے بارے میں ہمیں کئی دِقتوں کا سامنا ہے ۔ مثلاً للہ دیدؔ کے ہمعصر تاریخ نویس جونراج نے راج ترنگنی میں للہ دیدؔ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے ۔ البتہ علاؤالدین کے بیٹے شہاب الدین کی ایک یوگنی سے ملاقات وغیرہ کا ذکر ہے ۔ بہارستان شاہی میں ایسا ذکر ہے ۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری نے اپنی تصنیف میں یوں لکھا ہے :۔

" للہ عارفہ سلطان علاؤالدین ۱۳۴۷-۵۹ء کے عہدِ حکومت میں مشہور ہوئی " شہرت کے دجوہات ' للہ ترک کا نمودار ہونا ۔ گھریلو اور خانگی زندگی کو خیرباد کرنا ۔ شہزادہ شہاب الدین کا ایک یوگنی سے ملاقات وغیرہ وغیرہ ۔ یہ یوگنی کون تھی ؟ تاریخ کشمیر " گوہر عالم " جو ۱۷۸۵-۸۶ء میں لکھی گئی ہے ۔ اُس کے مصنف نے دلوثوق کے ساتھ اِسبات کی تصدیق کی ہے کہ یوگنی للہ عارفہ تھیں ۔ اِس کے بعد مجموعہ التواریخ جو پنڈت بیربل کاچرو نے سال ۱۸۳۵-۳۶ء میں تصنیف کی ہے ۔ یوگنی ' للہ دیدؔ ' کے نام سے ظاہر کیگئی ہے ۔ جو نراج کی راج ترنگنی میں للہ دیدؔ کے نام کی عدم موجودگی یہ ظاہر نہیں کرتی کہ کشمیر میں للہ دیدؔ نام کی کوئی شخصیت نہیں گذری ہے ۔ راج ترنگنی کے نام سے ظاہر ہے کشمیر کے راجاؤں کے عروج و زوال یا مدوجذر کی ایک مُسلسل کہانی ہے ۔ یہ ایک مصدقہ بات ہے

کہ شیوازم یا تترکا- کشمیر کا بے بدل فلسفہ ہے۔ آچاریہ ابھینوگپت نے اس کی آبیاری کی ہے۔ مگر اس کے باوجود راج ترنگنی میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ شاید مورخ نے اس زمانے کے دستور کے مطابق اس کا ذکر کرنا موزوں نہیں سمجھا ہوگا۔ اسی عام دستور کے مطابق لل دید، نہ کسی شاہی خاندان سے تعلق رکھتی تھی، نا ہی کوئی مشہور ریفارمر تھی۔ کسی نئے دھرم کی بھی اس نے بنیاد نہیں ڈالی تھی۔ اس نے خود کہا ہے:۔

زنم پراو یتھ دِلو نا ژھونڈم ۔ لوبن بھوگن برژم نا برے
ستو میۓ آہارا سمٹھاہ زونم ۔ ژولم دکھ دود لولم دے ۔

بھلا ایسے پس منظر میں لل دید کا راج ترنگنی میں کیونکر ذکر ہوتا اور کس لئے۔ لل دید کی تعلیم اس وقت کے براہمن ازم کے برخلاف تھی جس کی بنیاد کھوکھلی ہو چکی تھی۔ بھلا اس قسم کے براہمن جن کی رسائی شاہی دربار تک تھی، کیونکر کسی کتاب میں لل دید کا ذکر خیر کرتے۔ جو تراج ایسے ہی براہمن طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔

تاریخ پیدائش یا سال ولادت کے بارہ میں واقعات کشمیر میں خواجہ اعظم دیدہ مری صاحب لکھتے ہیں کہ لل دید نے علاؤالدین کے عہد حکومت میں عروج حاصل کیا۔ " لل دید در زمانہ علاؤالدین ظہور شش نمود"۔ علاؤالدین ۵۹-۱۳۴۷ء تک کشمیر کے سلطان تھے۔ عبدالوہاب شائق صاحب، جس نے منظوم واقعات کشمیر لکھی ہے۔ لل دید کے سال ولادت کا یوں ذکر کیا ہے (فرزدں بود بر ہفت صد سی و پنج) یعنی ۷۳۵ھ ہجری بمطابق ۳۵-۱۳۳۴ء تھا۔ اس سے یہ صاف عیاں ہے، کہ اگر لل دید علاؤالدین کے عہد حکومت میں مشہور ہوئی، تو اس کی عمر تقریباً بارہ سال ہوتی ہے، جو ناممکن ہے۔ اس قسم کے تضاد سے صاف ظاہر ہے کہ شائق صاحب اور دیگر قلم کاروں کا یہ بیان کرنا کہ لل دید چودہویں صدی کے وسط میں پیدا ہوئی تھیں، کلیتاً غلط ہے۔ پھر صحیح سال ولادت کیا ہو سکتا ہے؟

میں حتی الوسع کوشش کروں گا۔

زولچو تاتاری کی لرزہ خیز غارتگری سال ۱۳-۱۳۱۴ء میں وادی کشمیر میں عمل میں آئی ہے۔ لوٹ مار، قتل و آتشزنی کا یہ عمل آٹھ مہینے جاری رہا ہے۔ اُس وقت اہالیان کشمیر جان بچانے کے لئے جنگلوں اور غاروں میں چھپ گئے تھے اور وادی کشمیر بے چراغ ہو گئی تھی۔ پہاڑوں اور جنگلوں سے واپسی پر عوام کو بیج بونے کے لئے کچھ دانے تک میسر نہ تھے۔ اِس لئے وادی میں قحط پڑ گیا تھا۔ یہ المناک سانحہ دسلی۔ بارا۱۲ سال تک عوام کے ذہنوں سے نہیں اُترا ہوگا اور قدرتی امر ہے کہ اِس وقفے کے دوران جو بچے کشمیر میں پیدا ہوئے ہونگے، اُن کے دِلوں میں اِس سانحہ کا شائبہ تک موجود نہ رہا ہوگا۔

سال ۱۹۴۷ء میں قبائیلوں کا لوٹ مار، قتل آتشزدگی چھ سال کے مختصر سے وقفے میں یعنی سال ۱۹۵۳ء تک قصۂ پارینہ بن کر رہ گیا۔ للہ دیدہ کے کلام میں اِس دہشت انگیزی کا اِشارہ تک نہیں مِلتا۔ اِس لئے للہ دیدہ کا سال ولادت ۱۳۱۷ء سے سال ۱۳۲۰ء عیسوی کے درمیان ہونا قرین قیاس ہے کیونکہ:۔

(۱)۔ خواجہ اعظم حضرت دیدہ مری کے فرمودہ کے مطابق للہ دیدہ نے علاؤالدین کے عہد حکومت میں شہرت اور عروج حاصل کیا۔ اُس وقت للہ دیدہ کی عمر ۳۰ اور ۳۳ سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ للہ دیدہ اُس وقت مشہور ہوئی، جب اُس نے سسرال میں ۱۲ یا ۱۳ سال گذارے تھے۔ اگر ۱۸ سال کی عمر میں اُس کی شادی ہوئی تو سسرال میں ۱۲ سال رہ کر اُس کی عمر گھر تیاگنے کے وقت ۳۰ سال سے کم نہیں ہو سکتی۔ جو عمر خیالات میں پختگی کی ضامن ہے، شہرت پانے کا وقت ہے۔ سنیاس دھارن کرنے کا یا کسی معجزے کا رونما کرنا موزوں ترین عمر ہے۔

(۲) شیخ العالم شیخ نورالدین ولی کے یوم ولادت کے تین دن اندر اندر لل دید کا موضع کیموہ پہنچ کر " زینہ مند چھوکنہ، چنہ چھوکھا مند چھان " کہہ کر اُس کو ماں کے چھاتی سے دودھ پینے کے لئے راغب کرنا ایک حقیقی امر ہے۔ شیخ العالم کا سال ولادت ۱۳۷۷ء ہے۔ اسس لئے اُس وقت لل دید کی عمر ۶۰ سال یا یا ۶۳ سال کے درمیان ہوگی۔ جب لل دید کی روحانیت بام عروج پر تھی۔

(۳) اگر لل دید کا سورگباش ہونا بقول خواجہ اعظم دیدہ مری سلطان شہاب الدین ۸۵-۱۳۶۹ء میں کشمیر کے فرمانروا رہے ہیں۔ اسس لئے اُس وقت لل دید کی عمر ۷۱ سال کی ہوگی۔ یہ عمر اُس وقت کے حفظان صحت کے اصول اور معیار زندگی زیر نظر رکھ کر خاص لمبی عمر سمجھی جا سکتی ہے۔ جس سے اِسس امر کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ لل دید خاصی عمر پانے کے بعد سورگباش ہوئی ہے۔

(۴) مختلف نور ناموں کی تذکیرات سے اِسس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ لل دید کے وصالِ حق کے وقت شیخ العالم ایک کمسن لڑکے تھے۔ یعنی اِس حساب سے وہ دس یا گیاراں سال کی عمر کے تھے۔ یہ تب صحیح ہوسکتا ہے جب لل دید کا سال ولادت ۱۳۱۷ء اور سال ۱۳۲۰ء کے درمیان مان لیا جائیگا۔

مندرجہ صدر امورات اور لل دید کا سکندر بُت شکن کی عہد حکومت سے بہت پہلے سورگباش ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ لل دید چودھویں صدی کی اوائل میں پیدا ہوئی تھی۔ اور اُسس کا اِسی صدی کے لگ بھگ وفات پانا قیاس کیا جاتا ہے۔ اِسس لئے لل دید کا سال ولادت سال ۱۳۱۷ اور سال ۱۳۲۰ کے درمیان ہونا لازمی ہے۔

— • —

لل دید کا زمانہ

چودھویں صدی کی ابتدا تمام عالم کے لئے المناک ہی نہیں، دُور رس نتائج کا حامل بھی رہی ہے۔ اِس صدی کے ابتداء میں براعظم یورپ میں کالا طاعون ظاہر ہوا۔ چنانچہ صرف برطانیہ کی ایک تہائی آبادی اِس طاعون کی نذر ہوئی۔ قدرت کے بعد انسانی ہاتھوں بھی یہی حال رہا۔ چنانچہ امیر تیمور جس کو عرفِ عام میں تیمور لنگ کہتے تھے۔ ایک گڈریا ہوتے ہوئے اپنی شجاعت تدبّر، اور جنگجویانہ طبیعت کے بَل بوتے پر اُس وقت کے معلوم دُنیا کے نِصف حِصے پر قبضہ کر بیٹھا۔ اُس نے سال ۱۳۵۹ء میں ملک ایران پر اپنا تسلط قائم کیا۔ اُس نے لوٹ مار۔ قتل اور آتشزدگی سے دورِ چنگیز خانی کی یاد تازہ کردی۔ اُس نے مسلمانوں کے ایک فرقے (سیدوں) پر گوناگوں ظلم وستم ڈھائے۔ یہاں تک کہ سنٹرل ایشیا سے سیدوں کی ایک جمِ غفیر ترکِ وطن پر مجبور ہوئی۔ اِنہی تارکانِ وطن میں سے ایک قافلہ میر سید علی ہمدانی کی رہنمائی میں کشمیر آ پہنچا۔ قحط۔ وبا اور امیر تیمور کے لرزہ خیز ظلم وستم نے اِن کو اپنا وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہی مہاجرین افغانستان سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچے۔ اُس وقت کشمیر میں ہندو راجاؤں کی حکومت تقریباً ساڑھے چار ہزار سال کے بعد زوال پذیر تھی۔ سلطنت کشمیر جو مہاراجہ للتادتیہ اور اُس کے بعد سلطان شہاب الدین کے دورِ حکومت میں باختر، قندھار، کابل، قنوج، غزنی اور نیپال تک پھیلی تھی، پھر سمیٹ کر ۸۰ × 25 میل وادی تک محدود ہو کر رہ گئی اور یہ خطہ اور بھی چھوٹے چھوٹے کٹھ راجاؤں کی جاگیروں میں بٹ چکی تھی۔ ڈامر، اور دیگر جنگجو فرقے، جس شخص کی طرفداری اور رعایت کرتے، وہی ملک کا راجا بن سکتا تھا۔ اِسی دوران ذُولچو (ذوالقدر خان) جو ایک تاتاری لیڈر تھا، ناگہانی قہرِ الٰہی کی طرح ملک کشمیر پر نازل ہوا تھا۔

اُس کے خوف کے زیرِ اثر اور ملک کے اندر براہمنوں کی عدم تعاون سے راجہ سہدیو ملک چھوڑ کر بھاگ نکلا اور رامچندر اِس کا کمانڈر اور وزیرِ اعظم سونہ مرگ کی طرف بھاگ کر گگن گیر قلعے میں وارد گیر سے بچنے کے خاطر قلعہ ہی میں روپوش ہُوا۔ سہدیو اگرچہ دِل سے کمزور تھا، مگر سخاوت اور مہمان نوازی میں وہ کسی سے پیچھے نہیں تھا۔ یہ مہمان نوازی ابھی تک کشمیریوں کی گھٹی میں بھری ہوتی ہے۔ چنانچہ اِس کے عہدِ حکومت میں یہاں تین اجنبی (۱) ریچن شاہ (۲) شاہ میر (۳) لنکا چک وارِد کشمیر ہوئے۔ سہدیو نے ان اجنبیوں کی دردِ انگیز کہانیاں سن کر اُن کی عزت افزائی ہی نہیں کی بلکہ منصوب اور جاگیر تک عطا کیے۔ یہ تینوں وطن سے بے وطن۔ اپنے دشمنوں کے خون آشام تلواروں سے بچ کر یہ تارکانِ وطن کشمیر میں پناہ ڈھونڈنے کے لئے آئے۔ چنانچہ دہاجر ین کو قدرت نے اِن کو اپنی تقدیر سنوارنے کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ اِن نو واردوں کے لئے یہاں کی آب و ہوا راست آگئی۔ ریچن شاہ نے اپنے محسن رامچندر کا قلعہ گگن گیر میں سفاکانہ طور پر قتل کیا اور بدکردار اور ریاکار اُمرا کی امداد سے سرینگر کی جانب کوچ کر کے بغیر کسی خون و خرابہ کے یا مزاحمت کے راجہ گھاٹ پر بیٹھ گیا اور شاہ میر کو اپنا وزیرِ اعظم مقرر کیا۔

کوتاہ اندیش اور نام نہاد براہمنوں کی ذہانت بھی ملاحظہ ہو۔ انہوں نے ریچن شاہ کو دیواسو امن کے احکام کے تحت ہندو دھرم میں داخل کرنے سے اِنکار کیا۔ کیونکہ اُس کی ناک چپٹی تھی اور وہ بوٹہ قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اُن کے اِنکار پر ہی ریچن نے اِسلام قبول کیا۔ صدر الدین نام پایا اور کشمیر کا پہلا مسلمان حکمران کہلایا۔ اُسنے مرحوم رامچندر کی لڑکی کوٹہ رانی سے شادی کی۔

ریچن شاہ ابھی راج سنگھاسن پر اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ ناراض کوٹہ راجاؤں نے سہدیو کے بھتیجے اُدیان دیو کو اپنا لیڈر مقرر کر کے ریچن شاہ کا خاتمہ کیا۔ قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اُدیان دیو ابھی سنگھاسن پر بیٹھا ہی

تھا کہ اچھلا نام کا کوئی دوسرا تاتاری لٹیرا ایک خونخوار بھیڑیئے کی طرح بدقسمت کشمیر پر جھپٹنے کو ہی تھا کہ کشمیریوں کو ذوبچو کا ظلم یاد آیا اور کوٹہ رانی کے جھنڈے تلے سب راجے اکٹھے ہوئے اور رانی کے ہدایت کے تحت ایک جرار لشکر کو ترتیب دے کر شاہ میر کو کمانڈر بنا کر اچھلا کی سرکوبی اور مقابلے کے لئے روانہ کیا گیا۔ راجہ ادویان دیو بذاتِ خود خوف کے مارے ملک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ اِس ناامیدی کے پسِ منظر میں شاہ میر نے تاتاری کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تاتاری شکست کھا کر بھاگ گیا۔ شاہ میر عوام کی نظروں میں ہیرو بن گیا۔ اُس نے کشمیر میں داخل ہو کر ادویان دیو کو واپس بلوایا اور اُن کو راج سنگھاسن پر بٹھایا۔ ادویان دیو مٹی کے مادھو سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ وہ پرلے درجے کا بزدل۔ کایر اور بے وقوف تھا۔ مکار اور ریاکار براہمنوں نے اُس کو خیالی جنت حاصل کرنے کیلئے یگیہ۔ تپ۔ دان۔ شاکتہ پوجا میں اِس قدر راغب کر رکھا تھا کہ وہ امورات سلطنت سے بے خبر رہا کرتا تھا۔ امورِ سلطنت کوٹہ رانی سرانجام دیتی تھی۔ اہنسا کا بھوت اُس پر یوں سوار تھا کہ وہ اپنے سواری کے گھوڑے کے سموں پر چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بندھواتا تھا تاکہ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے یا پرندے روندے نہ جاویں۔ اِس پسِ منظر میں لل دید کا یہ واکھ کس قدر موزوں دکھائی دیتا ہے:-

گاٹلاہ اکھ تہ چھم بوہ چھہ سیت مران
پَن زن ہران لوہ نیہ داوہ لہ۔
لَشبدھ اکھ وچھم وازس مازان
تِنہ لَل بہ پراران چھنم نہ پراہ۔

اُدویان دیو سے بھلا اور کون لَشبدھ ہو سکتا تھا؟

گیتا پاٹھی، ریاکار براہمن جو قناعت پسند، کٹر پنتھی بن کر عالم الغیب پر

ناسور کی صورت میں موجود تھے۔ اُن کی لاعلمی، جہالت اور خود پسندی پر چوٹ کرتے ہوئے کیا یہ برمحل اور موزون ترین واکھ نہیں:۔

آوچاری پُوتھیت ہا چھ مالہِ پَران
ییتھ طوطہ پَران "رام" پنجرس
گیتا پَران تہ ہیتھا لبان
پَرم گیتا نہ پَران چھس ۔

ملک کا راج سنگھاسن ایک نوکر کے قبضے میں آتے دیکھ کر، کوٹہ رانی جو اودیان دیو کی پٹ رانی تھی، قلعہ اندر کوٹ میں محصور ہو کر ہتھیار ڈال دیتی ہے اور ایک وقت کے معمولی نوکر کے ساتھ شادی رچانے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے گوناگون رنگ بدلنے والے زمانے کو دیکھ کر لل دِید کا یہ واکھ برمحل نہیں تو اور کیا ہے؟

دِمےٗ ڈِیُوٹھم گیہہ دزہ وَنی
دِمےٗ ڈیوٹھم دَہ نہ تہ ساس۔
دِمےٗ ڈِیٹھم پانڈون ہنز ماجی۔
دِمےٗ ڈِیٹھم کراجےٗ ماس ۔

چودہویں صدی میں کشمیر کے اندر جو انقلاب برپا ہوا۔ اُس وقت کے حالات مایوس کن تھے۔ ملک کے باہر اور ملک کے اندر حکمران طبقے میں اخلاقی گراوٹ اور خود غرضی غالب تھی۔ درباری ایوانوں میں فریب کاری، نمک حرامی اور دھوکہ دہی عام تھی۔ فوج میں مقامی لوگوں کے بجائے پہاڑی علاقوں کے باشندے بھرتی کئے جاتے تھے۔ محلات کے کشمیری محافظ معمولی افواہ کے زیر اثر اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر عورتوں کی طرح بھاگ کر پناہ گاہوں میں چھپ جاتے تھے اور محلات میں بھگدڑ مچ جاتی تھی۔ براہمن لوگ حکمرانوں کو قدم قدم پر بھوک ہڑتال کی دھمکی دے دے کر پریشان کر رہے تھے۔ سہدیو براہمنوں کے ہی عدم تعاون

کی وجہ سے ذولچو کے حملے کے وقت بھاگ نکلا تھا۔ اِس پس منظر میں لل دید اُس وقت کے براہمنوں کی ریاکاری۔ بُت پرستی۔ دام مارگی پوُجا کے برخلاف تھی۔ وہ عوام کی لاعلمی۔ جہالت، بزدلی سے نالاں تھی۔ عوام کو بھیڑوں کی طرح ہانکے جانے سے اُس کا دِل دُکھی رہتا تھا۔ وہ عوام پر اَن پڑھ براہمنوں کی ناجائز گرفت سے سخت پریشان تھی۔ وہ مُردہ دِلوں میں نئی روح پھوُنکنے کی متمنی تھی۔ ایک پیدائشی اور حساس شاعر اپنے زمانے کا آئینہ ہوتا ہے اور لل دید ایسا ہی آئینہ ثابت ہوئی ہے۔

جس وقت ریچن شاہ نے اِسلام قبول کر کے صدرالدین نام پایا۔ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اُس کے اُمرا، وُزرا نے بھی راجا کے دیکھا دیکھی اِسلام قبول کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی ہوگی۔ کیونکہ کشمیر میں جس وقت براہمن مت کا زوال ہوا اور اس کی جگہ بدھ مت نے لی۔ اِس دھرم کی تبدیلی کے وقت کوئی خون خرابہ نہیں ہوا۔ عوام نے رواداری کو ترک نہیں کیا۔ وہ نیا مذہب منوانے کے لئے ایک دوسری کی گردن کاٹنے پر تیار نہیں ہوئے بلکہ ایک ہی گھر میں دو بھائی مختلف مذاہب کے پیرو بن کر ایک ہی چھت کے نیچے رہتے تھے۔ نئے مذہب سے شادی بیاہ میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ سماج کا میل جول بدستور قایم رہا تھا۔ للتادتیہ اگرچہ خود وِشنوازم کا پیرو تھا، مگر بودھوں کیلئے اُس نے پرہاسپورہ میں ایک عالیشان بدھ وِہار تعمیر کیا۔ دیگر مذاہب کے لئے عزت اور رواداری کشمیریوں کی وراثت ہے۔ اِسی طرح اِسلام بھی یہاں مقامی طور شاہی دربار کا تختہ اُلٹ جانے سے وجوُد میں آیا۔ شاہ میر کے بغیر اُس کے جانشین اِسی مٹی کے معطر پھوُل تھے۔ اِس زمین پر وہ پلے تھے اور اُن کی ذہانت پر کشمیری ماحول کی گہری چھاپ تھی۔ ریچن شاہ نے اِسلام قبول کیا، مگر اُس کی بیوی کوٹہ رانی بدستور ہندو دھرم کا پالن کرتی رہی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اودیان دیو جیسا مذہب زدہ اور کٹر پنتھی اور اپنے براہمنوں کی مرضی کیخلاف

ایک مُسلم بیوہ کے ساتھ ہرگز شادی نہ کرتا ۔ (کشتواڑ کے آخری مُسلم راجے کا نام راجا تیغ محمد سنگھ تھا) مورخوں نے تحریر کیا ہے کہ دوسرے ملکوں کے حکمرانوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہنے سے سلطان شہاب الدین کا ایک بار خزانہ عامرہ بالکل خالی ہوگیا ۔ وزیروں نے مشورہ دیا کہ ہندو کے مندروں سے سونے اور چاندی کے مورتیاں ضبط کر کے اُن کو پگھلا دیئے جانے کا حکم جاری کیا جاوے تاکہ اِس سیم وزر سے رائج الوقت سِکّے ڈھال دیئے جاویں ۔ سلطان شہاب الدین جو رواداری اور دوسروں کے مذاہب کی عزت کرتا تھا' ایسا کرنے سے صاف اِنکار کر دیا ۔ مسلمان سلطان کا ایسا رویہ کہ اُس زمانے میں حد سے زیادہ قابلِ تعریف تھا ۔ لَل دیدِ نے یہ سن کر ہی یہ واکھ موزون کیا ہوا ہے :-

شِو چھوئے تھلِہ تھلِہ روزان
مَو زان ہیوٗند تہ مُسلمان ۔
تُرک ہئے چھوک تہ پان پرزان
سوی چھے صاحبس زانی زان ۔

اِسی بادشاہ کے وقت کا ایک تراشیدہ پتھر مِلا جس پر شاردا اور فارسی لپی میں یہ درج ہے' کہ چشمہ کوٹھیار کی مرمت سلطان شہاب الدین کے حُکم کے تحت عمل میں لائی گئی ۔ اِسی قسم کے بھائی چارے ۔ آخوت ۔ رواداری میں رخنہ ڈالنے اور پاش پاش کرنے کے لئے غیر ملکیوں کے زیرِ اثر آکر سلطان علی شاہ نے اپنے عہدِ حکومت میں[1] شیخ العالم شیخ نورالدین ولی کے حرکات و سکنات پر پابندیاں عائد کر دی تھیں تاکہ اِس بھائی چارہ اور رواداری کا گلا گھونٹ دیا جاوے ۔ مگر اِس کے باوجود بہ روشنی کے دو[2] بلند مینار کتنی صدیاں گذرنے کے باوجود آج تک مُلکِ کشمیر پر مہر و ماہ کی طرح درخشندہ ہیں اور آئندہ بھی رہینگے ۔

مے[1] :- سال ۱۴۱۳-۱۹ بعد یسوع مسیح سلطان علی شاہ کے عہد

حکومت میں ایسا بیان ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۲ - لل دید از پروفیسر جیا لال کول' جو ساہتیہ اکیڈیمی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

۲- لل دید کے کلام میں کہیں جگہ ہندو کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے' البتہ " بٹہ " کا لفظ دو واکھوں میں ہوا ہے۔ لفظ " ہندو " مغرب کی طرف سے آتے ہوئے لوگوں کا ایجاد شدہ ہے۔ سندھو - ہندو کا بگڑا ہوا لفظ ہندو ہے' جو لل دید کے زمانہ کے بعد استعمال ہونے لگا ہے۔ لفظ " بٹہ " اب تک استعمال میں چلا آ رہا ہے اور قدیم زمانے میں استعمال ہوتا رہا ہے۔

نوٹ :- چونکہ باسکر رازدان نے لفظ ہندو استعمال کیا ہے۔ اس لئے میں نے بھی یہ لفظ بدستور استعمال کیا ہے۔

— . —

شیوازم ۔ صوفی ازم اور للہ دید

نویں صدی کے پہلے نصف میں وسوگپت نامی ایک رشی مہادیو پہاڑی کے دامن میں (ہارون) رہا کرتا تھا ۔ کہتے ہیں کہ اس رشی کو ہارون کے قریب ایک مت علع بھاری بھرکم پتھر پر کندہ کئے ہوئے کچھ شیو سوتروں کے مطالعہ کرنے کا الہام ہوا ۔ یہ بھاری پتھر اب بھی موقعہ پر موجود ہے ۔ اگرچہ اس پر کندہ کئے ہوئے سوتر موجود نہیں ہیں ۔ گیارھویں صدی میں شیو فلسفہ کے ایک عظیم ترین عالم ابھنوگپت نامی گذرے ہیں، جس نے بیدراں جلدوں میں تنتر الوک پستک تصنیف کی ہے اور شیوازم پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ آٹھویں صدی کے آخیر پر کشمیر میں بہت سے مت متانتر پہنچ گئے ۔ جن میں سانکھ ۔ نیائے ۔ یوگ درشن ۔ شیو مت ۔ شاکت مت اور ویدانت پہنچے ۔ بودھ مت اور براہمن مت یہاں پہلے ہی موجود تھے ۔ اِن جملہ مت متانتروں کے سنگم سے یہاں ایک نئے فلسفہ نے جنم لیا ۔ جو کشمیری شیوازم کہلایا ۔ رائج الوقت ، بدھ دھرم کی جگہ ایسا کوئی دھرم ہی لے سکتا تھا ۔ جو منطق کے اصولوں پر اور عقل کی کسوٹی پر پورا اُتر سکتا ۔ کشمیری شیوازم اِن خصوصیات کا حامل ثابت ہوا ۔ یہی وجہ ہے کہ اِس دھرم نے یہاں کافی ہردلعزیزی حاصل کی اور بدھ مت کو یہاں سے باہر دھکیلنے میں کامیاب رہا ۔ شیوازم کے چند مختصر اصول یہ ہیں :۔

۱ ۔ یہ کائینات حقیقی ہے کیونکہ اِس کا منبع حقیقت ہے ۔ اِس کو سراب یا خواب قرار دینا عقل کا خون کرنا ہے ۔

۲ ۔ شیوازم ذات پات ۔ تفرقہ بازی یا فرقہ بندی کا قائل نہیں ۔ اِس میں قبائلی رسم و رواج کے لئے کوئی گنجائش نہیں ۔

۳ ۔ اِسی دھرم کے سامنے چانڈالی اور براہمن ایک ہیں ۔ دونوں اِس دھرم

کے الوپائی اور پرچارک بن سکتے ہیں۔

(۴)۔ اِس دھرم کے ماننے والے کو دُنیا ترک کرنے کی ضرورت نہیں۔ گھر میں۔ گرہستی بن کر ایک انسان اِس دھرم کے رُو سے اپنے لئے راہ نجات ڈھونڈھ سکتا ہے۔

(۵)۔ اِس دھرم میں حقیقت شناسی کا دوسرا نام خود شناسی ہے۔ شِو حقیقت اعلیٰ ہے اور انسان اِس کا ایک جُز ہے۔ وہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو۔

(۶)۔ شیوازم کے تین انگ۔ توحید۔ عشق الٰہی اور یوگ ابھیاس ہیں۔

(۷)۔ جسم کو فاقہ کشی کے ذریعے عذاب میں ڈالنا شِوازم ممنوع قرار دیتا ہے۔ کھانے، پینے، سونے، جاگنے میں اعتدال قایم رکھنا ضروری ہے۔

(۸) محبوب الٰہی کا دیدار۔ ایک انسان کو صرف اپنی موجودہ زندگی میں ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ جسم خدا کا مندر ہے۔ فوت ہونے کے بعد سب لاحاصل ہے۔

اِس سرسری تشریح کے بعد اَب لل دَیدِ کا کلام شِوازِم کی روشنی میں پرکھ لیں۔ (میری رائے مختلف ہے، جو میں آگے مناسب موقعے پر بیان کروں گا)۔

کشمیر شِوازم کے رُو سے ہمارے موجودہ کائینات میں خالقِ عالم کا ظہور بخوبی واضع ہے۔ اِس کائینات کے پرے وہ شُدھ چیتن (PURE — CONSCIOUSNESS) میں بھی جلوہ افروز ہے۔ جو اِدراکِ اِنسانی سے پرے ہے۔ وہاں دنیاوی عقل کی رسائی نہیں۔ وہاں تصور کی کمند بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ للہ کا یوں فرمانا ہے:۔

واکھ مانَس کول اکول نا اَتے
ژھُوپہ مدر اَتہ نا پرویش
روزان شوشکھیۃ نا اَتے
مُوتے یِیہ کینہ تہ سوُئے اُپدیش

مذہبی گروہ بندی کے برخلاف یوں کہا ہے:۔

شوچھُئے تھَلیہ تھَلیہ روزان
مُوزان بٹہ تے مسلمان ۔
نزُک ہیئے چھُوک تہ پاَن پرزہ ناوُ
سُوئے چھئے صاحبس زانی زان ۔

بہت یوگیوں کو جسم کی ایذا رسانی سے باز رکھنے کے لئے کہا ہے ۔

بُوچھہ ترِیشہ نُو کریشہ ناد وُن
یا نئے زھییہ تائی سندارن دِہ
پھرِ کھ چون دھارن تہ پارن ۔
کر دو پکارن سوے چھکے کرِتے ۔

جب ہر طرف وحدت کا جلوہ نظر آئے تو کسی بے زبان ذی روح کا قربان کرنا ٹھیک نہیں کہتے ہیں ۔

دنر کاسی تبیت لواری
ترن زل کرے آہار
یہ اُپدیش کم کرُے بٹا
اَزتین وَٹس سُترتین دیُون آہار ۔

اعتدال اور میانہ روی کے بارے میں کہا ہے ۔

کھیتہ کھیتہ کران کُن نو واتک ۔
نہ کھیتہ گژھک اَہن کاری ۔
سُومئ کھیہ مالہِ سُومئ آسکھ ۔
سُومئ کھینہ مترنئے برَن تاری

بُت پرستی کے خلاف یوں کہا ہے :-

دیو وٹا دیور وٹا پیٹھ بُون چھوئے ایکہ وٹا ۔ پوز کس کرکھ ہوٹہ بٹا (یا ہوتہ بٹا)
کر منس تہ پونس سنگاٹھ

اصلی پوجا کے لئے انسان کے پاس کیا ہونا چاہیئے۔

مَن پُش تے یژہ پُشانی۔ باوکی کُسُم لاگی زَلِس پوزے
شیشہ رَس گوڈ دیزِلیس زَل دانی۔ ژھوپہ منتر شنکر سو آتمہ دزے۔

عشق الٰہی کا ذوق شوق کس قدر اور کیا چاہیئے:۔

لولک نار للہ ژولہِ للہ لوُوُم۔ مَرِتھ مُویس تہ روزِس نَو زَمِثے
اَنگہ رژہ زاجِیہ گیاہ نہ رنگ ہوتُم "یوہ" دیثن تُژلم کیاہ سَنِہ کرے۔

شیو ازم کے یہ نشانات آپ لل دید کے کلام میں دیکھ آئے۔

اب ذرا صوفی ازم پر بھی سرسری نظر ڈالیں اور یہ دیکھ لیں کہ لل دید کے واکھ اس سے کس قدر اثر پذیر رہے ہیں۔ پہلے صوفی ازم کی تھوڑی بہت وضاحت کرنی لازمی ہے۔ اس کی بنیاد ایران میں پڑی ہے۔ یہ سُنی تعلیم سے مختلف ہے۔ اس کی ابتداء اور ارتقا کھوجنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس کے عملی پہلو یوں ہیں:۔

(۱)۔ انسان کو بیرونی دنیا سے ہٹا کر اپنی مکمل توجہ دِل پر مرکوز کرنی چاہیئے۔
(۲)۔ آنکھیں اور مُنہ مکمل طور بند۔
(۳)۔ زبان تالو کے ساتھ پیوست کرنا، اوپر کے دانت نچلے دانتوں کے ساتھ دبا کر رکھنا۔
(۴)۔ سانس حسب طاقت بند کر کے اسم اعظم لا الا اِلّا دِل سے پڑھنا۔
(۵) آوا گون پر یقین۔
(۶)۔ سادگی اور فقیری کو اپنا آدرش بنانا۔
(۷)۔ رواداری مذہب پھیلانے میں زبردستی سے اجتناب وغیرہ وغیرہ۔

سرسری نظر سے یہ عیاں ہے کہ شیو ازم اور صوفی ازم کی نمایاں تفاوت نہیں۔
مثلاً لیجئے یہ واکھ:۔

دیچھ لَہِ دارہِ بَرَ ترِوپُرم۔ پرانہ ژُور رٹُم تہ دِیُتمس دَم
ہِرَدِ کُٹھ کوٹھرِ اندرَ گونڈُم۔ اومکہ ژوکہ تلمتھ ہم۔

صرف آخری بند میں اوُم کو کلمہ توحید سے بدل ڈالئے۔ واکھ کے باقی حصے کو شیوہ ازم کی چھاپ کہئے یا صوفی ازم کی چھاپ کہئے۔ ایک ہی بات ہے۔ اسی طرح بہت سارے واکھ کہے ہیں، جو صوفی ازم سے مناسبت رکھتے ہیں۔ مگر صوفی ازم میں شیوا ازم سے زیادہ کوئی کشش نہیں، جو لل دیدّ کو اپنی طرف راغب کرتی جس کا رہتیہ حاصل کرنے کے لئے لل دیدّ کسی مسلمان درویش فقیر یا صوفی کو اپنا مرشد بناتی اور اس سے فیض حاصل کرتی۔ کسی مسلم عالم کے استقبال کے لئے سات پڑاؤ دوڑ پڑتی۔ وہ صوفیوں یا درویشوں کے کشف و کرامات سے متاثر ہوسکتی تھی؟ وہ بذات خود کشف و کرامات کی وجہ سے ہی شہرت پا چکی تھی۔ اور خود فرمایا ہے کہ کشف و کرامات شعبدہ بازی اور جادوگری سے زیادہ حثیت نہیں رکھتے یہ عوام کو دھوکہ دینے کا ایک حربہ ہے۔"

دراصل بات یوں ہے کہ لل دیدّ کے وفات کے دو تین سو سال بعد بابا علی رینہ نے 570 ہجری میں تذکرہ العارفین میں ان واقعات کی تشہیر کی ہے جو من گھڑت اور حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے ہی یہ بات ظاہر کی ہے کہ بیرونی ھندوؤں اور مسلمانوں کو کشمیریوں کی یک جہتی اور بھائی چارہ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ اس لئے ان کے ہی ایما پر ایسے بیانات اور تذکرات قلمبند ہوتے رہے ہیں۔ مثلاً ایک خود ساختہ مورخ لکھ بیٹھے ہیں، کہ محمود غزنوی کشمیر آیا۔ شنکر آچاریہ پہاڑی پر نماز پیشین ادا کی اور پھر ہزاروں ہندوؤں کو اسلام قبول کرایا۔" کیا کوئی اس دروغ گوئی پر یقین کرسکتا ہے؟ جیسا کہ ہر لکھا پڑھا جانتا ہے کہ محمود غزنوی نے دو دفعہ کشمیر پر فوج کشی کی، اور دونوں مرتبہ سخت مزاحمت یا سردی کی وجہ سے ہزیمت کھا کر واپس بھاگا۔ اسی طرح ہندوستانیوں نے بھی اس بات کی چرچا کی کہ شنکر آچاریہ کشمیر آگئے۔ یہاں منڈن مشرا براہمن کے ساتھ شاستر آرتھ میں جیت گئے۔ مگر براہمن کی بیوی سے ہار کر شاکت مت کے پیرو بن گئے اور پہاڑی کا نام شنکر آچاریہ مشہور ہوگیا۔ حالانکہ اس وقت اس کو گوپادر پہاڑی کہتے تھے اور گوپادر سے گپکار بنا ہے، جس نام

سے یہ جگہ اب تک مشہور چلی آتی ہے۔

بہرحال لل دید کے کلام پر کسی ازم کی چھاپ موجود ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں میری ذاتی رائے یوں ہے:۔

لل دید نے وہ حقائق بیان کئے ہیں، جو ابدی۔ لافانی اور لازوال ہیں۔ جب تک انسانی شعور اس دنیا میں موجود ہے۔ لل دید کے واکھوں کی اہمیت ہمیشہ جوں کی توں رہیگی۔ اس کے وجوہات یوں ہیں:۔

شعور انسانی چیتن یا Consciousness کے تین درجے ہیں۔ ایک زیریں یا نچلا درجہ جس کو لاشعور طبقہ Sub conciousness کہتے ہیں۔ دوسرا بالائی طبقہ جس کو Superconciousness کہیں گے۔ درمیانی طبقہ یا درجہ چیتن Conciousness کہلاتا ہے۔ ہم عام آدمی ابتدائی زندگی سے آخری دم تک اپنا دنیاوی کاروبار اس درمیانی طبقہ کے دایرے کے اندر رہ کر انجام دیتے ہیں۔ اس عالم شعور دایرے میں ہر فاعل ہر کام کے ساتھ اپنی انانیت جوڑ دیتا ہے۔ "میں" نے یہ کام کیا۔ "میں" نے وہ کام کیا وغیرہ وغیرہ۔ یہی آدمی جب گہری نیند سوتا ہے، وہ بدستور سانس لیتا ہے۔ اس کا دل بدستور دھڑکتا ہے۔ عالم خواب میں وہ بہت سے کام انجام دیتا ہے۔ مگر ہر صورت میں وہ یہ کام اپنے ساتھ وابستہ نہیں کرتا وہ اس عالم خواب کے کاروبار میں بحیثیت ناظر حاضر رہتا ہے۔ اس لئے نیند سے جاگتے ہی وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اسی طرح شعور کے طبقہ بالا میں بھی خودی کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ اس بالائی طبقہ شعور میں عام انسان کا دخل نہیں۔ یہاں فرشتوں کے بھی پر جل جاتے ہیں۔ عام آدمیوں کا ذکر ہی نہیں۔ عمر بھر کا ابھیاس۔ ضبط وسکون کی پیہم عمل عشق حقیقی کی تڑپ اور آخیر میں فضل ربانی درکار ہے۔ اس کے باوجود ہزاروں میں سے چند ایک کو اس دایرے سے تھوڑی سی جھلک نظر آتی ہے۔ اسی کو کنڈلنی جاگرت سمادھی یا مراقبہ کہتے ہیں۔ اس حالت کو ضبط تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ اس حالت

کو لفظوں کی تنگ دامنی میں نہیں سمیٹا جاسکتا، جس طرح کسی ملک کے نقشے کو دیکھ کر دیکھنے والے کے معلومات میں کوئی وسیع اضافہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح سمادھی کا سماں بیان کرنا ناممکن ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گہری نیند میں سونے والے اور سمادھی میں گئے ہوئے انسان جب جاگتے ہیں، تو کیا اُن کے برتاؤ میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ گہری نیند سے جاگنے والا ویسا ہی جاہل ہوتا ہے، جیسا سونے سے پہلے وہ ہوتا ہے۔ اُس کے ذہانت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ برخلاف اِس کے سمادھی سے واپسی پر سادھک کے مُنہ پر جلال، آنکھوں میں کشش، زبان میں مٹھاس اور چہرے پر رونق چھائی ہوتی ہے۔ اُسکی زبان سے عالمِ انسانیت کے لئے کلمات بالکل گُہر پاروں کے برابر ہوتے ہیں۔ اُس کے زبان پر ایک پیغام ہوتا ہے، جس کا سہرا وہ اپنے سر نہیں باندھتا۔ وہ صرف اِس قدر کہتا ہے کہ وہ پیغام الٰہی کا پیغام بر ہے۔ اُس میں احساس خودی یا اِنانیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ اِس پیغام کو فرمودہ الٰہی کہتا ہے یا کسی فرشتے سے یہ پیغام جوڑ دیتا ہے۔ اِسی حالت کو بیان کرتے ہوئے لل دید کے یہ تاثرات ہیں۔

دمہ دمہ مَن اُوشکار پرہ نادم۔ پانے پرآن تہ پانے بوزان
شوہم پرَس اَہم گُولُم۔ تیلہِ للَ بہ واژس پرکاشتھان۔

اَہم گولُم کا مطلب ہے خودی مٹانا۔ اِسی خودی (اِنانیت) کو مٹانے کے بارے میں دوسرے واکھ میں فرمایا ہے:۔

لوکھ نار لکیہ لولہِ لٗلہ لودُم۔ مرنے موٗلیس تہ رُوزس نہ زرِ سے
رنگہ رٗزتھ واتُس کیاہ نہ رنگ ہُوم۔ بوٗذِین ژلُم کیاہ سنہ کرے۔ (بو۔ خودی)

صاف ظاہر ہے کہ لل دید کے کہے ہوئے واکھ سمادھی کی حالت میں وضع ہو کر پیغام کی صورت میں یا ایک الہامی صورت میں اُس کے زبان سے واکھ کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ جو پیغامات رشیوں، منیوں اور پیغمبروں کے ذریعے عام مخلوقات کو ملے ہیں۔ وہ

کسی خاص فرقہ یا جماعت کے لئے مخصوص نہیں ہوتے ۔ وہ یکساں طور عالم انسانیت کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا' تو ایسے پیغامات مختلف ممالک ۔ مختلف زبان و زماں میں ہوتے ہوئے بھی یکساں کیوں ہوتے ؟ اُن میں عام یگانگت اور ہم آہنگی کیوں ہے ؟ بات دراصل یہ ہے کہ منبع سب کا یکساں ہے ۔ سادھک اگر عالم سمادھی میں کچھ کہے' تو وہی بات اور وہی سمادھی والا سمادھی سے باہر آکر خود سمجھ نہیں پاتا ۔ وہی اپنے کلمات دوسروں کے زبانی سُن کر اُلجھنے میں پڑ جاتا ہے ۔ وہ زرین قول وہ انمول بات چیت' جو سوامی رام کرشن پرمہنس کے زبان سے سُن کر وویکانند جیسا ناستک آستک بن گیا تھا ۔ تمام بنگال نواسی اُسی کے گرویدہ بن گئے تھے ۔ اپنے بارے میں کہا کرتے تھے کہ وہ ناخواندہ ہیں ۔ اُس نے دھرم شاستر کا پرائمیر تک نہیں پڑھا ہے ۔ لل دید کے بارہ میں اِسی طرح اگرچہ ہمارے پاس کافی مواد موجود نہیں ۔ مگر پھر بھی اُس کے چند واکھوں سے ایسا ہی تاثر حاصل ہوتا ہے ۔ مثلاً :۔

ہتھ کر نہ سالس ترس نہ زس' ستوس ہرہ لگہ چیپنیئے واکھ ۔ اندرم گنگہ زٹیتھ ووولم' زٹیتھ ہتہ دتمس تتئے چاپ

ایسے ہی لکھے ہوئے واکھ لل دید کے لئے عام حالات میں مستی کے کارن ثابت ہوئے ۔ وہ یہی واکھ مانند شراب نوش کرنے لگی ۔ جیون مکت انسان عموماً سمادھی کی حالت میں ڈوبا رہتا ہے ۔ اُسکی پوجا دکھاوٹ کے لئے نہیں ہوتی ۔ اُس کے حرکات و سکنات اور دنیاوی کاروبار الیشور ارپن ہوا کرتے ہیں ۔ اِس حالت کو بیان کرتے ہوئے اُس نے فرمایا ہے :۔

پیہ پیہ کرم کرم ستہ ارژن — ترجمہ :۔ میں نے کیا جو کام عبادت سے کم نہ تھا ۔
یہ رینہ ویژورم تی منتر — نکلی جو بات منہ سے وہ منتر سے کم نہ تھی ۔
یہوپئے لگمو دیہس پیر ژن — ہر انگ تھا بدن کا اِستبات کا گواہ
سوئے سیے پرمہ شیون منتر — منترجو پرم شیو کا ہے اِسی کا ہے نچوڑ ۔

وہ کردگار عالم کی پیاری اور ازل سے شناسائی تھی

وہ اپنے ہم وطنوں کے لئے پیغام لے کر آئی تھی ۔

جو اُس نے کشمیریوں کو ایک نازک وقت پر سنا کر اپنا فرض انجام دیا ۔ ذات الٰہی سے ازلی

شناسائی کے بارہ میں خود ہی کہا ہے

آلیس تہِ سید وٹُے گژھیتہ ستید وٹُے ۔ ترجمہ:۔ سیدھے راستے آئے ہوں۔ سیدھے راستے
ستید ہیں ہوٗل میہ کرِم کیاہ ؟
جاؤں گی ۔ کوئی نحول راہ کیوں کر مجھے بھٹکا سکتا
بہ آسس تس آگرٕے ویدٕ ے ۔
ہے ۔ میں اُس ذاتِ باری کی ازل سے شناسائی
وٗیدٕ س تہ وِند س کرِم کیاہ ؟
تھی ۔ ایک جانے پہچانے کے ساتھ وہ (دوسرا)
کوئی برتاؤ روا نہیں رکھیگا ۔

اِس خیال کو پھر دوہراتے ہوئے کہا ہے :۔

مکرٕ س زن مل ژولم منس ۔ اَدہ مے لبم زٕنس زان
سُہ بیلہ ڈیٹھم تَسِنٛہ پانس ۔ سورُے سُہ تہ بوٗ ناکینہ ۔

(ترجمہ)

میرے دِل کا میل ایسے دُور ہوا، جیسے ایک آئینے سے زنگ ۔ مجھے معرفت حاصل ہوا، جب میں نے اُس کو اپنے قریب پایا ۔ میں سمجھ گئی کہ حقیقتاً وہی سب کچھ ہے اور میری اپنی کوئی حقیقت نہیں ۔

ایسے پس منظرین اور ایسے حالات زیرِ غور لاکر للّ دید کے کلام پر کسی مذہب یا اِزم کی چھاپ لگانا فضول ہے ۔ نا ہی وہ صوفی اِزم سے متاثر ہوئی ہے نا ہی شیوازِم نے اُس کو اپنے رنگ میں رنگ لیا ہے ۔ للّ دید کا کلام اِلہامی ہے ۔ اُس کے واکھ لافانی ہیں ۔ وقت گذرنے کے باوجود اِن واکھوں کی چمک دمک میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے، جس طرح ایک راہ چلتے مسافر کو آسمان کا ماہِ کامل اپنے ہمراہ چلتا دِکھائی دیتا ہے ۔ اِسی طرح بلند ترین انمول خیالات کی گوناگوں طریقوں سے تشریح ہو سکتی ہے ۔ مگر صداقت کا چاند اپنی جگہ پر ہمیشہ قائم و دائم ہے اور ہمیشہ اپنی آب و تاب سے اندھیرے میں بھٹکے ہوئے مسافروں کی مشعل راہ بن کر رہنمائی کرتا رہیگا ۔ وہ ماہِ تاباں للّ دید ہے ۔

وقتاً فوقتاً اِس کائینات کے کسی نورانی طبقے سے ہماری اِس دھرتی پر کوئی اہم

شخصیت انسانی جسم پاکر وجود میں آتا ہے، جو اپنے ہمراہ اس غمکدہ دنیا کے لئے صبح اُمید جیسا کوئی پیغام لے کر آتا ہے وہ عام انسانوں کے درمیان گھومتا اور پھرتا ہے لیکن اپنا اصلی گھر بھولنے نہیں پاتا۔ وہ ایک بیگانہ یاتری کی طرح ہمارے درمیان رہتا ہے۔ ہمارے غم اور خوشی میں برابر کا شریک بنا پھرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہنستا اور روتا بھی ہے۔ مگر وہ اپنے وطن مالوف کو آنکھوں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا۔ وہ یہ بھی نہیں بھولتا کہ وہ کون سا پیغام اپنے ہمراہ لایا تھا۔ وہ لامحدود سرچشمہ فہم و فراست کے ساتھ اپنا رشتہ ٹوٹنے نہیں دیتا۔ وہ ملک تعظیم کے لائق ہے، جہاں ایسے نورانی شخصیتوں نے جنم لیا ہو۔ للہ دید بھی انہی جیسی نورانی شخصیتوں میں سے ایک تھی، جو ہمارے سماج میں جنم لے کر ہمارے غم اور خوشی میں ہنسنے اور رونے میں برابر کا شریک رہی۔ وہ ایک پیغام لے کر آئی تھی۔ جو اس نے اپنے ہموطنوں کو نغمہ سرمدی کی صورت میں گاکر گوشگذار کیا، جو صدیاں گذرنے کے باوجود آج بھی ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔

— ⁂ —

لل دید کا زمانہ

باب اول

واکھ (۱)

گاٹلاہ اکھ ڈیچھم بوچھہِ سٖیت مران
پَن زَن ہران پو ہنہ وَادہ لَہ
نَتبُدھ اَکھ دُیچھم دَازَس مَادان
تنہ للَ بہ پراران ژھِہنم ناپَراہ ۔

لفظی معنی:-

گاٹلاہ .... ایک دانا انسان کو۔
نتبدھ .... نادان بیوقوف۔
وادہ لہ .... سرد ہوا کا مدھم جھونکا۔
پراہ .... دنیاوی بندھن۔ پریم

ترجمہ:-

میں نے ایک دانا انسان کو بھوک سے جاں بہ لب دیکھا۔ وہ بالکل خزاں کے زرد پتوں کی طرح معمولی ہوا کے جھونکے سے گرنے کو تیار تھا۔ اس کے برخلاف ایک بیوقوف (امیرزادے کو) بھی دیکھا، جو اپنے باورچی کو (کوڑے) مار رہا تھا، کیونکہ وہ پکوان میں لطافت پیدا نہیں کر سکا ہے۔ جب سے میں نے آے لل اس طرح بے درد زمانے کے ہاتھوں انسانیت کا خون ہوتے دیکھا۔ تب سے میں بد دل ہو کر اس

نا قدر دان زمانے کے بندھنوں سے چھٹکارا پانے کی طلبگار ہوں۔

(تشریح)

لَل دُید کے اِس خیال کو حافظ شیرازی نے بھی اپنی ایک غزل میں یوں بیان کیا ہے۔

اسپ تازی شُدہ مجرُوح بہ زیرِ پالان
طوقِ زرّیں ہمہ دَرگردِنِ خرے بینم

ترجمہ:۔ تازی گھوڑے بوجھ ڈھو ڈھو کر زخمی ہوتے دیکھے اور گدھوں کے گلے میں سونے کے ہار دیکھ رہا ہوں۔

واکھ (۲)

لز کاسِی شیت نواری
ترن ژَل کرِ ٔع آہار
یہ کٔمیٚ دِ ہ پدیش کرُے بٹا
اَژتین وٹس سٔترتیں دیُون آہار

لفظی ترجمہ:۔

لز کاسِی .... شرم کو دُور کریگا (جسم کے ڈھانپنے سے)
شیٖت نوادی .... سردی دُور کرے گا۔
ترِن .... گھاس پھوس۔
ژَل .... جل
اَژتیں .... بے جان
سٔترتیں .... جاندار

وٹس ...... پتھر کو

ترجمہ :-

ایک (پالتو بھیڑ) اپنی اون سے تمہارے جسم کو ڈھانپ کر ستر پوشی کرے گا۔ تمہیں سردی سے بھی بچائیگا۔ گھاس اور جل پر اسکا گذارہ ہے (جس کے لئے تم کو کوئی قیمت ادا نہیں کرنی ہے) ایسے حالات میں یہ کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ اے براہمن کہ تو اس مفید جاندار بھیڑ کو ایک بے جان پتھر کی مورتی کو خوش کرنے کے لئے اس کی بھینٹ چڑھا رہا ہے۔ بھلا اس قسم کے ہدایات آپ کو کہاں سے ملے۔

(تشریح)

بھیڑوں کو مار کر دیوتاؤں کو خوش کرنا تانترک پوجا کا ایک انگ ہے۔ اس وقت بھی ہندوؤں میں یہ رائج الوقت رسم ہے۔ جانوروں کو ایذا دینا، ان کو مار کر ثواب نہیں کمایا جاتا ہے۔ اہنسا بدھ مت کا اصول رہا ہے۔ ایسا وچار للہ دید کو ورثے میں ملا ہے۔

واکھ (۳)

ژامر چھتہ رٛکھ سمہاسن
ہلاد۔ ناٹی رس تلہ پرینکھ
کیاہ مائنہ یتہ ستھر آسون
کوہ زن کاسہ مرنن شنکھ

لفظی معنی :-

ژامر ...... چامر

سمہاسن .... سنگھاسن

ہلاد .... محفوظ ہونا

ناٹی رس .... ناٹک کا لطف ۔ ناٹی ۔ ناچ ۔ رس ۔ لطف

تلہ .... روئی بھرا ہوا کپڑا ۔ رضائی ۔

پرینکھ .... پلنگ

ستھر .... ہمیشہ قایم رہنے والی ۔

شنکھ .... شک ۔ خوف ۔

ترجمہ :۔

چھتر ۔ چامر ۔ سواری کے رتھ اور تخت و تاج ۔ ناٹک اور اس میں گانا بجانا ۔ شاہی آرام دہ پلنگ، یہ سب عیش و عشرت کے سامان ہیں ۔ اے انسان، اِن چیزوں میں سے تم نے کس چیز کو ابدی مان لیا ہے ۔ اِن چیزوں کے شمار میں کیا ایسی کوئی شئے بھی شامل ہے، جو تم کو موت کے خوف و ہراس سے بچا سکتا ہے ۔

(تشریح)

للیشوری کا زمانہ قرونِ وسطیٰ کا زمانہ ہے ۔ جب دنیا کے بیشتر حصوں میں جہالت عام تھی ۔ لیکن کشمیر میں اسوقت دل بہلانے کے لئے ناٹک کھیلے جاتے تھے ۔ ناچ اور گانا مقبول معلوم ہوتا ہے ۔ رتھوں کا استعمال ہوتا تھا ۔ اگرچہ یہ راجاؤں تک ہی محدود رہا ہوگا ۔ پلنگ وغیرہ کا بھی استعمال کرنا معلوم ہوتا ہے ۔ اِس واکھ سے اُس زمانے کا رہن سہن کا پتہ چلتا ہے ۔

...

واکھ (۴)

اَولیستارؔی پوتھین چھ ہۄ مالہ پران
یُتھ طوطہ پران رام پنجرس
گیتا پران تہ ہتھالیان
پرم گیتا تہ پران چھس

لفظی معنی :-

اَولیستارؔی .... بے ڈھنگے۔ لاپرواہ۔ اَدچاری بھی یہی معنی رکھتا ہے۔
رام پنجرس .... پنجرے کے طوطے کی طرح "رام۔ رام" رٹنے والے۔
پوتھین .... پُستکوں۔ کتابوں۔
پرم گیتا .... اصلی گیتا بھگوان شری کرشن جی اور ارجن جی کا سمواد
اِس کا مطلب گیتا پڑھلی بھی نکالا جاسکتا ہے۔

ترجمہ :-

بے سمجھ لوگ دِن رات مذہبی کتابیں پنجرے کے طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ طوطا۔ رام کا شبد تو ضرور بولتا ہے۔ مگر اس کے معنی سے بے خبر ہے۔ وِدوان ہونے کا بھرم قائم رکھنے کے لئے بظاہر وہ گیتا ہی پڑھتے ہیں۔ مگر معنی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ میں اصلی گیتا پڑھ رہی ہوں اور اُس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ جس عمل سے گیتا پاٹھی جی کتراتے ہیں۔

تشریح

اُوپر کی مریادا آجتک چلی آرہی ہے۔ نِراکھر براہمن گیتا پڑھنے کا سوانگ بھرتے ہیں۔ اِس واکھ سے یہ بھی عیاں ہے کہ شائد اُس وقت دیگر گیتائیں بھی رائج الوقت تھیں مثلاً اشٹاوکر گیتا یا رام گیتا یا وشِشٹ گیتا۔ پرم گیتا کا یہاں بھگوان شری کرشن

اور ارجن کے کورو کھیشتر کے میدان میں سمواد سے مُراد ہے کیونکہ یہی گیتا ایک انسان کو دُنیا اور عقیدے کا راستہ دِکھا سکتی ہے۔ مہاتما گاندھی اور کارلائل جیسے مُفکر گیتا جی کی تعلیم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

واکھ (۵)

ہا تریتہ کوہ چھوٹے لگمت پر مس
کوہ گوٹے اپز تس پز بوگ برونت
دش لوز وش کورنکھ پردھر مس
ینہ گڑھنہ ۔ زببتہ مرتس کرونت ۔

لفظی معنی :۔

ہا تریتہ ...... یہ دو معنی کا حامل ہے ایک ہے' اے میرے چیت۔
دوسرا = تم کو۔
پرمس...... دوسری کی محبت میں گرفتار ہونا۔
دش لوز...... عقل سے کم۔
پرونت...... گمان ہونا۔
وش...... مغلوب کرنا۔
کرونت...... اِنقلاب پذیر ہونا۔

ترجمہ :

اَے مُنش ۔ کیوں اغیار کے دام اُلفت میں گرفتار ہو گئے ہو۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ آپ جھوٹ کو سچ سمجھ بیٹھے ہیں (فریبی چکا چوند سے) مغلوب کیا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ تم پھر آواگون کے چکر میں پھنس جاؤگے۔

تشریح

اِس سلسلے میں شریمد بھگوت گیتا کی تیسری ادھیائے کے پانچویں شلوک کا بیان کرنا ضروری ہے، جو یوں ہے :-

اپنے اعلےٰ دھرم کی تکمیل ہے راہِ نجات -
غیر کے اعلیٰ فرائض سے کرلے اجتناب

ایک راہ مستقیم پر چلنے والے انسان کو حتی المقدور اپنے آبائی دھرم کے راستے پر ہی چلنا بہتر ہوگا - اِس واکھ کے مطالعہ سے لل دید کی تبدیلی مذہب کے بارہ میں اِظہار رائے کا مطالعہ قابل غور ہے -

واکھ (۶)

بُتھ کیاہ چھان چھکھ وٙندہ چھُوک کنٹھ
اسلیچ کتھ زاہ سنی نو -
یران لیکھان وُٹھ انگیچ گیچ
اندرم دُوی زاہ مالہ ژیٚچ نو -

لفظی معنی :-

وٙندہ .... درون دل -
بُتھ .... چہرے سے -
سنی ناہ .... اثر پذیر نہ ہوئی -
ژیٚچ نو ..... دور نہیں ہوئی -

ترجمہ :-

(میرے بھائی) چہرے سے تو تم سندر نظر آرہے ہو - مگر اس سندر چہرے کے پیچھے ایک پتھر کا دِل پوشیدہ ہے ، تم نے صداقت بھی قبول نہیں

کی اور اپنی من مانی کرتا رہا۔ پڑھتے پڑھتے تمہارے ہونٹ خشک اور لکھتے لکھتے تمہاری انگلیاں گھِس گئیں مگر پھر بھی آپ کے دِل سے دُویت بھاؤ نہیں مِٹا۔ (تمہارا قول و فعل یکساں نہیں رہا)۔

تشریح

تفرقہ بازی سے قومیں زوال پذیر ہوگئیں۔ آج کل کے ہمارے لیڈروں کے لئے یہ واکھ کِس قدر سبق آموز ہے، جن کے قول و فعل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جبھی عالمِ انسانیت روز بروز گرتی جا رہی ہے اور تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔

واکھ (۷)

اَتھہ مَبا ترَاَوُن کھَر بَا
لوکہَ ہنزَ کونگہَ وآر کھیٚیی
تیٚتہٕ کُتِس بادٲرِ تھَر بَا
بیتہٕ ننِیس کرتَل پیی

لفظی معنی:-

کھر ...... گدھا (من)۔
کونگ وآر ... زعفران کی کیاری۔
تھر ...... کمر۔
ننیس ...... ننگے کو۔
کرتل ...... تلوار۔

ترجمہ:-

اپنے ہاتھ سے گدھے (من) کو آوارہ ہونے نہ دے۔ وہ

دُوسروں کی زعفران کی کیاری کھا جائیگا۔ اگر اُس نے نقصان کیا' تو نقصان کا ذمہ دار (گدھے کا مالک) ہی سمجھا جائیگا۔ ایسا نقصان ہونے پر بھلا تم ہی بتاؤ کہ تمہارے بدلے اپنی ننگی پیٹھ پر تلوار کے چوٹ کون برداشت کرے گا؟

(تشریح)

للیشوری (جو پیدائشی شاعرہ تھی) ایک معمولی بات کو شعر میں باندھ لیا ہے اور ساتھ ہی سننے والے کے لئے سبق آموز بھی بنایا ہے۔ اِس واکھ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پانپور میں زمانہ قدیم سے زعفران کی کاشت ہوتی رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُن دِنوں بار برداری کے لئے ہندو گدھے پالتے تھے۔ ننگی پیٹھ پر تلوار کے چوٹ کھانا بظاہر ظالمانہ سزا ہے۔ نہ معلوم کیا اُن دِنوں اِس قسم کی سزائیں مروج تھیں؟

واکھ (۸)

ہا مَنَشہ کیاہ زہ چھک وُٹھان سیکہ رَز
اَمہ رَٹہ ہا مالِہ نیکھ نہ ناؤ۔
لیُوکھمُے یہ ناراں کرمَنہ رکھیہ۔
تہ مالِہ ہیکے نہ پھیرتھ کانہہ۔

لفظی ترجمہ:-

سیکہ رَز .... ریت کی رسی بٹنا۔ ناممکن بات کرنا۔
اَمہ رَٹہ .... اِس طور۔ اِس آبی رستے سے۔
کرمَنی رکھی .... قسمت کے لکھے ہوئے۔

ترجمہ:-

اے اِنسان' تم کیوں فضول اپنا وقت گنواتے ہو۔ جو راستہ تم

نے اپنے (آپ کو پار لگانے کے لئے) اپنایا ہے وہ رائیگاں اور بے سُود ہے۔ البتہ ایک بات صحیح ہے، وہ یہ ہے کہ جو کچھ کاتب تقدیر نے تمہارے مُقدر میں لکھا ہے، وہ باوجود ہزار کوششوں کے بھی بدلا نہیں جا سکتا۔

(تشریح)

ایک شاعر نے اِسی خیال کو یوں بیان کیا ہے۔

خاتمہ سب کا عدم ہے اور عدم سے بُود ہے
آدمی کا بھاگنا تقدیر سے بے سُود ہے۔

کلہن کی راج ترنگنی میں ایک راجہ بالادتیہ کو جیوتشی نے یہ پیشنگوئی کی تھی کہ اُس کے مر جانے کے بعد کشمیر کے تخت کا وارث اُس کا داماد ہوگا۔ راجا بالادتیہ اولادِ نرینہ سے محروم تھا، مگر داماد کے حق میں وراثت چھوڑ جانے کا سخت مخالف تھا۔ اِس لئے اُس نے اپنی اکلوتی لڑکی (اننگ لیکھا) کی شادی اپنے شاہی اصطبل کے ایک سائیس دُرلب وردھن کے ساتھ کر دی تاکہ لوگ اُس کو کمینہ سمجھ کر راج گدی کا حقدار نہیں سمجھیں گے۔ مگر تقدیر کی بات تدبیر سے ٹل نہ سکی اور دُرلب وردھن عوام کی مرضی سے راج سنگھاسن پر بٹھایا گیا۔ ممکن ہے کہ للہ دیدہ نے اپنے تعلیم یافتہ باپ سے یہ تاریخی کہانی سنی ہو اور اِس پسِ منظر میں للہ دیدہ نے یہ واکھ کہہ دیا ہوا ہے۔ خیر وثوق سے کچھ کہنا مُشکل ہے۔

واکھ (۹)

مُوڈس گیانچ کتھ نو وَنِنہٖ زِے۔
خرس گورُ دِنِتہٖ راوی دوہ۔
سِتیکہ شاٹھس پھل نو وَوِنِہٖ زِے۔
راوِ زِتہٖ کَیمٕ یاجن تیل۔

لفظی معنی :- مُوڑس .... اَن پڑھ، جاہل۔

گیانیچ .... علم معرفت، صداقت۔

راوی .... ضائع ہوگا۔

سیکہ تساٹھ ...... ریتلی زمین کا قطعہ۔

کوُم .... چاول کا بھوسہ۔چھلکا چاول۔

یاجہ .... چاول کے آٹے کی روٹیاں، یاجہ کہلاتی ہیں۔

یہاں چاول کے بھوسے کی روٹیاں (یاجہ) سے

مراد ہے۔

ترجمہ :- نادان کو کسی راز سے واقف نہ کر۔ جیسے

گدھے کو گڑ کھلانا بے فایدہ ہے۔

ریتلی زمین میں بیج بونا اکارت ہوگا۔

چاول کے بھوسے کی روٹیاں مزیدار بنانے

کے لئے تیل میں تلنا تیل کا ضایع کرنا ہے۔

(تشریح)

للیشوری کے یہ مقولے تاہنوز کشمیری بول چال میں استعمال ہو رہے ہیں۔

واکھ (۱۰)

وَچھنس اُدبرس زاین زانہ ہا

سدٗرس زانہ ہا کڈیتھ اکھ۔

مَندس رُوگیس ویدیٖت زانہ ہا

مُوڈس زانم نا پرنیتھ کیتھ۔

لفظی معنی :- وچھنس اُوبرِس .... دکھشنی ہوا جو چیت کے مہینے میں زیادہ چلتی ہے،

زائن .... تِتر بتر کرنا۔

اَکھُٹ .... پانی کے نِکاس کا راستہ بنانا۔

مَندسن زرگیس ...... بیمار اور زخمی کو۔

ذیدمیت .... علاج معالجہ کرنا۔

پرنیتھ .... مشورہ نہ دے سکی۔

ترجمہ :-

دکھن کی طرف سے اُمڈتے ہوئے گھنگھور گھٹا بادلوں کا میں صفایا کر سکتی تھی۔ سمندر سے پانی نکال کر اُس کو پایاب بنا سکتی ہوں۔ دردمندوں اور (کراہتے ہوئے) بیماروں کا میں علاج معالجہ کر کے اُن کو صحت کا پھل دے سکتی ہوں۔ یہ سب کچھ میں بآسانی عمل میں لا سکتی ہوں۔ مگر ایک مُورکھ اور جاہل کو صداقت کی طرف مائل نہ کر سکی۔ جاہلوں کے سامنے میں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

تشریح :

للیشوری کی ساس کا "نِلہ وٹھ" تمام کشمیریوں کے زبان پر ہے۔ مُورکھ ساس بارہ[۱۲] سال اپنی بہُو کے تھال میں چاول پروستے وقت ایک گول پتھر کے اُوپر تھوڑی چاول رکھا کرتی تھی تاکہ دیکھنے والے بھرا ہوا بھتے کا تھال (برتن) دیکھ پائیں۔ للیشوری نے فاقہ کشی قبول کی، مگر زبان پر حرف شکایت نہ لائی۔ جاہلوں کے ساتھ للہ دید اور کیا برتاؤ کر سکتی تھی؟

...

واکھ (۱۱)

تلہٕ چھوی زُیِس تہٕ پیٹھ چھکھ نژان
وَننہ مالہِ مَن کتھ پژان چھئے۔
سورُے سومبرتھ یتیٔ چھُوٗی موٗژان۔
وننہ مالہِ اَن کیتھ روژان چھئے۔

لفظی معنی :۔

زیس ...... چاہ
پژان ...... تمہیں کیسے اعتبار آجاتا ہے۔
موژان .... لے دے کے رہ جانا۔
روژان ..... کھانا کیوں کر تمہیں اچھا لگتا ہے۔

ترجمہ :۔

تمہارے پاؤں کے نیچے (موت) کا کنواں ہے' جس کے اوپر اے انسان تو ناچ رہا ہے (عالم بے خبری میں دُنیا کا کاروبار انجام دیتا ہے) (دوست) ایسی حالت میں تمہارا دِل تمہیں ایسا کرنے کی کیوں کر اجازت دیتا ہے۔ سب (مال و ثروت) اِس دُنیا میں جمع کر کے یہاں ہی چھوڑ کر (خالی ہاتھ) جانا پڑتا ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم روزمرہ کی روٹی بھی کیسے کھا کر ہضم کرتے ہو' جب کہ موت کسی وقت تم کو دبوچ سکتی ہے۔

(التشریح)

پاؤں کے نیچے موت کا کنواں اور اُس پر آدمی کا اُچھل کود کرنا' دُنیا کی دولت جمع کرنا اور پھر ایک پھوٹی کوڑی بھی ساتھ نہ لے جانا یہ ایسی چیزیں ہیں'

جو ایک دانا شخص پر روٹی تک حرام بنا سکتے ہیں۔ مگر انسان غفلت میں سب کچھ کر بیٹھتا ہے اور آخر کار موت کے کنوئیں میں جا گرتا ہے۔ یہی دُنیا کا عمل رہا ہے۔ جو پیدا ہوا اُس نے مرنا ضرور ہے۔ مگر للیشوری کا کہنا ہے کہ بے شک سب کچھ کرتے رہو، مگر آخرت کے لئے بھی کچھ سوچو۔ اگر تم خوف اَجل سے رہائی چاہتے ہو۔ اے منش تو ایک گہرے کھڈ کے دہانے پر محوِ رقص ہے۔

باب دویم

اِضطراب

واکھ (۱۴)

آمہِ پَنہ سٕدرس ناوِہ چھس لمان
کتہٕ بوزہ دَیے میون میتہٕ دِیہہ تار
آمین ٹاکین پۆنۍ زن شرمان
زو چھم برمان گرہ گژھ ہا۔

لفظی معنی:-

آمہِ پَنہ ..... کچے دھاگے سے (پران اُپان یا عمل تنفس)
ناو .... کشتی (جسم سے مُراد ہے)

سَار ..... سمندر (دُنیا سے مُراد ہے)
شرمان ... جذب ہونا۔
برمان .... رغبت ظاہر کرنا۔

ترجمہ :-

میں اِس سمندر (دُنیا) میں اپنی کشتی (جسم) کو سانسوں کے کچے دھاگے سے کھینچ رہی ہوں۔ کاش (میری کمزوری) مدِنظر رکھ کر میرا مُولی (خُدا) میرا بیڑا پار لگا دے، قبل اِس کے کہ میرا جسم (جو ایک مٹی کے کچے برتن کی طرح پانی جذب کر رہا ہے) مٹی کے "ناکو کی طرح ختم ہو جائے۔ میری یہ زبردست خواہش ہے کہ میں اپنے اصلی گھر پوہنچ جاؤں۔ اور واصِل حق ہو جاؤں۔

(تشریحی نوٹ)

للیشوری جو ایک پیدائشی شاعرہ تھی نے کِس باریک بینی اور سمجھ میں آنیوالے تمثیلات سے زندگی کا سفر بیان کیا ہے۔ جسم بغیر سانس کے بے جان لاش ہے۔ رسی کے بغیر کشتی کا گھاٹ پر پوہنچنا یا پوہنچانا مشکل ہے۔ سانس کا کچا دھاگا اور جسم کی کشتی، بھلا دو ناپائیدار چیزوں پر اعتبار کر کے منزل مقصود کیسے حاصل ہو۔ جسم کچے مٹی کے برتن کی طرح پانی میں گارہ بن رہا ہے۔ جسم کا بھی یہی حال ہے اِن حالات کے پیشِ نظر جب منزل پر پوہنچنے کے لئے مضبوط سادھن بھی مہیا نہ ہوں۔ تو انسان کی کامیابی مالکِ کُل کی کرپا پر ہی مُنحصر ہے۔ انسانی عقل و شعور کچھ کام نہیں دینگے۔

....

واکھ (۱۴۳)

دِمٔے ڈیٖٹھم گیٚج دزٕ ووٚنی
دِمٔے ڈیوٗٹھم دٕہ نتہ ساس
دِمٔے ڈیٖٹھم پانڈوٕن ہنز ماجی
دِمٔے ڈیٖٹھم کرٛاجہِ ماس۔

لفظی معنی :-

گیٚج ...... بڑا چولھا
دزہ ووتی .... جلتی ہوئی شعلہ زن۔
دٕہ نتہ ساس ... نہ دھواں نہ ہی راکھ۔
کرٛاجی ..... کمہارن۔

ترجمہ :-

میں نے ابھی ابھی ایک چولھے میں سلگتی ہوئی آگ دیکھی اور ابھی ابھی دیکھ رہی ہوں کہ وہاں نہ دھواں ہے نہ ہی راکھ ہے۔ میں نے پانڈوؤں کی ماتا کو راج رانی کی حیثیت سے دیکھا اور اسی مہارانی کو وقت کے ہاتھوں اس قدر ذلیل ہوتے دیکھا کہ اس کو کمہارن کا بھیس بدل کر روپوش ہونے کے لئے پناہ گاہ ڈھونڈنی پڑی۔

(تشریح)

اس واکھ سے دنیا کی ناپائیداری ظاہر کی گئی ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی باب میں اس واکھ کا پس منظر بیان کیا گیا ہے۔

واکھ (۱۴۱)

ہیچیوہ ہٲرنجہ پٕرٕیوٗ کان گوم
اَبکھ چھان پیوم یتھ رازدانے
منز باگ بازرس تلہٕ رُس وان گوم
تیر تھ رُس پان گوم کوس مالہ زانے

لفظی معنی۔

ہیچیوہ ..... لکڑی کی۔
ہٲرنجہ ..... کمان
پٕرٕیوٗ ..... گھاس۔ پٕر وہ گھاس ہے، جس سے چٹائیاں بنائی جاتی ہیں۔
کان ..... تیر
اَبکھ چھان ... ناتجربہ کار ترکھان۔
رازدانے ..... راجدھانی۔ یعنی آتما کی جائے رہائش یعنی جسم۔
تیر تھ رُس پان گوم .. اپنی قیمت گنوائی۔

ترجمہ :-

شکار پر نشانہ مارنے کے لئے مجھے لکڑی کی کمان اور گھاس کے تنکے کا تیر ملا ہے۔ ایسے کمزور تیر و کمان سے کون سا شکار گرایا جا سکتا ہے۔ تعمیر شاہی کے لئے جس کی دیکھ بھال اچھے طریقے پر ہونی چاہئے تھی، ایک ناپختہ کار ترکھان کے ذمہ رکھی گئی (ایسے حالات میں جب نہ جانے ماندن نہ پائے رفتن ہے) میری مجموعی حالت بالکل اُس (مال بھرے) دُکان کی ہے جو بغیر قفل ہے اور کوئی رہ گیر کسی چیز پر ہاتھ مار سکتا ہے۔ کون جانتا ہے کہ ایسی بے بسی کے عالم میں

ہوتے ہوتے میں اپنی قیمت ہی گنوا بیٹھی ہوں۔

(تشریح)

شاغل کے منہ پر خاموشی کا قفل ہونا چاہئے۔ من پر قابو اور عقلِ سلیم کی ضرورت ہے۔ تب ہی وہ نشانے پر تیر مار کر شکار گرا سکتا ہے۔

واکھ (۱۵)

نابدی بارس اٹہ گنڈ ڈیول گوم۔
دیہہ کاڈ ہئول گوم ہیکہ کیہو۔
گورہ سُند وُنن راوُن تیول پیوم۔
پہلِہ رُوس کیُول گوم ہیکہ کیہو۔

لفظی ترجمہ:۔

نابدی بار... نبات کا بوجھ۔ سنساری کاروبار
اٹہ گنڈ.... بوجھ اٹھانے کے لئے رسیاں۔
ڈیول..... ڈھیلے ہونا۔
دیہہ کاڈ.... جسم۔ درازی بدن۔
راوُن تیول... کھو جانے یا گم ہونے کا دکھ۔
پہلِہ رُوس.... گڈریا کے بغیر۔

ترجمہ:۔

دنیاوی خواہشیات (اُمنگوں) کا بوجھ جو میں اٹھاتی ہوں۔ اس بوجھ کی رسیاں ڈھیلی پڑ گئی ہیں اور میری کمر بھی (عمر کے ساتھ) ٹیڑھی ہو گئی ہے۔ بھلا میں یہ بوجھ کیوں کر اٹھاؤں۔ میں نے لاچار ہو کر مرشد سے مشورہ طلب کرنا چاہا

تھا۔ اُس کے ہدایات بھی (بعد از وقت ہونیکی وجہ سے) میرے زخم پر نمک پاشی ثابت ہوئے۔ ایسے حالات میں اپنے دِل کی حالت کیوں کر بیان کروں۔ اَب میری حالت بالکل اُس ریوڑ کی جیسی ہوگئی ہے، جس کا رکھوالا موقعہ پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے سب مویشی بکھر گئے ہوں۔ اِن ناموافق حالات میں (تم ہی بتاؤ) میں یہ بوجھ منزل مقصود تک کیسے پونچاؤں؟

(تشریح)

بوجھ ڈھونے کے لئے چست کمر اور مضبوط رسیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اِس کے بجائے اَب اگر ایک مزدور بوڑھاپے سے کبڑا اور رسیاں بھی کمزور اور ڈھیلی رکھتا ہو۔ بھلا وہ منزل مقصود تک کیسے بوجھ سمیت پونہچ سکتا ہے۔ اِس بارہ میں مشورہ ڈھونڈنا بھی بعد از وقت ثابت ہوگا۔ متلاشی حق کے لئے کس قدر پریشانی کا مقام ہے۔ یوں سمجھو کہ اُس کی حالت بِن چرواہے کے ایک بھیڑوں کی ریوڑ کے مترادف ہے۔ چرواہے کے بغیر تمام ریوڑ منتشر ہوگا۔ ہو بہو اگر شاغل کا من بھی گمراہ ہو۔ مرکوزیت سے خالی ہو، تو اُس اِنسان کا پریشان خاطر ہونا یقینی ہے۔ اِس واکھ سے للیشوری کا دِلی اِضطراب ظاہر ہے۔

...

واکھ (۱۶)

پران پران زیو تال پھجِم
ژہ یگ کرٹ تجسم نہ زاہ
سُمرن فیران نیٹھ تہ اونگج گجِم
منیچ وَنی مالہِ ژجِسم نہ زاہ

لفظی معنی :-

ژِہ .... تمہیں - تمہاری -

یگ ..... شایان شان -

کرٗے .... کرم - عمل -

سمرَن ...... مالا - تسبیح -

ترجمہ :-

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور تالو خشک ہو گئے - اِس کے باوجود میں کبھی بھی تمہارے شایان شان پوجا کرنے سے قاصر رہی - مالا جپتے جپتے میرا انگوٹھا اور ہاتھ کی انگلیاں گھِس کر رہ گئی - مگر اِس کے باوجود میں اپنے دِل کو دُوئیت بھاؤ سے آزاد نہ کر پائی - یگانوں اور بیگانوں کو یکساں نظر سے نہ دیکھ پائی -

(تشریح)

علم بے عمل کوئی معنی نہیں رکھتا - مذہبی کتابیں پڑھتے رہنا اور تسبیح کے دانے گنتے رہنا، اپنے لئے ایک دھوکا ہے اور دُوسروں کے لئے بھی - جب ایک شاغِل کو چنڈال اور براہمن جاندار اور غیر جاندار، یگانہ اور بیگانہ میں کوئی فرق نظر نہ آئے، تو وہ سورج کی طرح ہر چیز پر مساوی طور چمکے - ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک روا رکھے - اِس طریقہ کار کو صحیح عمل سمجھا جائیگا، ورنہ سب بے کار ہے -

واکھ (۱۷)

آلیس ژےتے گیس نا وَتے
سُمن سوکھتھ منز لوسم دۄہ
چندُس وُچھم نہ ہار نا اَتھے
ناوہٕ تارُس ژِمہ کیہہ لو

لفظی معنی :-

سعہ منز ...... عین مرکز میں .

سم بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی 'پل' کے ہیں .

سوبھ ...... بند .

ہار ..... (ہر) ... کوڑی - ہر یعنی شنکر بھی ہو سکتا ہے .

ناؤ تارس ..... دریا سے ناؤ میں پار اترنے کے لئے ملاح کی اجرت .

چندس ..... جیب میں یا دل میں (فنڈس)

ترجمہ :-

جس راستے میں آئی اسی راستے میں واپس نہیں گئی (مرنے اور جینے (پیدا ہونے کے) منش کے دو راستے ہیں - ابھی راہ پر چل ہی رہی تھی - کہ سڑک کے عین مرکز پر سورج غروب ہوا اور رات کی تاریکی چھا گئی (آسان راستہ یہ تھا کہ میں ناؤ کے ذریعہ دریا سے پار اتر جاتی اور اس طرح لمبا راستہ اختیار کرنے کی ضرورت بھی نہ تھی -) مگر دریا سے پار لیجانے والے ملاح کے لئے کچھ اجرت تو ضرورت تھی - میں نے جیب میں اس کے لئے اجرت ٹٹولی - افسوس جیب میں ایک پھوٹی (کوڑی) تک نہ تھی - بھلا ملاح کو میں کیا اجرت دوں کہ وہ مجھے پار اتارے -

(تشریح)

پیدائش کے وقت بچے میں سب صفات حسنہ موجود ہوتے ہیں، لیکن عمر بڑھنے کے ساتھ یہ صفات قبیح بن جاتے ہیں، حتیٰ کہ بوڑھاپا آجاتا ہے اور انسان کو آخرت کی یاد آتی ہے - مگر آخرت کے لئے زادِ راہ کی ضرورت ہے، جو انسان اپنے ہمراہ لے سکتا - کیونکہ وقتِ آخرت دنیا کے سب رشتہ دار، بیٹے، بیوی، دولت ثروت اس کا ساتھ نہیں دے سکتے - اس نے اکیلا جانا ہوتا ہے - اس کا آخری سفر مزیدار ہوتا، اگر اس کے پاس زادِ راہ بھی ہوتا - مگر اس کے پاس کھوٹی کوڑی بھی نہیں - جائے تو جائے کیسے - پار اترے تو کیسے -

اس واکھ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لل دید کے زمانے میں لین دین میں کوڑیوں کا رواج تھا -

یہ رواج جموں دوگرہ راج کے اِبتدائی دور میں بھی رائج تھا۔

واکھ (۱۸)

اَژھین آیہ تے گژھن گژھے
پکُن گژھے دِین کیھو رات۔
یوُرے آیہ تہ توری گژھن گژھے
کینہ نتہ، کینہ نتہ، کینہ نتہ کیاہ۔

لفظی معنی:-

اژھین ..... لگاتار۔ اَن گنت
یوُردے .... جہاں سے۔

ترجمہ:-

ہم اِبتدائی آفرینش سے پیدا ہوتے آئے ہیں (یعنی جنم لیتے آئے ہیں) اور مرگ کے راستے بدستور عدم آباد جاتے رہتے ہیں۔ رات دِن ہمارا سفر جاری ہے۔ جہاں سے ہم آئے وہاں ہم جارہے ہیں۔ عدم سے آئے اور عدم کو جارہے ہیں۔ اگر یہ آنا جانا کچھ نہیں، پھر حقیقت کیا ہے۔ آخر یہ آواگون کا چکر کوئی مطلب تو رکھتا ہی ہوگا۔ یہ چکر بے معنی (بے مطلب) نہیں ہوسکتا۔

(تشریح)

ہم جنم مرن کے گردِش میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو جنم لیتا ہے وہ آخر میں مرجاتا ہے۔ اِنسان اِس دُنیا میں آکر چند دِن ٹھہر کر عدم کا راستہ لیتا ہے۔ آخر سوچنے کی بات ہے کہ آخر اِس کا مطلب کیا ہے۔ دُنیا میں کوئی بات بے معنی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ درخت کا پتا تک خُدا کی مرضی کے بغیر ہلنے نہیں پاتا۔ اِس لئے یہ کال چکر بھی بے معنی نہیں ہوسکتا۔

ہم کو تحقیق کرنی چاہیئے اور اصلیت ڈھونڈ لینی چاہیئے کیونکہ یہ سب آواگون کا کھیل بے معنی نہیں ہو سکتا۔

واکھ (۱۹)

آئیس کمہ دیشہ تہ کمہ وتے۔
گژھ کمہ دیشہ کوہ زانہ وتھ۔
انتہ دائے لگمیئے تتے۔
چھنیس پھوکس کانہہ تہ نوسھ

لفظی معنی:-

دیشہ ..... دیش۔
کوہ ..... کیونکر۔
انتہ ..... آخیر میں۔
دائے ..... آگہی۔ سچی بات۔

ترجمہ:-

کس دیش اور کس راہ سے میں یہاں آئی۔ کس دیش اور کس راہ سے مجھے واپس جانا ہے۔ اِن باتوں کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ میں کِس قدر خوش نصیب واقع ہوئی ہوتی۔ اگر میں اول سے ہی اِس بارہ میں واقف راز ہوتی۔ ورنہ یہ سانس کا اُتار چڑھاؤ (زندگی) بے اعتبار ہے اور بے ثباتی پر قایم ہے۔ جس چیز کی کوئی حقیقت نہیں۔ بھلا اُس پر کیا تکیہ کیا جا سکتا ہے۔

...

واکھ (۲۰)

سوال ۔ منز کچھ ہا ئنسگل کرزِ سنم ؟

جواب ۔ یَیلہِ ہیڈن گیلِن، اَسِن ترِاوِہ ۔

سوال ۔ یورُک جامہ کرِ سنہ دزیم ؟

جواب ۔ یَیلہِ اندرِ یم کھاریکُ رُوزِم وارِہ ۔

ترجمہ سوال :۔

کون سا وقت ہوگا، جب میری شرم و حیا کی زنجیریں ٹوٹ جائینگی ۔

جواب :۔ یہ تب ممکن ہے، جب میں طعنہ و تشنع ۔ ٹھٹھا مخول ۔ ہنسی مذاق اُڑانا چھوڑ دُوں ۔

سوال :۔ یہ جامۂ دُنیا (دِلیو ہاری) لباس مجھے کب جل جائیگا ۔

جواب :۔ جب میرے چنچل من میں سکون (شانتی) پیدا ہوگا ۔ دوسروں کے لئے حسد اور عداوت کا شائبہ تک میرے دِل میں رہنے نہ پائیگا ۔

تشریحی نوٹ ۔

اِس واکھ کے پسِ منظر میں یار دوستوں کی یہ گپ، کہ لَل دَید ننگی پھرا کرتی تھی، سراسر غلط اور من گھڑت ہے ۔ آخر اگر کوئی درخت میوہ سے پہچانا جاتا ہے، تو ہم لل دید کا اُٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، اُس کے واکھوں سے اگر اخذ نہ کریں، تو اور کہاں سے کرینگے ۔

. . .

بابِ سوئم

واکھ (۲۱)

گرُو دھارن (مُرشد بنانا)

گورکتھ ہردیس منز باگ رٹم۔
گنگہ زلہ ناوم تن تے من۔
سُو دیہہ جیوِن مکتی پراوم۔
یمہ بھئیہ ژولم تہ پولم اکھ۔

لفظی معنی :-

گورکتھ ..... ہدایتِ مُرشد، گورُو کا وچن
ہردیس ..... دِل میں۔
سُو دیہہ ..... اِسی جسم سے۔
جیون مکتی ... جیون مکتی پانا۔
یمہ بھئے .... خوفِ اجل۔

ترجمہ :-

گورُو کے اِرشادات دِل میں جاگزین کئے۔ اپنے تن اور من کو (سچائی) کے گنگا جل سے دھو ڈالا۔ اِسی جنم میں جیون مکتی پاکر خوف اجل سے آزاد ہوگئی اور میں نے اُس (واحد الوجود) کو من میں بسایا۔

(تشریح)

جیون مُکت وہ آدمی ہوتا ہے، جو اِسی زِندگی میں مرنے سے پہلے ہی یوں سمجھو مُرا ہوا ہوتا ہے۔ یوُں سمجھو کہ وہ اِس دُنیا میں اگر زندہ ہے تو اِس طرح کہ وہ بحیثیت ایک یاتری کے یا ایک بیگانہ کے دنیاوی سماج میں بستا ہے۔ اُس کے نظروں میں دوست دشمن یکساں۔ سونا اور مٹی۔ دِن رات۔ عزت ایمان، سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ بھلا ایسے اِنسان کو خوف اَجل کیوں کر ڈرا سکتا ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ فرشتہ موت بھی ایسے اِنسانوں سے ڈرتا ہے۔

واکھ (۲۲)

گورن وُننم کنوُی وَژُن
رِنبرئے دُوپیم اندر اژُن
سوئے مِہ للِہ گوُ واکھ تے وَژُن
توَئے ہیوتم ننگئے نژُن۔

لفظی معنی:-

وَژُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شبد۔ منتر
ننگے نژُن ۔ ۔ ۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو کر مستانہ طور گھومتی رہنا۔
واکھ تہ وَژُن ۔ ۔ جب کوئی بات سُنتے ہی دِل میں اُتر جائے، تو اُس وقت یہ محاورہ اِستعمال کیا جاتا ہے۔
نژُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناچنا۔ بغیر کسی مدُعا کے۔

ترجمہ:-

میرے گورو مہاراج نے مجھے بس ایک منتر (کان میں) پھونک دیا،

وہ یہ تھا کہ (اے للّٰ) بیرون سے درون چلی جاؤ - باہر سے اندر جاؤ (یعنی اپنے آپ میں ہی گُم ہو جاؤ) اِس منتر کو میں دودھ اور شکر کی طرح پی گئی اور میں نے مست ہو کر (اِس کا انبھو کیا) اور پھر چاروں طرف گھوم کر اِس کا (پرچار کیا) -

(تشریح)

اِنسان بچپن سے ہی باہری دُنیا کے دیکھنے کا عادی بن جاتا ہے - شاذ ہی ہم میں کوئی ہوگا، جو اندرون قلب کا مشاہدہ کرتا ہوگا - للّٰ کو گورو کا یہی اُپدیش تھا کہ تو اپنے حواس خمسہ قابو میں لاکر اپنے تمام خیالات دِل پر ہی مرکوز کر دے -

چونکہ اِس گورو شبد میں کوئی لمبا چوڑا عمل، ریاضت، جپ تپ، نہیں تھا، اِس لئے للّٰ کو اِس منتر کا فوراً اثر ہو گیا اور اُس نے اِس پر عمل کیا اور وہ کامیاب ہو گئی -

واکھ (۲۳)

گورشبدس یس پژھ پژھ برے -
گیانہ وگہ رٹہ ژِتہ توہ رگِس -
ییندرے سُمرتھ آنند کرے -
ادہ کُس مرہ تہ مارن کس -

لفظی ترجمہ :-

گورشبدس پژھ پژھ برے .... جو گورو (مُرشد) شبد پر یقین کامِل رکھے -

وگہ .... لگام -
ژِتہ .... چِت کا -

توہ رگ . . . . گھوڑا

بِندرٔے . . . . محسوسات ۔ گیان اور کرم اِندریاں

سمِرِتھ . . . . یکجا کر کے (جیسے ایک کچھوا اپنی ٹانگیں وغیرہ سمیٹ لیتا ہے)

ترجمہ :-

جو شاغل اپنے مُرشد کے ارشادات پر یقین کامل کے ساتھ عمل پیرا ہو، اپنی جانکاری سے چنچل مَن کے گھوڑے کو لگام لگا دے اور اُس پر قابُو پائے۔ ایسا اِنسان محسوسات کو مرکوز کر کے شانتی کا مقام حاصل کرتا ہے ۔ ایسا شانت اِنسان دُنیاوی تلاطُم میں ڈوب کر نہ مرتا ہے نہ اُس کو کوئی مار سکتا ہے ۔

(تشریح)

گورُو پر ایمان لا کر اور اُس کے ہدایات پر کاربند رہ کر عمل پیرا ہونے سے اِنسان کے دِل سے بزدلی کے بجائے نِڈرتا آجاتی ہے اور وہ عام اِنسانوں کی طرح بار بار نہیں مرتا۔

واکھ (۲۴)

گوٗرس پرژھوم ساسہِ لٹے ۔
یس نہ کینہہ ونان تس کیاہ ناوٚ ۔
پرچھان پرچھان تھچس تہ لوٗسس ۔
کینہہ نس نِشہِ کیاہ تانی زراوٚ ۔

لفظی ترجمہ :-

ساسہِ لٹے . . . . ہزاروں بار

تھچس تہ لوٗسس . . . . پوچھتے پوچھتے تنگ آگئی اور ہار بیٹھی ۔

ترجمہ :-

میں نے اپنے مرشد سے ہزاروں بار پوچھا۔ بھلا اس کو کس نام سے پکاریں، جس کا حقیقتاً کوئی نام نہیں۔ پوچھتے پوچھتے میں تھک کر ہار بیٹھا۔ اس کی خاموشی سے ہی میں سمجھ گئی کہ اس کا نام شونیہ ہے (کچھ بھی نہیں) اور اسی شونیہ سے سب کا ظہور ہوا ہے۔

تشریح

وراٹ سروپ کو کون سا نام دیا جاوے۔ یہ کسی مثال، اشارے یا تشبیہ سے واضح نہیں ہو سکتا۔ حروف تہجی بھی اس کا نام واضح کرنے سے قاصر ہیں۔ مرشد نے اچھا کیا کہ اس نے خاموشی اختیار کی۔ کیونکہ دراصل للیشوری کے سوال کا بجز خاموشی کوئی جواب ہی نہ تھا۔

.....

بابَ چہارم

تپسیا اور ریاضت

واکھ (۲۵)

پُوت زوِلہ دِتھِتھ مُوت بُولہ نوِم ۔
دگ للہ ناوِم دَیہِ ستنِز پیَرِے ۔
لَلِی لَلِی کران لالہ وُذہ نوِم ۔
مِیلِتھ تس مَن شرُوژیوم دَہے ۔

لفظی ترجمہ :-

پُوت زوِلہ .... رات کے پچھلے پہر جب غروب ماہ نزدیک ہو
دُتھِتھ ...... جاگ کر۔ اُٹھ کر۔
مُوت ...... دیوانہ دِل
دیہ ستنز پیَرے ... ایشور کے پریم میں سرشار۔
شرُوژیوم ... پاک ہوگیا۔
دیہہ .... جسم ۔
لالہ .... محبوب ۔

ترجمہ :-

رات کے پچھلے پہر جب چندرما غروب ہونے کو تھا (میں پہلے ہی جاگ رہی تھی) اُس وقت میں نے اپنے پریم بھرے دیوانہ دِل کو سمجھایا اور غم عشق کے زخم کا درد برداشت کرتے ہوئے میں نے اُس کو سکون دینا چاہا۔ ایسا کرتے کرتے ہیں

"لَل ہوں" میں "لل ہوں" کا الاپ کی لوری کے مانند گا کر اُس کو جگایا۔ اِس طرح جب میرا ملاپ (اپنے محبوب سے) ہوا، تو یہ میرا (پنج عنصری) جسم صاف ہو گیا اور پانچوں کی میل خود بخود دھل گئی۔

تشریح

لَل نے زفت دھل کس قدر دل پذیرائی کا منتخب کیا ہے۔ رات کا آخری پہر۔ غروب با چاند نزدیک، ہر طرف خاموشی کا سماں، جو طلوع آفتاب (سورج) سے پہلے ہوتا ہے، اِس وقت شاعر اپنے دل کو جگاتا ہے، کیونکہ وہ اپنے معشوق سے ملنے کے لئے تڑپتا ہے۔ محبوب کا جاگنا اور ملاقات میں کامیاب ہونا، یہ لمحے کس قدر قیمتی ہوتے ہیں، جو عاشق و معشوق ہی سمجھ سکتے ہیں۔ خود اندازہ لگائیے کہ لَل دید یہاں کس قدر کامیاب نظر آ رہی ہے۔

واکھ (۳۶)

مَل ته ونده زَدُلمُ۔
جگر مؤرم۔
تیلہ لَل ناؤ دَرام
ییلہ ڈلئ ترادِس تتۓ۔

لفظی معنی:-

مَل .... میل۔ ناصافی

وونده ...... دِل

جگر ...... دِل کے خواہشات (جگر خواہشات کا مرکز گردانا جاتا تھا)۔

ناؤ درام .... مشہور ہوگئی ۔
ڈئی لٹ ..... عجز و نیاز کا دامن ۔

ترجمہ :-

میں نے اپنے دِل سے (غصہ اور لالچ) کا میل دھو ڈالا اور اِس میں اچھے بُرے خیالات کا قلع قمع کیا ۔ ایسا کرنے کے بعد (صبر) کے ساتھ اُس مالکِ دو جہاں کے دہلیز پر نیاز جبین گھستی رہی ۔ تب ہی میں لَل (دور و نزدیک) مشہور ہوئی اور میری تعریفیں ہونے لگیں ۔

واکھ (۲۷)

لیکہ تہ ٹھوکہ پیٹھ شیرہ ہیتھم ۔
نیندا سپنم پتھ برونٹھ تانے ۔
لَل چھس کلَ نا زاہ ژھینم ۔
ادہ ییلہ سپنس ویہیپ کیاہ ۔

لفظی معنیٰ :-

لیکہ تہ ٹھوکہ ..... گالی گلوچ
پیٹھ شیرہ ..... اپنے سَر لے لی ۔
نیندا ..... بدنامی
کلَ ..... خیال ، شوق ۔
ادہ ..... تب
سپنس ..... جب میں مکمل ہو چکی تھی ۔
ویہیپ کیاہ ..... اور کیا سما سکتا ؟

ترجمہ :-

میں نے عوام کے گالی گلوچ اور بدکلامی (عوام کی طرف سے) اپنے سر لے لی۔ اوّل سے آخیر تک وہ میری نندا کرتے رہے۔ (اس کے عوض) للؔ پربھو کے پریم میں سرشار رہی، جس میں اُس کو رتی بھر کمی نہ آئی۔ سوچنے کی بات ہے کہ جو برتن کسی چیز سے پُر ہوا ہو۔ اگر اُس میں مزید کچھ ڈالا جائے، تو وہ چھلکتا ہے اور ڈھلکتا ہے۔

(تشریح)

(ہندوستانی عموماً مُردہ پرست رہے ہیں۔ زندگانی میں للؔ دید کے ساتھ یہ سلوک رہا ہے) مونا لیسا (دنیا کی مشہور ترین آرٹ کا نمونہ) جب پیرس کے عجائب گھر سے اُس کی چوری ہوئی، تو اُس خالی جگہ کو اِس قدر لوگ دیکھنے کے لئے آئے کہ (وہاں جب تصویر موجود تھی) دیکھنے کے لئے نہیں آئے تھے۔ دُنیا والوں کا ایسا ہی روّیہ رہا ہے۔ کشمیری اِس سے مستثنےٰ نہیں۔ للؔ دید کے ساتھ تنگ نظر براہمنوں کا یہ حال رہا ہے۔ یہ للؔ دید کا پہلا واکھ ہے جس میں اُس نے اپنے ہموطنوں کے برُے سلوک کا رونا رویا ہے۔

واکھ (۲۸)

آسا بول پرِیم ساسا۔
مِہ مِنہ واسا کھید نا ہیئے۔
یہ یوہ دسہِ شنکر بکھ‌ژ آسا
مکرِس ساسا مَل کیاہ پیئے۔

لفظی ترجمہ :- آسا بول پریم ساسا ..... ہزار منہ اور ہزار باتیں۔

منہ .... دِل من۔

واسا .... جگہ

کھید .... دُکھ، تکلیف

مکرُس ...... آئینہ

ساسا .... راکھ

مَل .... میلا پَن

ترجمہ:-

ہزار مُنہ سے ہزاروں باتیں سُن لیں۔ گالیاں دیں۔ میں نے اپنے من کو ان بُرے شبدوں سے دُکھی نہیں ہونے دیا۔ ہاں اگر میں سچے من سے بھگوان شنکر کی بھگت ہوں، تو یہ گالیاں (میرے دِل کے آئینے کو کسی حالت میں مکدّر نہیں بنا پائینگے۔ (بھگتوں کے ہردیئے) صاف ہوتے ہیں اور جس قدر راکھ اُن پر مَل دی جائے، وہ زیادہ چمک پاتا ہے۔ تنگ نظر براہمنوں کے بُرے سلوک کی دوسری مثال اِس واکھ سے ظاہر ہے۔

واکھ (۲۹)

میتھیاکپٹ اَسِتھ ترووُم
منس کرُم سُوئے اُپدیش
زنس اَندر کیوَل زوُنم
اَنس کھینس کس چھُم دوُشس

لفظی ترجمہ:-

میتھیاکپٹ .... مکر و فریب

اَستھ ..... جھوٹ

زِلِبس ...... اِس جیو جنتو والے جگت کو۔

کیول ..... واحد

دویش یا دوش .... نفرت، پرہیز

ترجمہ :-

میں نے اِس سنسار میں آکر جھوٹ (ریاکاری) ترک کرکے اپنے من کو ایسا ہی اُپدیش دیا۔ میں نے پربھو کو سروویاپک (محیط کل) مان لیا۔ اِس حالت میں مجھے دوسرے کے ہاتھوں اَن کھانے میں کیونکر پرہیز ہو سکتا تھا؟

صاف ظاہر ہے کہ لل دید ہر اِنسان کو ایشور سروپ جان کر کسی کے ہاتھ سے بنی ہوئی روٹی کھانے پر اعتراض نہیں کرتی تھی۔

واکھ (۳۰)

گال کڈنیم بول پڑنم

دِپی نیم تی یس یہ روزے

سہز کسمو پوز کری نم

لوہ آمیہ لانیٗ تہ کس کیاہ مُوزے ..... لاوزے۔

لفظی معنی :-

گال کڈنیم .... کوئی گالی دے۔

بول بہ نیم .... کوئی پیشاب پھینکے۔

سُتھر کو سمو ...... وَھارنا کے پھولوں سے، سچے پھولوں سے۔
پُوز ...... پُوجا کریں۔

ترجمہ :-

وہ مجھے گالیاں دیں، پیشاب پھینکیں۔ جو کُچھ اُن کے مَن میں آئے بے دریغ کہہ دیں، یا اگر وہ مجھے سچ مچ پھولوں سے میری پوجا ہی کیوں نہ کریں، میں نے جو اپنا راستہ چُن لیا ہے، میں اُس پر اٹل ہوں۔ میں دوسروں کی (مدح یا ہجو) اِن دونوں سے بے نیاز ہوں۔

(تشریح)

کُتے بھونکتے ہیں اور کارواں چلتا رہتا ہے۔ پکّے ارادے والے ہی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ للیشوری کی یہ ذاتی شکایت اپنے تنگ نظر ہموطنوں کے بارہ میں بیان کی گئی ہے۔ دراصل یہی ہٹ دھرمی۔ تنگ نظری، اُن کی بربادی کا اسباب بن گئی اور وہ کشمیر میں صرف گیارہ ہزار گھر رہ گئے۔ "وہ قتل ہوئے، جلاوطن ہوئے، زہر کھا کر مر گئے، اونچی جگہوں سے کُود کر خودکشی کی، وغیرہ وغیرہ"
(از تاریخ جوسراج)

واکھ (۳۱)

زَنم پرآوِتھ دِلو تُوژھونڈم
لوبن بھوگن برم نا پرے۔
سوَمے آہار سٹھاہ زُونم
ژُولم دوکھ دُود پوشم دے۔

لفظی ترجمہ :-

زَنَم پراوِتھ .... جنم لے کر

وِلوُ .... شان و شوکت

لُوبن .... لُوبھ، طمع، لالچ ۔

بھُوگن .... بھُوگنے کی چیزیں ۔

سومئے .... درمیانی، اعتدال ۔

آہار .... خوراک ۔

ستھاہ .... بہت ۔

پوُلَم دِئے .... پربھو کو پوُجتی رہی ۔

ترجمہ :-

میں نے اِنسانی جسم پاکر عیش و عشرت کے سامان نہیں ڈھونڈے ۔ لَل دِید (للیشوری) ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئی تھی ۔ نا ہی جسمانی لذات کے ساتھ کوئی واسطہ رکھا ۔ تھوڑی بہت خوراک زندہ رہنے کے لئے کافی سمجھی ۔ (عزت، بے عزتی، سکھ دکھ، کو یکساں (ایک سمان) جان کر ایک واحد الوجود پربھُو کی بدستور کھوج کرتی رہی اور اُس کی پوُجا میں ہر دم اٹل رہی ۔

(تشریح)

اپنی ساس کے ہاتھوں بارہ ۱۲ سال بقراُف کئے بغیر فاقہ کشی کی حالت میں دِن گذارتی رہی، مگر زبان پر حرفِ شکایت نہ لائی ۔ صبر و ایثار اور قناعت کی اِس سے بڑھ کر اور کون سی مثال ہو سکتی ہے ۔

واکھ (۳۲)

لولکٕ نار لَلِہ لولِہ للہ نوؤم
مَرِتھ موئیس تہ ژُوزس نہ زرَے۔
رَنگہ ژٕژھ زاچِم کیاہ نہ رنگ ہوؤم
"بوٗ دِپنٕ" ژولم کیاہ ستنہ گرَٹے۔

لفظی ترجمہ :-

رنگ ژٕژھ .... بے رنگ
بوٗ دِپنٕ .... "میں، میں" کہنا۔

ترجمہ :-

میں نارِ عشق اپنے گود میں دھیرے دھیرے سلگاتی رہی۔ جس عمل سے میں جیتے جی مر گئی، یعنی بظاہر میں اپنے جسم سے بے سدھ ہوئی۔ اَدائیں میں یعنی پیدائش کے وقت میری ذات بے رنگ تھی (یعنی) آلائشوں سے مکدر نہیں ہوئی تھی۔ لیکن عمر اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ میں نے اُس کو بھی اپنے رنگوں میں رنگ لیا۔ میں نے اَنانیت (خودی) کے جذبے کا خاتمہ کیا۔ بھلا اِس کے علاوہ میں اور کیا کر سکتی تھی۔

(تشریح)

یہاں کُل دکھید کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان بوقت پیدائش سب آلائشوں سے پاک وصاف ہوتا ہے اور جس قدر وہ عمر میں بڑھتا جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو اِرد گِرد کے ماحول سے رنگ حاصل کرتا رہتا ہے، جس طرح کسی سفید چیز پر

پر کوئی رنگ چڑھ سکتا ہے' اِسی طرح نِرمل بچے کے دِل پر بالغ ہونے کے ساتھ ساتھ دُنیا کے مختلف رنگ جم جاتے ہیں اور وہ اپنے خالِق سے دُور ہی دُور چلا جاتا ہے اور اپنی اصلیت کو بھول ڈالتا ہے۔ اَب وہ ہر چیز کو اپنے ساتھ منسُوب کرتا ہے۔ نفع اور نقصان کا شریک کار بن جاتا ہے اور ایک مکڑی کی طرح اپنے اِرد گرد ایک جال بناتا ہے۔

یہاں لَل دِیَد یہ کہنا چاہتی ہے کہ اِنسان کو ہر چیز کے ساتھ لاتعلقی بَرتنی چاہئے۔ نفع و نقصان سے بالاتر رہ کر مثل کنول رہنا چاہئے' جو باوجود پانی میں اُگنے کے پانی سے الگ رہتا ہے۔ نقصان اور فائدہ دونوں ایشور ارپن کرنے چاہئیں۔ گیتا جی کا بھی عام اِنسان کے لئے یہی ایک درس ہے۔

واکھ (۳۳)

لَلِیتھ لَلِیتھ وَدے بوی والئے۔
ژِتا مُہیتھ پیٹھ مائے
رُوزِی نو پتہ لوٗ لَنگرِچ ژھائے۔
نیرِ سوہ رُوپ کیاہ مُو مُٹھے مائے!

لفظی ترجمہ:۔

لَلِیتھ لَلِیتھ ...... ہولے ہولے' دھیرے دھیرے۔
ژِتا ...... اے میرے مَن' یا سُننے والے مُنش۔
مُہیتھ ...... موہ مایا۔ حرصِ دُنیا۔ موہ کی۔

لوہ لنگر بچ .... گھر کے کاروبار کا

تر .... بچی ' اپنی

سو روپ .... اپنی انتر آتما - وجود خود

ترجمہ :-

اے میرے چت میں ہولے ہولے تمہاری اس بے بسی پر ماتم کروں گی ۔ (معلوم نہیں) کہ اس سنسار کے موہ جال نے تم کو کیوں کر جکڑ لیا ہے ۔ یہ سب دنیاوی کاروبار (دولت و ثروت کا جمع کرنا) بوقت رحلت تمہارے کسی کام نہیں آسکا ۔ یہاں سے تمہیں خالی ہاتھ ہی جانا ہوگا ۔ آخر پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنی اصلی سروپ (یعنی انتر آتما) کو ہی بھلا بیٹھے ۔ اس کی جانکاری ہی وقت آخرت تمہارے کام آئے گی ۔

(تشریح)

نیزہ سو روپ جاننا - ریوڑ میں پلے ہوئے شیر کا بچہ عام بھیڑ بکریوں کی طرح بز دل بن گیا - ایک دن دوسرے آزاد جنگلی شیر نے اس کو پکڑ کر ندی کے کنارے لاکر پانی میں اس کو اپنی اصلی شکل سے واقف کرایا ۔ پھر اسی ریوڑ میں پلے ہوئے شیر نے جب دھاڑا ' تو چاروں طرف جنگل گونج اٹھا ۔ اسی طرح حضرت انسان بھی اپنے اصلی سروپ سے غافل ہے اور اسی وجہ سے دنیا کے جال میں پھنس کر وہ کبھی ہنستا ہے ' کبھی روتا ہے اور کسی صورت میں اس کو خاطر جمعی اور بے فکری میسر نہیں ۔ ایسی انسانوں کے لئے للیشوری توجہ خوان ہے ۔

....

واکھ (۳۴)

ناتھا! پان نا پر زونم
سدائے بودم یہ کہ دیہہ
ژہ بہ یہ ژئے میول نو زونم
ژہ کس بہ کس چھم سندہ

لفظی ترجمہ :-

ناتھا ..... ہے پربھو
بودم ..... جان لیا
کہ دیہہ ..... فانی جسم
اِیکو دیہہ ..... ایک جسم
سدائے ..... ہر وقت (صدا)
بودم ..... دُکھ دیا، سمجھ پایا۔
پان ..... اپنا آپ
پَر ..... اجنبی، پرائی۔

ترجمہ :-

میرے مالک میں تجھ کو پہچان نہ سکی۔ میں نہ اپنے آپ کو نا ہی دوسرے کو پہچان سکی۔ میری نظر میرے اِس ایک جسم تک ہی محدود رہی۔ "میں تم ہوں" اور "تم میں ہوں" یہ دونوں صورتیں ایک ہی تصویر کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ میں اِس راز کو سمجھ نہ پائی تھی۔ نجات کا واحد راستہ بس یہی ہے کہ انسان اپنی خودی بھول کر

وحدانیت میں مُدغم ہو جائے۔ "میں کیا ہوں" وہ کیا ہے" ایسا سوچنا ہی اپنے آپ کیلئے بھاری دھوکا ہے۔

واکھ (۲۵)

سٹرس نہ ساتس پٹرس نہ رُمس
سُومس سیہ للہ چوُ پنیُ واکھ
اندرم گٹہ کار ژٹہِتھ تہٕ ووٚلم۔۔۔۔اندرِم گٹکھ
ژٹہِتھ تہ دِتمس تیتی اچاک

لفظی ترجمہ :-

سٹرس نہ ...... تھک نہیں گئی
ساعتس ...... تھوڑی دیر کے لئے۔ لمحہ بھر کے لئے۔
پٹرس نہ ...... ذرا بھی اعتبار نہ کیا۔
رُمس ...... لمحہ بھر
چاکھ ...... چاک کرنا
اندرُیم گٹکھ ...... روحانی (اندرونی) اندھیرا۔

ترجمہ :-

میں اپنے پرم شیو کو بِلا ناغہ یاد کرتی رہی (ریاضت کرتی رہی) اور لمحہ بھر اُس کو اپنے دِل سے محو ہونے نہ دِیا۔ میرے لئے اپنے ہی کہے ہوئے واکھ مستی کے شراب بن گئے۔ ایسے اٹوٹ لگن سے ہی میں اپنے اندر روحانی اندھیرا دُور کرنے میں کامیاب ہوئی۔ میں نے اِس پر ہی بس نہ کیا، بلکہ میں نے اِس لبادہ کا تار پود علیحدہ علیحدہ

کرکے آئندہ کے لیئے ناقابل استعمال بناکر چھوڑ دیا یعنی (پرانے کرموں کے پھل نشٹ) کر دیئے تاکہ وہ میرے مستقبل پر اثر انداز نہ ہوں اور اس طرح میں نے آزادی حاصل کی۔

(تشریح)

جیساکہ میں نے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کہ لل دید کا کلام الہامی ہے۔ اِس لئے جب وہ بعد میں اپنے واکھ دوسروں کی زبانی سن پاتی تھی، تو وہ اُس میں وجد پیدا کرتے تھے۔

واکھ (۳۶)

شیں تے مان چھوُے پُونِ کرنجے۔
مُوچھ یم رُوٹ مَلی یود واوُ۔
ہُوست لیس مس والہ گنڈے۔
تی یس تگہ تاٹے سُو اَوہ نِہال۔

لفظی معنی:-

شیل تہ مان ...... عزت و شہرت
پُونِ کرنجے ...... بے فایدہ، جیسے ٹوکری میں پانی لانا۔
مُوچھ .... مٹھی میں۔
نہال .... کامیاب۔

ترجمہ:-

دنیاوی عزت و شہرت کا حاصل یہی، اُسی طرح جس طرح ٹوکری میں پانی لانا۔
کیا ایسا بھی کوئی انسان ہے، جو اپنی مٹھی میں ہوا بند کر سکتا ہے؟ یا ہاتھی کو اپنے سر کے بال

سے باندھ سکتا ہے (حالانکہ) یہ ناممکن ہے۔ مگر جو شخص ایسا کر کے دِکھا سکے۔ وہی انسان دُنیا میں کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہاں نفس سے مُراد ہے ہاتھی کا اور واؤ سے مُراد ہے چنچل دِل۔

(تشریح)

دُنیاوی عزت و شہرت، مانند دھوپ چھاؤں ہے۔ اِس کا ایک جگہ قرار نہیں بلکہ چنچل ہے۔ ہوا سے بھی تیز رفتار ہے اور نفس ایک مست ہاتھی ہے جس کو قابو میں لانا مُشکل ہے۔ اِن دونوں پر قابو جو نہ پا سکے، اُس کے ہاں شہرت اور عزت بھی ٹھہرنے نہیں پاتی۔ وہ سایہ کی طرح ڈھل جاتی ہے۔

واکھ (۴۷)

اَندر آسِتھ نیبر ژھونڈم
پوِنن رَگن کرُنم ستھ
دھیانہ کِنی دے زگہ کیول زونم
رنگ گو ستگمس میلِتھ کتھ

لفظی معنی:۔

اَندر آسِتھ ۔۔۔۔ اَندر ہوتے ہوئے
نیبر ۔۔۔۔۔ باہر، بیرونی دُنیا میں؛
دھیانہ ک ۔۔۔۔ من کے مرکوز کرنے سے
زگہ ۔۔۔۔۔ جگت

ستھ ...... سکون۔ آرام

سنگمس ..... ساتھ مل جانا۔ ایک ہو جانا۔

ترجمہ :-

باوجود اِس کے کہ وہ میرے اندر سمایا ہوا ہے۔ میں عدم واقفیت کی بناء پر اُس کو بیرونی دُنیا میں کھوجتی رہی۔ پران اپان (عمل تنفس) کے ریاض سے میرے رگوں میں سکون آگیا۔ پھر جس وقت میرے دھیان میں یکسوئی پیدا ہوئی' تو اِس کاروباری دُنیا میں اُس کا یکتان جلوہ پایا۔ (نتیجہ یہ نکلا) کہ یہ تمام جگت (جو رنگ و بُو کا بنا ہوا ہے) میری نظروں سے دُوئی کا (پردہ ہٹ کر) مجھے ہر طرف اُس پربھو کا جلوہ ہی جلوہ نظر آیا۔ ہر رنگ کو اُس (پربھو کے رنگ میں رنگا ہوا پایا)۔ آخرکار " ہمہ اوست " نمایاں طور نظر آنے لگا۔ کائنات ذات مطلق میں مل کر گم ہوگئی۔ جس طرح سمندر میں تمام دریا اور نالے ندیاں بہہ کر اپنی وجود کو ختم کر بیٹھتے ہیں' اِسی طرح میں بھی اپنی علحیدہ ہستی کھو بیٹھی ہوں۔

واکھ (۳۸)

لِی بہ لوُسٔس ژھانڈان تہ گاران
ہلہ مے کرمٔس رتیہ نشہ تہ۔
وُچھن ہیوتمس تارئ ڈیٹھی مسٔ برن
مہ تہ کل گنیاے زوگمس تتے۔

لفظی ترجمہ :-

لوُسٔس ..... تھک کر ہار گئی

گاران ...... جستجو کرتی رہی۔

ہلہ مے کرمس ... بھرپور ہمت کے بعد۔

تارئے ...... کنڈیاں۔

زونگس ...... تاک میں بیٹھی رہی۔

رسہ ...... نزدیک (چپ چاپ بیٹھ کے)

ترجمہ :-

میں اُس پرم شیو کی جستجو کرتے تھک گئی اور اِس طرح ہار کر بیٹھ گئی اُس کو نزدیک سے ہی اپنے وجود میں دیکھنے کے لئے مجھے سخت زور آزمائی کرنی پڑی۔ وہاں اُس کے دروازے مُقفل تھے (یعنی رسائی کا دروازہ بند تھا) یہ حالات دیکھ کر میں ناامید نہیں ہوئی، بلکہ میرا شوق دیدار اور بھی بڑھ گیا اور میں اُسی جگہ صبر کے ساتھ طالب دیدار بن کر تاک میں بیٹھی رہی۔ (اِس اُمید پر کہ وہ کون سا وقت ہوگا کہ دروازہ کھل جائے گا اور میں دیدار سے مُشرف ہوجاؤں گی۔

(تشریح)

اِس واکھ میں لل دید اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتی ہے۔ اُس کا تجربہ یہ ہے کہ وہ اُس پربھو کو اپنے سے باہر دیکھنے میں کوئی مطلب حاصل نہ کرسکی۔ (تیرتھ۔ اشنان۔ یگیہ تپ وغیرہ وغیرہ) اُس کے دِل سے شکوک دُور نہ ہوسکے۔ آخرکار بیرونی دُنیا سے تنگ آکر اُس نے اپنے اندر ہی پربھو کی تلاش شروع کی اور یہاں اُس کو کامیابی کے آثار نظر آئے۔ ایک متلاشی حق کو ابتدا میں تھوڑی سی کامیابی حاصل ہونے کے ساتھ سدھیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اگر سادھک نے اِن سدھیوں پر ہی اکتفا کیا، تو اُس کا زوال یقینی ہے۔ مگر لل دید کا کہنا ہے کہ اُس نے تھوڑی سی جھلک ضرور دیکھی، مگر وہ اگلے درجے پر پہنچنے کی تاک میں رہی۔ وہ

چُپ چاپ موقعے کی تلاش میں انتظار کرتی رہی - اگرچہ لَل اور اُس کے پربھو کے درمیان پردے لٹکے تھے - مگر وہ نراش نہیں ہوئی اور اُس کی دھڑتا (یقین کامل) مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی -

واکھ (۳۹)

کُس مَرہ تہٕ کَسو مارَن
مَرہ کُس تےٚ مارَن کَس
یُس ہَرہ ہَرہ ترِاوِتھ گرہ گرہ کرےٚ
اَدہ سُوئی مَرہ تےٚ مارَن تَس

ترجمہ لفظی -

ہَرہ ہَرہ ترِاوِتھ . . . . یادِ الٰہی ترک کرکے
گرہ گرہ کرےٚ . . . . گھر کے دھندوں میں پھنسا رہیگا -

ترجمہ :-

کون ہے جو مریگا - کون ہے جس کو لوگ مارینگے - کون مر جائیگا اور کِس کو ماریں گے - جو آدمی یادِ الٰہی ترک کرکے گھر کے دھندوں میں پڑکر مال و دولت جمع کرے گا' ویسا ہی شخص مارا جائیگا -

(تشریح)

لَل دِید کے بعد ایک کشمیری شاعر غنی کاشمیری نے بھی اِس خیال کو عملی جامہ پہنایا - جب وہ باہر جاتا تھا' تو گھر کا دروازہ کھُلا چھوڑ دیتا تھا اور واپسی پر گھر کے اندر داخل ہوکر اندر سے دروازے پر کنڈی چڑھاتا تھا - کسی کے پوچھنے

پر کہ اُس کا ایسا کرنے کا کیا مطلب ہے، اُس شاعر کشمیر نے جواباً کہا۔ "میرے گھر میں میرے سوا کوئی دوسری قیمتی شئے نہیں۔ اِس لئے باہر جا کر مکان کے اندر کوئی شئے موجود نہیں رہنے پاتی، تو دروازہ کھلا رکھ کر چلا جاتا ہوں۔ اِس کے برعکس جب میں بذاتِ خود مکان میں داخل ہوتا ہوں، تو میرا مکان قیمتی بن جاتا ہے۔ اِس لئے چوروں سے بچانے کے لئے اندر سے کنڈی چڑھاتا ہوں"۔

یہ واکھ لل دید کے زمانے کی طوائف الملوکی۔ گھر گھر راج۔ نفسا نفسی، خوف وہراس کی نشاندہی کرتا ہے۔

واکھ (۰۴)

آئیس تہ سید وَہی تہ گژھیہ سید وَے
سیدس ہوّل مہ کرِم کیاہ۔
بُو تس آسس آگرے ولیوے
وِدس نہ وُیندس کرِم کیاہ۔

لفظی معنی۔

سیدوُے .... سیدھے راستے
آگرے .... اِبتدائی آفرینش سے
وِیدوُی .... جانی پہچانی۔
وِد .... باخبر۔
وُد .... ہوشیار۔

ترجمہ :-

میں اس سنسار میں سیدھے راستے سے آئی اور (آلائشوں سے پاک) ایسے ہی سیدھے راستے سے اس دنیا سے کوچ کروں گی۔ بھلا (ایسی وچار والی) کو کون (غولِ راہ) ٹیڑھے راستے پر چلنے کے لئے راغب کرسکتا ہے؛ میں تو اپنے مخصوص راستے سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں روزِ ازل سے ہی اپنے پرم دیو کی پیاری رہی ہوں۔ انجان راہِ مستقیم سے بھٹک سکتا ہے، لیکن واقف کار اپنے راستے سے نہیں ہٹ سکتا ہے۔

(تشریح)

للیشوری آواگون میں یقین رکھتی تھی۔ اس لئے موجودہ جنم میں جو روحانی فضیلت اس کو حاصل ہوئی اُس میں بہت سے پچھلے جنموں کی کوشش موجودہ جنم میں ظاہر تھی۔ موجودہ پدوی میں وہ آسانی سے نہیں ڈگمگا سکتی تھی کیونکہ بہت سے پُرنرجنموں سے روحانیت کی سنگ بُنیاد مضبوط تھی۔ اُس کے اپنے پُرانے کرم ہی اُس کی روحانی عظمت کے ذمہ دار نہیں، بلکہ پرم شیو کی کرپا بھی اُس کو شاملِ حال رہی ہے، کیونکہ اس مارگ کے لئے فضلِ ربانی کا بھی اہم کردار (رول) ہوتا ہے۔

واکھ (۸۴)

لُولکہ وُٹھ کھلِتھ والینج پیشم
کوکل ژجم تہ روز سس رسیہ
بُرم تہ زاجم پانس ژٹشم
کو زانہ تمہ سیت مرہ کینہ لسیہ۔

لفظی ترجمہ :-

لُول .... پریم۔ ملنے کی زبردست خواہش
وُٹھ کھلتھ .... کھول کر

پشم ..... پیس لیا۔
کو کل ..... بُری خواہشات۔
ترشم .... چکھنا۔

ترجمہ :-

میں نے پریم کی کھرل میں دِل کو پیس ڈالا، جس سے میری بُری خواہشات مِٹ گئیں اور میں شانت تھی۔ اُس کے بعد میں نے دِل کو (تیاگ) کے آگ میں بھون ڈالا اور پھر چکھ کر اِس کا سواد دیکھا۔ اِس (عمل) سے میں کیسے جانوں کہ میں مر جاؤں گی یا زندہ رہونگی۔

(تشریح)

یہاں اِس واکھ سے لل دیدیہ بتانا چاہتی ہے کہ اُسے اپنے اِنسانی جگر (جس کو قدیم لوگ حیوانی خواہشات کا مرکز سمجھتے تھے) پریم کے کھرل میں پیس ڈالا۔ یہاں جنسی پریم نہیں، بلکہ لل دیدیہ حقیقی پریم جتلا رہی ہے۔ اِس حقیقی پریم میں (مثل پارہ کُشتہ بنا کر) اُس کی بری خواہشات کافور ہوگئے اور اُس کے دِل میں شانتی آگئی۔ مگر وہ اِس پر بھی مطمین نہ رہ سکی۔ اُس نے جگر کے یہ تمام (اُمنگوں اور ترنگوں) کو پھر سر اُٹھانے کا موقع نہ دینے کے لیئے اِن کو تیاگ کی آگ میں خاکستر بنا ڈالا۔ باوجود یہ سب کرنے کے بھی لل دیدیہ نے اِن کو چکھ کر دیکھ لیا۔ جب اُس کو مکمل یقین ہوا، کہ اِن میں کوئی جان (مٹھاس) نہیں ہے، وہ مطمین ہوگئی۔ مگر پھر بھی اُس کو یقین کامِل حاصِل نہ ہوا، آیا وہ آواگون کے چکر سے مخلصی پانے میں کامیاب ہوگی یا نہیں۔ (ایک سادھک کو دیکھنا چاہیئے، کہ روحانی مارگ پر چلنا کوئی خالہ جی کا کام نہیں)۔

....

واکھ (۴۲)

ست سنگے پوتر زوٗرم
نوٗ ستر دٕزس ترپپتھ بر
دشہ دشمی دوار پرزہ لوٗدم
الیکادشہ زندرمس کرم سے۔
دوادشہ منڈلہ دیکھ ستھ ہدوم
تریودشہ تربینی نادم کاسے۔
چتر دشہ زہ دا بھگون شمہ راوم
پوٗرنما پانتر دشہ زندرمن گوٗدم زدے
اد کوتہ بھوٗگی پان سندورم
رستہ بہ ژوزس کلہین ترآوکھ
ستیے ہا مالیہ کرم پتھین پوٗزا۔

لفظی معنی:-

ست سنگ . . . . . گیانی انسانوں کی صحبت کرنا۔
پوتر . . . . . . (دَرَب گھاس) گھاس کا چھلا پہن کر ھندو لوگ مذہبی
تقریب یا پوجا شروع کرتے ہیں۔
نو . . . . نئے یا نوٗ (۹)
ستر . . . . . اُمیدیں۔
ترپپتھ بر . . . جسم کے حواس خمسہ کے دروازے بند کر کے یعنی آنکھیں
کان، وغیرہ بند کئے۔
لے کرنا . . . . . اپنی طرف راغب کرنا۔
دیکھ . . . . . دشائیں - اطراف۔
تربینی . . . . . تین دریاؤں کا سنگم۔

شمہ رُودُم .... تیغے ہیں ۔
سنہُ درُم .... نہ کاوٹ دُور کر کے ۔
کلپن ...... ٹکڑوں سے خالی ۔

ترجمہ :-

اپنا روحانی سفر بیان کرتے ہوئے للیشوری فرماتی ہے کہ اس راہ پر گامزن ہو کر پہلے پہل اُس نے ست سنگ سے ابتدا کی ۔ پھر دِل کی مرکوزیت اور یکسوئیت پیدا کرنے کے لیے اُس نے نویں دِن جسم کے نو (۹) دروازے بند کر دیے پھر دسویں دِن کو اُس نے اپنے وجود کا درون روشن کیا ۔ ایکادشی کو کاسئہ سَر میں چندرماں پر دھیان مرکوز کیا اور دُوادشی (بارھویں دِن) کو کائنات اور اُس کے اطراف اپنے نظروں میں سمیٹ لیے ۔ تریودشی (تیرھویں دِن) اُس نے (کنڈلنی، کو بھوؤں کی درمیانی جگہ (تربینی) پر سنکلپ اور ویکلپ یعنی (PAIRS) اپنے من سے دُور کر دیئے ۔ چونزدشی (چودھویں دِن) میں چودان عالموں پر محیط کُل ہو گئی اور اگلا سفر جاری رکھتے ہوئے (پُورنماشی) کو پندرھویں دِن جب آسمان پر ماہ کامل ضو فشانی کرتا ہے ۔ اُس کے کاسہِ سَر میں چندرماں شان و شوکت کے ساتھ طلوع ہوا ۔ یہی شموَدرشن یا عین الیقین کہلایا جاتا ہے ۔ (اِس جگہ پر ہی شاغل ایک روشنی کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا ہے ۔ اُس کا باہر کا جسم مثلاً ٹانگیں بازو اکڑ جاتے ہیں مگر اندر سے شاغل وہ خوشی حاصل کرتا ہے، جس کا قلمبند کرنا مشکل ہے ۔

یہ سفر چونکہ نہکاوٹ کا حامل ہوتا ہے (نہکاوٹ ابتدائی شغل میں ہوتی ہے) ریاضت کرنے سے شاغل اِس عمل کا عادی بن جاتا ہے، جیسے سوامی رام کرشن پرمہنس کو ہوا تھا ۔ تو اگر وہ کوسادھک واپسی سفر شروع کر کے دُنیا کیلیے جاگرت ہو جاتا ہے ۔ لَل کا فرمانا ہے کہ میری دراصل یہی پُوجا تھی ۔ لوگ اُس کو بُت پرستی ہی کیوں نہ کہہ دیں ۔

(تشریح)

اِس وژن کے ساتھ ایک روایت وابستہ ہے ۔ کہتے ہیں کہ للیشوری ایک

دِن اَپنے گرُو سِدھ بابُو کے پاس چلی گئی، جو اُس وقت پوُجا میں مشغول تھے۔ چونکہ لل دید دِلوں کا حال جانتی تھی، وہ بھانپ گئی کہ گورو مہاراج نندہ مرگ کے چراگاہ میں اپنی گھوڑی کی فکر میں ہے۔ حقیقتاً سِدھ بابوُ اُسی سوچ میں تھا۔ وہ شرمندہ ہوا اور للیشوری کے پاس چلا آیا۔ للیشوری نے اُس کو اصلی پوجا یوں سکھائی۔

(Weight lessness)

ایک کمرے میں جاکر للیشوری نے اپنا وزن نفی میں تبدیل کر دیا اور پھر مٹی کے بنے ہوئے کچے ٹاکوؤں کے درمیان کھڑی رہی۔ ایک ٹاکو سِر پر اور دوسرا پاؤں کے نیچے رکھا۔ گورُو سے کہا کہ وہ پندراں دِن کے بعد پھر کمرے کا دروازہ کھول دے۔ مقررہ وقت پر جب گورُو مہاراج کمرے میں آئے، تو دیکھا کہ دونوں ٹاکو ایک دوسرے پر پیوست ہو گئے تھے۔ ٹاکوؤں کے درمیان جھانک کر گورُو مہاراج نے دیکھا کہ وہاں پارے کی طرح ایک قطرہ جھلمل جھلمل کرتا ہوا دِکھائی دے رہا تھا۔ ٹاکوؤں کو حسبِ سابق رکھکر سِدھ بابوُ نے دروازے پر پھر قفل چڑھایا اور پندراں دِن کے بعد کمرے میں للیشوری مکمل جسمانی لباس میں کھڑی تھی۔ گورو مہاراج اب سمجھ گئے کہ حقیقی پوُجا کیا ہوتی ہے۔ گورُو نے اپنے چیلے کے سامنے زانوئے ادب تہ کیئے اور للیشوری سے اپنے آپ کو یوگ بل میں دوسرے درجہ پر سمجھنے لگا۔

ـــ ۰ ـــ

برہم پنڈ

(مُتلاشی حق کا رُوحانی سفر اور سات منازل کا نقشہ -)

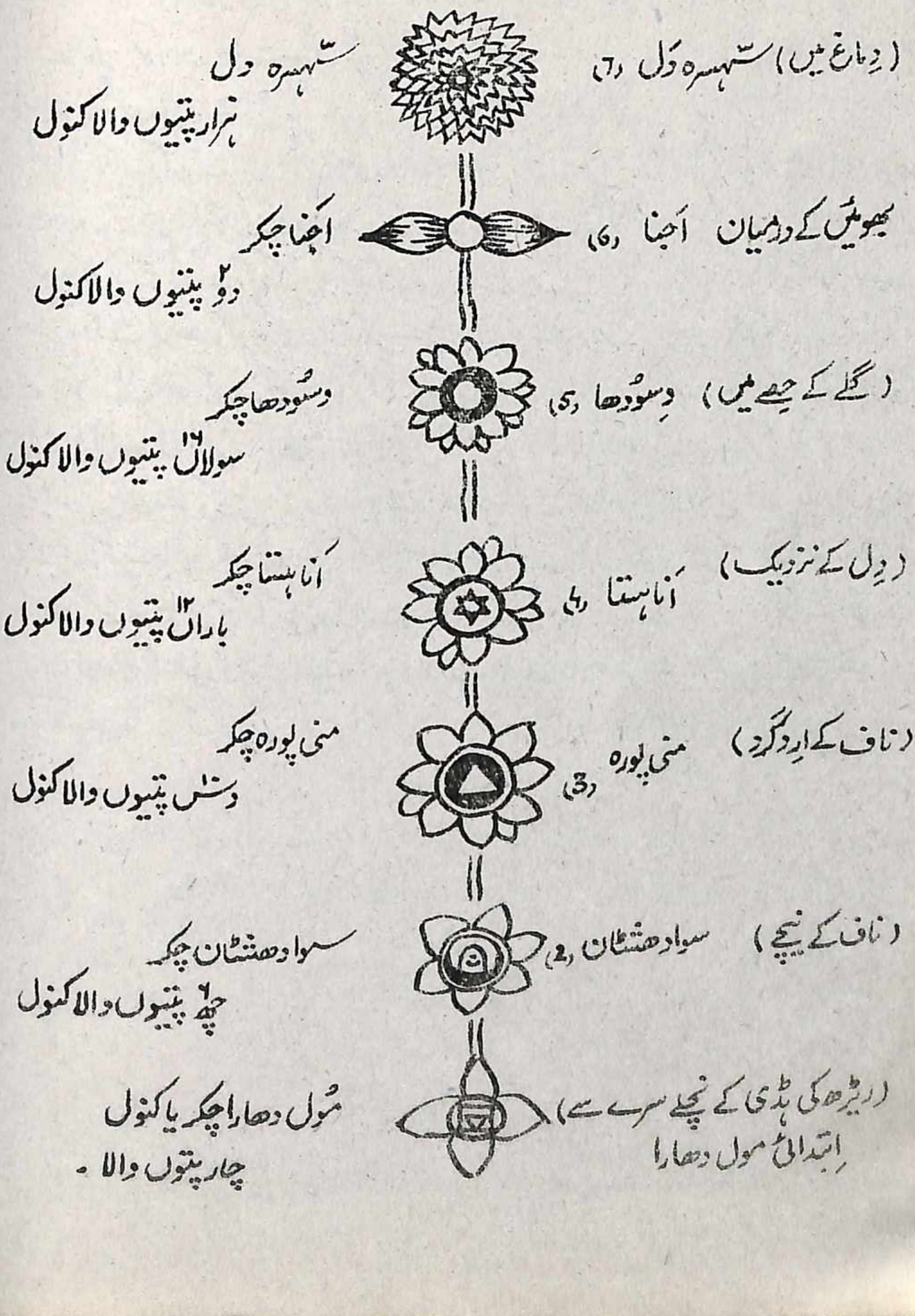

واکھ (۴۳)

لَل بُہ دراٰیس کپسہِ پُوشہ سَنٛزرٛی
کاڑی تہ دُونی کرنم یٔژھ گٔتھ
تنیہٕ یٔیلہ کھاڑنم زاوِجہ تیمبہٕ ...... تانٛژرٛی
وُوِرہ دانی گیمہ الانٛزرٛی لنٛتھ

(ب)

دُولی یٔیلہ چھاونس دُوبی کنہِ پیٹھِ
سنٛزر تہٕ صابن مژھنم یژرٕ
سنٛزرٛی یٔیلہ پھرنم ہنی ہنی کانٛژرٛی
اَدہ لَلہ مہ پراوم پرمہ گتھ۔

لفظی معنی :۔

کپسہ پوشہ سنٛزرٛی ...... کپاس کے پھول کی اُمید میں۔
کاڑ تہ دُونی ...... پیلنے والا اور دُھنیا۔
گتھ ...... حالت
تانٛژہ ...... تاگے کی وہین (باریک) تار بیار کاتنے والی عورت)۔
وُورہ دانہٕ ...... بننے والے کا کرگھا۔
ہنہٕ ہنہٕ ...... ہر حصے میں۔
کانٛژرٛی ...... قینچی۔ مقراض۔
پرمہ گتھ ...... واصلِ حق۔ نِروان پد۔

ترجمہ :۔

میں کپاس کے پھول کے مانند کھل جانے کی اُمید میں اِس (گوناگون رنگ والے) دُنیا میں آئی تاکہ ایک عام اِنسان کی طرح دُنیا کے لذات کا حظ اُٹھاؤں۔

مگر میری تقدیر میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ اِسی لئے میری پہلی ملاقات بیلنے والے سے ہوئی، جس نے چرخی پر چڑھا کر میرے ریشے اور بنولے علیحدہ کر دیئے۔ اِس کے بعد ندّاف سے ملاقات ہوئی، جس نے اپنی دھنکی سے (میرے وجود کے ریشے ریشے تک علیحدہ کر کے (کپاس کا گولا) بنا کر کاتنے والی کے سپرد کیا۔ جس نے مجھے باریک دھاگے میں تبدیل کر کے بافندے نے تانا بانا بنایا اور اُس نے (بننے کے لئے) اپنے کرگھے پر اُلٹے پاؤں لٹکا دیا۔

للیشوری کا سفر یہاں ہی ختم نہیں ہوا بلکہ اگلا سفر دوسرے واکھ میں یوں بیان کیا ہے۔

(بافندے سے کپڑے کی شکل پا کر) میں دھوبی کے ہاتھ پہنچی، جس نے مجھے صابن اور سجّی خوب مل مل کر مجھے پتھر پر (بے دردی) کے ساتھ بار بار ٹپک دیا، جس سے میرا میلاپن جاتا رہا اور میرے تن اور من نے اُجلاپن حاصل کیا۔ پھر درزی کے ہاتھ لگی، جس نے اپنی تیز قینچی میرے ہر عضو پر پھیر کر مجھے ٹکڑوں میں کاٹ دیا اور پھر ایک جامے کی صورت دے دی تاکہ کسی کے پہننے کے قابل بن جاؤں اور کسی کے کام آسکوں۔ اِن تمام منزلوں سے (جو صبر۔ مصائب۔ امتحان۔ قوت برداشت۔ جدوجہد۔ پر مشتمل تھے) پوری طرح پار اُتری اور پرم پد کو حاصل کیا یعنی نروان مِلا)۔

اِس واکھ کی تشریح ایک باکمال یوگی ہی کر سکتا ہے، جو اِس راہ کا واقف ہو۔ خیر لل دید کا یہ روحانی سفر مختلف مدارج ظاہر کرتا ہے، جو للیشوری نے اِستعارات اور تشبیہات سے کام لے کر ظاہر کیا ہے۔

کپاس کے پھول کے ڈوڈے سے علیحدہ ہونا۔ ماں کے پیٹ سے علیحدگی یا جنم پانا۔

بنولے .... کرم پھلوں کا بیج۔

دھوبی .... ابتدائی گورو جو سادھک کو کسی راستے پر چلاوے۔

صابن نیز سجّی .... دونوں چیزیں کپڑے کی غلاظت دور کرتے ہیں، یہاں تعلیم۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ۔

ست سنگ - دھیان وغیرہ مُراد ہے۔

درزی - پرم گرُو .... وہ مُرشد جو اِس سڑک پر خود چلا ہو۔
سفر کے اُتار چڑھاؤ سے مکمل واقف ہو۔
ذاتی تجربہ رکھتا ہو۔

قینچی .... خود شناسی - ادھیاتم گیان - ابھیاس۔

پھولوں میں للیشوری نے کپاس کا پھول اِس لئے چُن لیا ہے کیونکہ دیگر اقسام کے پھول مرجھا کر کسی کام کے نہیں رہتے۔ مگر کپاس کے پھول کے جب پتیاں گرتی ہیں، تو ایک ڈوڈہ ظاہر ہوتا ہے، جس سے کپاس نکلتی ہے اور یہاں سے ہی کپڑے کی سرگزشت شروع ہوتی ہے۔ اِن واکھوں میں لل دید کا یہ کہنا ہے کہ روحانی سفر پھولوں کی سیج نہیں بلکہ یہ کٹھنائیوں سے پُر ہے۔ قدم قدم پر رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ مگر مصمم اِرادہ اور اٹل وشواس سے سب مشکلات پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے اور آخر کار کامیابی انسان کے پاؤں چوم لیتی ہے۔

باب پنجم

دیدار حق
یا
شیو درشن

واکھ (۴۴)

ہرہ ورہ کُرمس دمن ہالے پرزلیوم دیچھ تے نینم ذاتھ
اَنادریم پرکاش نبر ژھٹم گٹہ روٹم تہ کرمس تھچھ۔

لفظی معنی :-

دمہ دمہ .... ہولے ہولے، آہستہ آہستہ۔ لفظ دما دم سے دمہ دمہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔

دمن ہالے .... لوہار کی دھونکنی۔ یہاں گلے کے نرخرے سے مُراد ہے۔
پروفیسر حاجنی نے دمن آیہ لکھا ہے۔

پرزلیوم .... چمک اُٹھا۔

گنڈ .... گھپ اندھیرا۔ یہاں جہالت (نہ جاننے) کا اندھیرا مطلب ہے۔
گنڈ جسم کو بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ :-

میں آہستہ آہستہ پرانایام (حبسِ نفس) کی مشق کرتی رہی۔ اِس مسلسل اور بلاناغہ ریاضت (مشق) سے میرا شمع عرفان چمک اٹھا (یا خود شناسی حاصل ہوئی)۔ اِس طرح مجھ پر اصلیت کا راز کھل گیا۔ تب میں اندرونی روشنی باہر بکھیرتی رہی۔ اِس مسلسل ریاضت سے میں نے اپنے وجود میں پرم اشیو کو یوں پکڑ لیا، جیسے اندھیرے میں کسی غیر کو پکڑ لے۔ میں نے اُس کو تھام رکھا اور ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ (اگیان کے اندھیرے میں اچانک اپنے وجود میں دیکھ لیا۔)

(تشریح)

یہاں پھیپھڑوں کو لوہار کی دھونکنی سے مشابہت دی گئی ہے، جن میں گلے کے نرخرے سے ہوا داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے۔ اِس دھونکنی سے لوہار اپنی بھٹی میں لوہے کو تپا کر سُرخ بنا دیتا ہے، جس سے اِردگرد کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی پرانایام سے

ریاض سے اِنسان کی اندرونی (تاریکی) روشنی میں تبدیل ہوتی ہے اور آس پاس کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ اِس قسم کے ریاض کے بارے میں یہ فارسی کے دو شعر ملاحظہ ہوں۔

دَم بدم - دم را غنیمت داں و ہمدم شو بدم

واقف دَم باش دم را ہیچ دَم بے جا مدم

ترجمہ :- ہر وقت اپنے سانس کو غنیمت جان اور اُس پر دھیان مرکوز کر۔ سانس کے اُتار چڑھاؤ سے واقف ہو جا اور سانس کو رائیگاں نہ ہونے دے۔ اِنسان دِن رات 21,600 سانس لیتا ہے، جس کے نِصف نیند میں اور باقی کاروبار میں ختم ہوتے ہیں۔

واکھ (۴۵)

اکوُے اوُمکار یُس نابھ دَرے
کمبھے برہمانڈس سَتم گرے
اَکھ سوُٹے منتر ژِتس کرے
تس ساس منتر کیاہ کرے

لفظی ترجمہ :-

یُس .... جو

نابھ .... ناف جہاں ناڑیوں کا سنگھم ہے۔

دَرے .... ٹھہر جائے۔ مستحکم ہو جائے۔

کمبھے .... پرانایام کے تین پہلو ہیں۔ سانس اندر لینا۔ روکنا اور باہر نکالنا۔

کمبھک، سانس کے روکنے کو کہتے ہیں۔

برہمانڈس .... کائینات کو بھی کہتے ہیں - یہاں برہمہ رندرے سے مطلب ہے -

سم .... کدل یا پل

گرے .... بنا دے -

ترجمہ :-

جو سادھک (عامل) ناپھستان کی جگہ خیال ٹھہرا کر کمبھک کرے اور پھر وہاں خیال مرکوز کرنے کے بعد پراتوں کو منی پور کھا چکر سے (ناف سے) ہوتے ہوئے (کاشہ سر) میں برہم رندرے (سہسرہ دل - ہزار پنکھڑیوں والا کنول) میں پوہنچا دے، ایسے عاملوں کو اور ہزاروں منتر کچھ زیادہ چمتکار دکھا نہیں پائینگے - عارفوں کا یہی آخری منزل ہے - (پیچھے نقشہ کو ملاحظ فرمایئے) صفحہ نمبر (۸۴)

(تشریح)

اومکار (اسم اعظم) سے وابستہ اور چند واکھ لل دیدی کے ساتھ منسوب کیے گئے ہیں، جو میں من وعن ناظرین کے لیئے درج کر رہا ہوں -

(الف)

اکوئے اومکار آچھر پرم
سُوی ہا مالہ رٹم ونِدس منز
سُوی ہا مالہ کنی پیٹھ گرم تہ ژرم
آسس ساس تہ سپنس سُون -

(ب)

اومکار ییلہ لیہ اُو سُم ، وُہی کرم پُنن پان
شہ وتھ تراوتھ ست مارگ رٹم
تیلہ لل بہ واژس پرکاشتھان

(ج) دمہ دمہ مَن اومکار پرنا نووم
پانے بُے پران تہ پانے بُے بوزان
ستو ہیم پدس آہم گوہم
تیلہ لَل بہ واتس پرکاشتھان

(د)
اومکار شہر کیول زونم۔
شبد۔سروپ۔دیپ۔رس گندھ ہیتھ۔
آتمہ سروپ شہ پانے اوسم
پرمہ تت زودم شیرس پیٹھ۔

(ر)
اومئ چھو پتہ وکھتھ اومئ چھو سُرن
اومئ چھو اپدیش اپرزان
اومئ پیرن اومئ سرن۔
اومس سیت چھئی زانی زان

واکھ (۴۶)

انا ہتھکو سو ریچھ شنیاے
یس ناو نہ ورن نہ گتھر تہ ریچھ
اہم دِمرشہ ناد بندس ون
سوئے دیو اشوار پیٹھ چیڈس

لفظی معنی :-

اناہتھ کو .... اُمرکار کا۔

سو ریپڑ .... موہنی صورت۔

شُنیاے .... لامحدودیت - خلا۔

وِمرشہ .... مرکوز کرے انوبچ لے۔

ناوہ بندے .... ناد - آواز - بندو - نقطہ۔

سئے .... وُہی۔

اشُووار .... گھوڑسوار

چیڈیس .... سوار ہوگا۔

ترجمہ :-

اِسم اعظم اُوم شبد کی اٹل آواز (جو ایک دفعہ زبان سے نکالکر وایو منڈل میں گھومتی رہتی ہے) خلاء کی لامحدودیت اُس کا مسکن ہے یعنی لامکان ہے۔ اُس کا کوئی نام نہیں - رنگ نہیں - ذات نہیں اور نرآکار ہے۔ جس کے بارے میں تحقیق کے بعد پتہ چلا ہے کہ وہ آواز (اُوم کی) اور نقطہ (بندو) کا ہی عکس معکوس ہے۔ وہی دراصل وہ دیو ہے جو اس شِوتتوُ کے گھوڑے پر ایک شاہسوار کی طرح سوار ہوسکتا ہے۔

(تشریح)

اِنسان کے سوکھشم شریر میں ایک روشن نقطہ (بندُو) ہے جو پاراشکتی سے ناد سے گھِرا ہوا ہے۔ اُوم کے بلا ناغہ جاپ سے یہ نقطہ چمکتا ہے اور من کی استغراقیت یا محویت سے پاراشکتی (جو مانند سانپ کنڈلی مارے بیٹھی ہوتی ہے) جاگ اُٹھتی ہے۔ ایسے وقت پر شاغل زمین سے ۵ فٹ کے قریب ہوا میں اُٹھتا ہے۔ بعضوں کا تجربہ ہے کہ اُس وقت کانوں میں گونجنے والی آواز سنائی دیتی ہے۔

واکھ (۴۷)

دَیِشہ آیس دَشِس دَیِشہ ژٕلِتھ
ژٕلِتھ ژُٹُم شُیٖنہ ادہ واد
شِوے ڈُیُٹھُم شایہ مِیلِتھ
شہ تہ ترٕہ تُرُپَرمس تہٕ شِوی دراو

لفظی امعنی :-

دَشہ دیشہ .... دس اطراف .... چار کونے + چار اطراف + ایک اُوپر اور ایک نیچے۔

ژُٹُم شُنیہٕ .... خلاء کو پار کیا۔

شہ تہ ترٕے .... چھ + تین = نو دروازے۔

کان۔ آنکھ۔ منہ۔ ناک۔ بول و براز۔
قوت لمس، زبان۔ من = نو (۹) دروازے۔

تُرُپرمس .... بند کر دیئے۔

ترجمہ :-

دسَں دشاؤں سے گھوم کر میں اپنے دیش (وجود میں آئی) تمام رکاوٹوں کو پھاند کر مثل طوفان خلاء کو چھید کر کے (یوگ ابھیاس کے ذریعے) آگے بڑھی۔ وہاں میں نے شیو ہی شیو کو دیکھا جو سَروِیاپک ہو کر ہر طرف مسلط تھا۔ میں نے اپنے جسم کے نو (۹) دروازے پُوری طرح بند کر لئے۔ وہاں بجز شیو کے کچھ نہیں نکلا۔

(تشریح)

بُدھ مت کا قول ہے کہ الشور خلاء کے پار ہے اور اُس سے آگے کچھ نہیں۔ مگر لل دید کا کہنا ہے کہ اُس نے خلاء کو مثل طوفان پار کر کے شیو ہی شیو دیکھا۔ یعنی خلاء

سے پار خدا کا ظہور تائم ہے۔ اِتنا ہی نہیں، لل دید مزید کہتی ہے کہ یہی ظہور ہمارے جسم کے اندر جلوہ گر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک اِنسان اپنے جسم کے نو (۹) دروازے مکمل طور بند کرلے اور پھر حقیقت کا مشاہدہ کرے۔

اِس سلسلے میں ایک فارسی شعر بھی ملاحظہ ہو۔

چشم بند و گوش بند و لب به بند
گر نہ بینی نورِ حق بر مَن بخندِ بخندِ

ترجمہ:- آنکھ - کان اور زبان کو بند کرلے۔ نُور حق بے شک نظر آئیگا۔ مت رکھ گمان۔

واکھ (۴۸)

آسی آس تے آسی آسو
آسی دُور کر پتہ وَتھ
شیوس سُوره نہ زیون تہ مرن
روَس سُور نہ اتہ گتھ

لفظی ترجمہ:-

آسی ۔۔۔۔۔۔ ہم
آس ۔۔۔۔۔۔ تھے۔
آسو ۔۔۔۔۔۔ ہوں گے۔
شیوس ۔۔۔۔۔۔ جسم۔ جیو
روَس ۔۔۔۔۔۔ سُور یہ -(آتما)- جیوآتما (بشکل رو)

یہ اِس کا اَبدی سلسلہ بدستور قائم ہے۔ ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم کو دھارن کرتا ہے۔

ترجمہ :-

ہم ہی یہاں تھے، ہم ہی یہاں مستقبل میں بدستور رہینگے۔ ہم ہی تھے جنہوں نے اول سے آخیر تک یہاں دور حکومت قائیم رکھا۔ جسم کا فنا ہونا، پھر پیدا ہونا، مثل طلوع آفتاب و غروب آفتاب ازل سے ہی جاری رہا ہے اور آگے بھی ایسا ہی آنا جانا قایم رہے گا۔

(تشریح)

شمس تبریزی کے یہ چند شعر بھی ملاحظہ ہوں۔

اے عاشقاں اے عاشقاں من عاشق دیرینہ ام
اے صادقاں اے صادقاں من عاشق دیرینہ ام
چندیں ہزاراں سال شد تا قالیم را ساختم
این قالب جزوی مبین من عاشق دیرینہ ام۔
عالم نہ بود و من بدم۔ آدم نہ بود و من بدم
این دم بنود و من بدم۔ من عاشق دیرینہ ام۔

ناظرین کو اچھی طرح دیکھنا چاہئے جیسا کہ میں دیباچہ میں کہہ چکا ہوں کہ چونکہ منبع ایک ہے۔ اسی لئے وہاں سے نکلی ہوئی دھاریں بھی یکساں ہیں۔ عارف صوفی، یوگی پر جب الہام ہوتا ہے، تو وہ باوجود مختلف مذاہب زمین و زباں ہونے کے بھی ایک ہی بات کہتے ہیں۔ ان کے خیالات میں یکسانیت، یگانگت اور ہم آہنگی عام ہوتی ہے۔ جہاں ایسا نہیں سمجھو وہ اصلی مقام سے بہت دور رہے ہیں۔

....

واکھ (۴۹)

پانسس لاگتھ رُوزکھ میہ ژٔے
میہ ژٔے ژھانڈان لُوسُم دۄہ
پانس منز ییلہ ڈیُوٹھُکھ ژٔے
میہ ژٔ تہ پانس دیُوتم ژھۄہ

ترجمہ :-

مجھ سے چھُپے رہنے کے لیے تم نے اپنے اُوپر (مایا روپی) پردہ اوڑھ رکھا ہے۔ تمہاری تلاش کرتے کرتے میرے بہت سے دِن بیت گئے (ضایع ہوئے) آخر کار میں نے تم کو اپنے آپ میں ہی پالیا۔ جبھی مجھ پر مستی کی حالت چھا گئی ہے اور (اس طرح) میں تمہارے ساتھ جھومتی اور اٹکھیلیاں کرتی ہوں۔

(تشریح)

اپنے آپ کو ذاتِ مطلق سے علیحدہ جان کر للہ نے اپنے دِن بے فایدہ گنوا دیئے۔ اور جس وقت اُس نے پرمیشور کو اپنے اندر ہی پایا، تو اُس کی خوشی کی انتہا ہی نہیں رہی۔ اُس پر کیفیتِ وجدانی طاری ہوگئی، کیونکہ وہ واصل حق ہوکر اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہوگئی۔ اُس کی ریاضت کا بس مقصد اِسی قدر تھا۔

لفظ "ژٔ" کا استعمال دیکھکر شاعرہ کو داد دیجئے، جس کو اپنے فن پر اس قدر عبور حاصل تھا۔

...

واکھ (۵۰)

ژَتَہ نا بُوٗ نا دَھیے نا دھیان
گوٗ پانے سَرؤکرَی مَشتھِ
اَنیو ڈُلُو ٹھُکھ گینتھ نا الوے
گگے سَتھ لیہٗ پرپَشتھِ

لفظی ترجمہ :-

ژَہ نا . . . . . . نہ تو ۔
بُوٗ نا . . . . . . ناہی میں ۔
سَرؤکرَی . . . . . . سب کام کرنیوالا، خالقِ کُل ۔
مَشتھِ . . . . . . بھول جانا ۔
اَنیو . . . . . . اندھے یا بیوقوفوں نے ۔
سَتھ . . . . . . صداقت، ست زَن، اِنسان صادِق ۔
پَر . . . . . . اَجنبی ۔
پَشتھِ . . . . . . دیکھ کر ۔

ترجمہ :-

یہاں نا ہی تو ہے، نا میں ہی ہوں ۔ یہاں دھیان میں لانیوالی کوئی شئے بھی نہیں ۔ (عجیب بات ہے) کہ یہاں خالقِ کُل بھی عالم بے خودی میں گم ہے ۔ بے بصیرت انسانوں سے آپکے اِس دِچتر کھیل کا کیا سمجھاؤ ہو سکتا ہے ۔ وہ یہ کھیل سمجھنے سے قاصر ہیں ۔ مگر جب ست زَن (صادق) ذاتِ الٰہی کی اصلیت سے محرم ہو گئے تو یہ پرکرَتی (کائینات) اُن کے نظروں سے اُوجھل یا عدم بن کر رہتا ہے ۔ اِسی طرح سے وہ نجات پاکر ذاتِ پاک سے مِل کر ابدی مقام حاصل کرتے ہیں ۔

واکھ (۱۱۵)

شہ وَن ژٹھتھ شیش کل وزم
پرکرتھ ہتو ہنزم پَوَنہ سیتی
لولہ کہ نارہ واٹلنج بُزم
شنکر لبم تمی سیتی ۔

لفظی ترجمہ :۔

شَشہ وَن ۔۔۔۔۔ چھ جنگل
ششں کل ۔۔۔۔۔۔ آنند سروپ ۔ امرت ۔ آبحیات ۔
پرکرتھ ۔۔۔۔۔۔ پرکرتی
ہُونہزم ۔۔۔۔۔۔ جب کوئی چیز سوکھ سمٹ جائے، اُس کو ہونہزن سمجھو ۔
واٹلنج ۔۔۔۔۔۔ کلیجہ ۔۔۔ نفسانی خواہشات کا سرچشمہ کلیجہ سمجھا جاتا ہے ۔

ترجمہ :۔

میں نے چھ چکر (کنول) پار کئے (یعنی کنڈلی کو اُجاگر کر کے چھ چکروں سے ہوتے ہوئے ساتویں گھر (سہسرہ دل) میں داخل کر دی، تو سہسرہ دل سے اَمرت ٹپکنے لگا ۔ میں نے پرکرتی (Material World) کو ابھیاس سے بھسم کر ڈالا ۔ اتنا ہی نہیں ۔ میں نے پریم کی آگ سے اپنے کلیجے کو بھون ڈالا یعنی خواہشات کا خاتمہ کر دیا ۔ یہی ایک عمل ہے، جس سے میں نے خدائے برتر کو پایا اور یوں واصل حق ہوئی ۔ دیکھئے نقشہ صفحہ نمبر: (۸۴)

واکھ (۵۲)

اُمکار بیلہ لیہَ اُنم
ژہی کرُم پُنن پان
شَہ وتھ ترادتھ ستھ مارگ رُٹم
تیلہ لل بہ وآترس پرکاشتھان ۔

لفظی معنی :

لیہ اُونم . . . . جب میں اِس جاپ کی عادی بن گئی ۔
ژہی کرُم . . . . دھمکتا ہوا انگارہ بنا دِیا ۔
شہَ وتھ . . . . چھ بھومکائیں ۔ چھ چکر یا چھ کنول ۔
ستتھ مارگ . . . . . ساتواں راستہ یعنی ساتواں کنول (سہسرہ دل)

ترجمہ :-

جب میں اُوم شبدھ کے جاپ کی عادی بن گئی اور اپنے جسم کی سدھ بدھ تک کھو بیٹھی ۔ پھر میں نے چکر ۱ سے چکر ۶ تک پوہنچ کر دم لیا ۔ یہ آخری چکر ہی میرا منزل مقصود تھا ۔ یہ چکر پار کر کے فضیلت کے مقام پر پوہنچ گئی ۔ یہاں میں خود روشنی کا شعلہ بن کر اُس ازلی روشنی کے بھنڈار کے ساتھ مِل کر ایک ہو گئی ۔

شہ وتھ کے لئے نقشہ صفحہ ۸۴ پر ملاحظہ کیجیے ۔

(تشریح)

" پرلو " یا " اوم کار " " اوم " " آخرالذکر " اوم " لفظ کو میں رٹتی رہی ہی نہیں بلکہ اِسس کی فضیلت اور معنی کا اُچارن کرتی رہی ۔ اِسس بلا ناغہ اور پیہم عمل سے میرا جسم روشنی کا بھنڈار بن گیا ۔ یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ میں کا تناتہ بدن سے بے خبر ہو گئی (یعنی شعور سے لاشعور میں قدم رکھا) ۔ چھ منزلیں پار کر کے میں نے ساتویں

منزل میں قدم رکھا یعنی سہسرہ دل میں پہنچ گئی، جہاں شیو اور شکتی کا ملاپ ہوتا ہے، جہاں پرکرتی اور پرش ایک ہو جاتے ہیں اور سادھک (یوں سمجھو) ایک پرماتما کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک معمولی روشنی کی چنگاری ایک بڑے روشنی کے الاؤ سے جا ملتی ہے۔ اس کو جیون مکتی کہتے ہیں اور سادھک آواگون اور کال چکر سے خلاصی پا لیتا ہے۔

دوسرا معنی:-

رشہ وبتھ ..... چھ راستے۔ ترکا ورش کے رو سے ورن۔ منتر۔ پد۔ کلا۔ تتو۔ بھوانا۔ ستھ مارگ۔ سمجھو اوپائے کے رو سے ان کٹھن سادھناؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ لل دید نے یہی مارگ اپنایا ہے۔

واکھ (۵۴)

شیو دا کیشو دا زن دا .... جن

کمہ لزہ ناتھہ نام واُرن یوٗ۔

مۂ ابلہ کاستن بوہ رز

سۂ دا ستہ دا سۂ داسو۔

لفظی معنی:-

کیشو .... وشنو

زن .... جن یا گوتم بدھ

کمہ لزہ ناتھہ ...... کنول سے پیدا ہوا، برہماجی

ابلہ .... کمزور، ناتوان۔

بوہ رز .... دنیاوی مصیبتیں۔

ستہ دا .... وہ ہو یا یہ ہو۔

ترجمہ :-

پرم شِو ہو، کیشو ہو یا گوتم بدھ ۔ وہ کنول سے پیدا ہوا برہما ہو، یا اور کچھ (اُس پربھو کا کسی نام سے جاپ کرو) میری خواہش بس ایک ہے کہ وہ مجھے اِس دُنیا کی مصیبتوں سے (آواگون کی پھانسی) سے چھٹکارا دے ۔ یہ مُدعا زیرِ نظر رکھ کر پرم شِو کو کسی نام سے یاد کیجئے کوئی فرق نہیں پڑیگا ۔ اللہ اور اُوم میں کوئی فرق نہیں ۔ دونوں ایک ہی مطلب ظاہر کرتے ہیں ۔

(تشریح)

للیشوری کا یہاں مطلب ہے کہ پرمیشور کو کسی نام سے پکارو، چنتن کرو، ریاضت کرو ۔ نام مختلف کیوں نہ ہو، مطلب تو ایک ہی ہے ۔ جس قسم کا وہ نام رکھتا ہو ۔ میری یہی دِلی تمنا ہے کہ وہ مجھے دُنیا کے دھندوں سے آزاد کر دے اور پرم گتی عطا کرے ۔ وہ یہ ہو ۔ وہ ہو یا اور کچھ ہو ۔ (وہ دراصل ایک ہی حقیقت ہے اگرچہ اُس کے بہت سے نام ہیں) ۔

واکھ (۵۴)

ژَیٚ دِیو گرٛس تہٕ دھَرتی سَرزکھ
ژےیٚ دِیوہ وٕیتھہٕ کرنسرن پران
ژے دِیو تھٕہنہ روستوی ژُزکھ
کُس زانیٚ دِیوہ ژُون پرمان ۔

لفظی ترجمہ :-

دِیو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پرماتما

گرٛس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو کچھ گھڑا گیا ہو ۔ کائنات ۔

سرزکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سرو دیاپک ہوتے ہوئے جانتا ہے ۔

پرمان .... اعلیٰ رتبہ
بھٹھنہ دوستھوی ...... بغیر آواز کے ۔

ترجمہ :-

ہے پرمیشور ، یہ آپ ہی ہیں جو تمام ارض و سما میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

ہے پربھو ، تم ہی ہو ، جس نے (بے جان) ہڈیوں کے پنجروں میں رُوح پھونک کر جان بخش دی ہے ۔

ہے پرماتما ! اِس جگت میں (جو دراصل بے آواز ہے) میں آپ کی ہی آواز گونج رہی ہے ۔

ہے ذات باری ! تمہاری اِس مایا کو جس کا آغاز اور انجام کسی کو معلوم نہیں ۔ تمہارے صفات کو کون گن سکتا ہے ؟

(تشریح)

مرحوم نند لال طالب نے اِس کو شعروں کا جامہ پہنایا ہے ، جو یوں ہے ۔

یارب کہوں میں کیا ہے شانِ جلال تیری
مجھ سے بیان کیا ہو ہے کیا مجال میری
عالم میں تو ہے چھایا ہر چیز میں سمایا
بخشی حیات تو نے طالب کے ہر بشر کو
تیری ہی گونج ساری ہے بے صدا جہاں میں
سبحان تیری قدرت کا ہے کہیں ٹھکانا ؟

...

واکھ (۵۵)

زِتہ تُرگ وِگہ ہیچھ رُوٹِم
ژ ہیچھ مِلہ وِہیچھ دَشہ ناڑ داد
توے شِش کل وِگلِتھ وُزِتھم
شُونیُس شُنیاہ میلتھ گو۔

لفظی معنی:-

زِتہ تُرگ ..... من کا گھوڑا۔
وِگہ ہیچھ ..... قابو میں کر کے۔
ناڑ .... ناڑیاں یا رگیں۔
شیشہ کل ..... امرت آبحیات۔
دلیگلیتھ ...... گھل کر۔
دش ناڑ ... دس ناڑیاں جو ناف کے مرکز پر گتھی بنا کے ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

ترجمہ:-

جب میں نے لیتا ٹھی ہوش وحواس چیت کے چنچل گھوڑے پر قابو پا لیا، یعنی اس کے خواہشات مٹا کر اس کو رام کیا اور بسیار کوشش کے بعد دس ناڑیوں میں چلنے والے نفس (پران اپان) پر قدرت حاصل کی۔ اس طرح سہسرہ دل میں جائے قیام پاکر کا سہ سر سے آبحیات ٹپکنے لگا، جو آہستہ آہستہ تمام جسم میں تحلیل ہوا۔ اس طریقہ عبادت سے بیرونی دنیا میرے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی اور میری ذات خالص خلاء (شونیہ) بن کر رہ گئی، جو آخر کار اس شونیہ روپی پرم دیو کے ساتھ مل کر ایک ہو گئی اور میری اپنی کوئی علیحدہ ذات رہنے نہ پائی۔

واکھ (۵۶)

پرن پولم اپرُے پورُم
کیسر وَنہ وولم رٹتھ شال
پرس پرئنم تہ پانس پولم
اَدہ گوم نالوم تہ زینیم ہال

لفظی ترجمہ:

پُرن پولُم .... جو کچھ پڑھا اُس پر عمل کیا۔
اپرُے .... جو پڑھنے میں نہ آیا، وہ بھی پڑھ لیا۔
کیسر .... شیر ببر۔
پرس پرُنم .... جو دوسروں کو پڑھایا۔
زینیم ہال .... میدان جیت لیا۔ ہال = گیند بلا۔
اَدہ .... تب ہی۔ پھر۔

ترجمہ:-

جو کچھ پڑھا، اُس پر عمل بھی کیا اور جو پڑھنے میں نہ آیا، اُس پر بھی غور کرتی رہی۔ جنگل سے خونخوار شیر کو مثل گیدڑ قابو میں کر کے لائی۔ میں نے جو تعلیم دوسروں کو دی، لوگوں کو تب اُس کا اثر ہوا، جب میں نے بذات خود اُس پر عمل کیا۔ ایسا کرنے سے مجھ پر اصلیت کا راز کھل گیا اور میدان میرے ہاتھ رہا۔ یعنی میں کامیاب و کامران رہی۔

(تشریح)

اپنی ذات پر للیشوری پہلے تجربہ کرتی تھی۔ پھر ہی کہیں وہ دوسروں کو سمجھا سکتی تھی اور اُن پر سب کچھ کہا ہوا اثر انداز ہوتا تھا۔ اگر "یار دوستوں" کے اِس ترنگ پر وشواس کیا جاوے کہ للہ دگید ننگی ناچتی تھی، تو بھلا اُس کے سامنے کون آتا اور کون متوجہ ہوتا۔ اِس واکھ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لوگ یہاں گیند کو کھیلوں میں اِستعمال کرتے

تھے - اور ہیچ ہوا کرتے تھے - نہ معلوم ان تجدید کے زمانہ کے بعد ناٹک، رس، کھیل کود، انگور کے بڑے بڑے باغ اور گلابوں بھرے باغات، جو مغلوں کے زمانے تک موجود تھے اور ان سے عطر نکالا جاتا تھا، کہاں غائب ہو گئے اور کشمیری کیوں کر نچلی سطح پر آ کر پسماندہ کہلائے -

واکھ (۵۷)

یَتہ یِیہ کرَم کرِہ پیتڑن پانس -
ارزن برزن بینس کیوت -
اَنتہِ لاگہِ روٗس پیشرُن سُو آتس -
ادہ یوری گژھِہ تہ توری چھوٗم ہیوت -

لفظی ترجمہ :-

کرَم . . . . کام
پیتڑن . . . . خود برداشت کرنا، خمیازہ اٹھانا -
ارزُن . . . . مزدوری کا پھل -
برزُن . . . . صلہ محنت -
لاگہِ روٗس . . . . . . کسی بدعمل کے بغیر -
پیشرُن . . . . حوالہ کرنا -
ہیوٗت . . . . فائدہ دینے والا - بھلائی والا -

ترجمہ :-

جو کام اور جس قسم کا کام (فعل) میں کروں، اس کا پھل (نتیجہ) تو مجھے ہی بھگتنا لازمی ہے - باوجودیکہ یہ کام دوسروں کی بھلائی کیلئے ہی کیوں نہ کیا گیا ہو - اِس سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ جو فعل (اے انسان) تمہارے ہاتھوں سے عمل میں آئے، اس کا نتیجہ ایشور ارپن کردو - یہی ایک راستہ ہے، جس میں اے منش، یہاں بھی فیض حاصل ہوگا اور آئندہ کے لئے بھی سود مند ہوگا -

(تشریح)

گیتا جی کے پانچویں ادھیائے کے دسویں شلوک میں بھگوان شری کرشن جی نے یوں فرمایا ہے :-

جو ادا کرتا ہے اپنا فرض خواہش چھوڑ کر۔
برگِ نیلوفر ہے سیلابِ گناہ میں وہ بشر۔

واکھ (۵۸)

لَلِ بہ دراییس لولہ رے
ژھانڈان لوسم دِین کھیو راتھ
وُچھم پنڈتھ پننہ نے گرے
سُے مے رُٹمس نچھتر تہ ساتھ ...... ساعت

لفظی معنی۔

لولرے ...... بصد شوق و ذوق نکلی۔

ترجمہ :- میں "لل" پریم سے بھرپور مستی میں پرماتما کا کھوج کرتے کرتے دن اور رات بتاتی رہی۔ یہ سب جستجو اکارت ثابت ہوئی، کیونکہ باہری دنیا میں نہیں، بلکہ میں نے (سمم ورشٹ آتما) پنڈت کو اپنے ہی وجود میں براجمان پایا۔ یہ تجربہ حاصل ہوتے ہی میں نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر یہ سمجھے نیک نکھتر اور زمانِ اختر مان لیا۔

(تشریح)

صوفی شاعر اپنے کلام میں کتنی قدر مناسبت اور یکسانیت رکھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور کیوں نہ ہوں۔ ایکدوسرے کو کبھی نہ ملے ہوں۔ ایک دوسرے

سے انجان ہی کیوں نہ ہوں۔ لل دید کے اوپر کا واکھ اور حافظ شیرازی کی یہ رباعی :-

دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند
اندر آں ظلمت شب آبحیاتم دادند۔
چہ مبارک سحرے بود چہ فرخندہ شبے۔
آں شب قدر کہ ایں تازہ براتم دادند۔

معنی :-

کل صبح کا وقت کس قدر مبارک ساعت تھا (پھر اور مہورت شبھ تھے) جب مجھے (غصہ) اہنکار سے چھٹکارا ملا۔ اُس اندھیری رات میں مجھے امرت روپی گیان یعنی حیات ابدی (جیون مکتی) حاصل ہوئی۔

حافظ شیرازی ایران کے بزرگ صوفی شاعر تھے۔ اُن کا دیوان مشہور ہے۔ آپ للیشوری کے لگ بھگ ہمعصر تھے۔ آپ 1300ء میں پیدا ہوئے تھے اور 1388ء میں رحمت حق ہوئے تھے۔

لل دید کے اِس واکھ سے کستوری ہرن کی مثال ذہن میں آتی ہے، جو اُس نافے کی خوشبو میں اِدھر اُدھر سرگرداں تلاش میں پھرتا رہتا ہے، جو نافہ دراصل اُس کے اپنے ہی ناف میں موجود ہے مگر ہرن اِس کی موجودگی سے انجان ہے۔

واکھ (۵۹)

بان گول تائ پرکاش آو زونے
زند گول تائ موتے ژیتھ۔
ژیتھ گول تائ کینہ تہ ناکنے
گے بھور بھوہ سور ولیہ ودتھ کیتھ۔

لفظی معنی :-

بان . . . . سورج، مول دھارا چکر سے مراد ہے۔

زُون .... چاند۔ سہسرہ دل (کالشہ سرکا چاند)
گول .... ختم ہوا۔
مُوہتے .... باقی رہا۔
ترییتھ .... چِت۔

بھور۔ بھوہ۔ سُور .... تین عالم۔ مادی، ذہنی اور رُوحانی۔

ترجمہ:-
سوُرج غروب ہوا، تو چاند طلوُع ہوا۔ جب چاند بھی غروب ہوا، تو دیکھنے کے لئے چِت باقی رہتا ہے۔ جس وقت چِت بھی باقی رہتے نہیں پایا، تو پھر وہاں کچھ بھی نہیں رہتا۔ پھر تینوں عالم یا تینوں اوستھائیں ایک دوسرے کے ساتھ مِل کر لئے ہو جاتی ہیں۔

(تشریح)

عام انسان دِن کو سوُرج کی روشنی میں دیکھ پاتے ہیں۔ رات کے اَندھیرے میں چاند، تاروں یا چراغ کی روشنی سے دیکھتے ہیں۔ جب اِن کی روشنی بھی اندھیرے میں موجود نہ ہو، تو آپ چِت کی روشنی سے کام لیتے ہیں مثلاً رات کے وقت باہر سے آپ کو کوئی نام لے کر پکارتا ہے۔ اگر وہ آپ کا نزدیکی سمبندھی یا کوئی دوست ہوگا تو آپ آواز پہچان کر فوراً جان لینگے کہ فلانی شخص مجھے بُلا رہا ہے۔ غور کی بات ہے کہ جب چِت بھی کالعدم ہو جائے تو پھر باقی کیا رہے گا۔ ایک منش کو جب نیند غالب آجائے تو اُس وقت ہی اِس حالت کی حد بندی ہو سکتی ہے۔

پیہم کوشش سے ایسی حد بندی ممکن ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا یوگ ہے۔

واکھ (۶۰)

تنتر گلہ تائے منتر مُوتر کے۔
منتر گول تائے مُوتے تریتھ۔
تریتھ گول تائے کینہ تہ نہ کُنے۔
شونیس شونیاہ میلتھ گو۔

لفظی معنی:- تنتر .... تنتر

منحصر مُوُدسے . . . . . . باقی منحصر رہیگا ۔
شونیس شونیاہ میلچھ گو . . . . . جیو آتما شُنیہ سُروپ میں تبدیل ہوکر
برہم سروپ کے ساتھ لے ہوگا، جس
کا سروپ شُونیہ ہے ۔

ترجمہ :-
جب تانترک عامل کی تانترک ریاضت ختم ہوجاتی ہے، تو اُس کے پاس صرف منن شکتی یعنی صرف منتر رہ جاتا ہے ۔ مزید ریاضت کرنے سے وہ منتر بھی ختم ہوجاتا ہے ۔ اِس قسم کے شاغل کے پاس پھر من کے گونا گوں (خیالات) باقی رہ جاتے ہیں۔ جن کا مزید اُپاسنا سے مکمل طور خاتمہ ہوجاتا ہے ۔ اِس کے بعد وہ پرکرتی کے بندھن سے آزاد ہوتا ہے اور مقام افضل حاصل کرتا ہے ۔ اور اِس طرح سے یہ جیو آتما (شاغل کا) شُونیہ سُروپ پربھو میں سما جاتا ہے اور نجات حاصل کرتا ہے ۔

واکھ (۱۱۶)

شُنیک ماٗزان کوٗڈم پانس
میہ کلیہ رُوزم نہ بوٗد تہ ہوش . . . . . بدُھ
بھیدی سپنس پانیٗ پانس ۔
اِدہ کمیہ ہیلہ پھوٗل للہ پمپوش ۔

لفظی معنی ۔

شُنیک . . . . . . خلا کا ۔ جہاں کچھ بھی نہیں ۔
بدھ . . . . عقل ۔
بوٗد . . . . بدُھ
ہیلہ . . . . ہل، جھیلوں میں اُگنے والا گھاس، جس سے
کنول کھلتے ہیں ۔

ترجمہ :-
میں نے زندگی بھر خلا کا میدان چھان مارا ۔ ایسا کرتے کرتے میں اِس قدر

تھک گئی کہ میرے عقل اور ہوش نے جواب دیا۔ آخر کار جب میں اپنی ذات سے واقف ہوئی تب کہیں مجھے قرار آیا، واللہ یہ کیوں کر (اے للہ) ممکن ہو سکتا ہے کہ اس ہل (انسانی جسم) سے میرا حرد سے کیوں کر شش کنول کے کھل اٹھا۔

(تشریح)

کنول سکون کی نشانی سمجھا جاتا ہے اور یہ ہل سے پیدا ہوتا ہے۔ بدھ فلسفہ کے رو سے حقیقت ازلی (پرماتما) شونیہ ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ اس سے پرے کچھ نہیں۔ ویدانت کے رو سے حقیقت ازلی شونیہ جیسی ہے۔ اِن دونوں نظریات کو للیشوری نے رد کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ حقیقت ازلی دراصل خلا سے کہیں پرے ہے۔ شنیاہ سے پار جو شکتی موجود ہے۔ للیشوری نے اس شکتی کو اپنے آپ کے ساتھ موازنہ کر کے یکساں پایا۔ جیسا وہ دوسرے واکھ میں کہہ گئی ہے۔

پنڈتھ وچھم پننہ گرتے، یعنی قادر مطلق کو اپنے ہی وجود میں پایا۔

واکھ (۶۳)

کرم زہ کارن تره کوسبتھ۔
یوٗ ہ لبکھ پرلوکس اُنکھ
وۄتھ گژھس سوٗریہ منڈل ژٹیتھ
توتے ژلِی مرنُنی شیکھ

لفظی معنی :-

کرم زہ ۔ ۔ ۔ ۔ فعل دو قسم کے ہیں۔
کارن تره ۔ ۔ ۔ ۔ عمل کے تین اسباب ہیں۔
کوسبتھ ۔ ۔ ۔ ۔ پیچھے چھوڑ کر۔
اُنکھ ۔ ۔ ۔ ۔ جان پہچان۔
پرلوک ۔ ۔ ۔ ۔ دوسری دنیا۔

شنیکہ ..... شک اور خوف
ژمبھہ ..... چھید کرنا، سوراخ بنانا، کاٹ کر

ترجمہ :-
فعل کے دو اقسام۔ ذاتی فائدے کے لئے اور دوسروں کے فائدے کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اِسی طرح موجودہ عالم کے تین کارن ہیں۔ (پیدائش - پرورش - خاتمہ) یہ تین اسباب عمل اور فعل کی اچھائی اور برائی سے تو منہ موڑ کر سوریہ منڈل سے گذر کر برہم تتو میں سما جا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے، جس پر کاربند رہنے سے تم واصل حق ہو سکو گے۔ اِس عمل سے تم کو موت کے خوف سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

(تشریح)

گریرسن نے اِس کا یوں مطلب نکالا ہے۔ ایک سادھک کو اچھے اور بُرے افعال کے نتیجوں سے بے نیاز ہو کر اپنے من کو تین آلائشوں سے صاف کرنا چاہیئے (آنومل - مایامل - کارن مل) یہ سب یوگ کی عمل سے ممکن ہو سکتا ہے۔ پرانایام عمل یوگ کا ایک انگ ہے جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ (پورک - ریچک - اور کمبھک) ہوا کا اندر لینا، روکنا اور پھر یہی ہوا آہستہ آہستہ باہر چھوڑنا۔ یوگ شاستر میں کمبھک (سانس کا روکنا) کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اِس سے عمر بڑھتی ہے، روحانی طاقت تیز ہو جاتی ہے۔ کمبھک کے لمحات شاغل کی عمر میں ایزادگی کرتے ہیں۔

یوگ کے عمل میں مول دھارا چکر سے اناہت چکر تک آگ کا خِطہ کہلاتا ہے۔ گرمی سورج کا خاصہ ہے، اِس لئے اِس کو سوریہ منڈل کا خِطہ کہتے ہیں۔ سوریہ منڈل کے معنی یہی گرمی کا خِطہ ہے۔ یوگی کا پہلا قدم اِس خِطے کو پار کرتا ہے۔ اگر وہ واصل حق ہونا چاہیئے۔

صفحہ نمبر ..... پر دی گئی تصویر ملاحظہ ہو۔

آلائشیں تین قسم کی ہیں، اِن کو سنسکرت میں مل کہتے ہیں۔ انومل اِس سے جیو اپنے آپ کو جسم تک محدود سمجھتا ہے۔ (۲) مایامل، ہر چیز کو دوسری چیز سے جُدا سمجھتا ہے۔ کارن مل۔ فعل کے سرزد ہونے سے سکھ اور دکھ ملتا ہے۔

واکھ (۶۳)

سمسارس آیس تپسی
بوُد پرکاش بسُم ستہنز
مَریم نہ کاہنہ تہ مرنا سمانبہ
مَرنیچھ تہ لسہٕ نیچھ

لفظی معنی۔

تپسوی ..... تپسیا کرنے والی۔
بوُد پرکاش .. آتم گیان۔
ستہنز .. حقیقت ازلی۔
نیچھ ..... واہ واہ مبارک۔

ترجمہ:۔
میں اِس سنسار میں ایک تپسوی جامہ پہن کر آئی اور یہاں پُرانے جنم کے کرم پھلوں کے مُطابق اپنے آتما کا مکمل سروُپ دیکھ پائی۔ واصِل حق ہوکر اگر لوگ مجھے مُردہ سمجھیں تو وہ ویسا ہی سمجھ لیں اور بصُورت دیگر اگر میں اُن کے لئے زندہ ہوں پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ مرنا اور جینا میرے لئے یکساں ہے۔ ہر صورت میرے لئے واہ! واہ سمجھو۔

واکھ (۶۴)

ژھانڈان لوسس پانٔی پانس۔
ژھیپہٕ گیانس وُوتم نا کونژھ۔
لۓ کرمس تہ واتس اَلفانس۔
بڑی برژے یانہ تہ چیوان نہ کونژھ۔

لفظی معنی:۔
ژھانڈان ..... تلاش کرتے کرتے۔

ژھیہ گیان ۔ ۔ ۔ ۔ گپت ۔ چھپا ہوا علم
کونژھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی نہیں ۔
لے کرمس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے ساتھ رہنے کا عادی بنایا ۔
اَلمھالس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افضل ترین روشن مقام
بُرّی بُرّی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آبحیات سے بھرے ہوئے پیالے ۔

ترجمہ :۔
میں اپنے وجود میں اُس کو تلاش کرتے کرتے تھک گئی ۔ اِس مخفی گیان (آتمہ بدھ ۔ خود شناسی) تک کوئی بھی آسانی سے رسائی حاصل نہیں کرسکتا ہے ۔ (للّ دید کا مراد ہے یہاں بھکتی یوگ سے) جس مارگ پر چلنے سے وہ اُس مقام پر پہنچی، جو آبحیات کا سرچشمہ ہے اور جو واصلِ حق ہونے کا مقام بھی ہے ۔ للیشوری کا کہنا ہے کہ یہ راستہ قریب ترین راستہ ہے ۔ مگر کوئی اِس طرف دھیان نہیں دیتا ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اِس مقام پر آبحیات کے بھرے جام کے جام موجود ہیں ۔ مگر پینے والا کوئی نہیں ۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ للیشوری بھکتی یوگ کو مقدم درجہ دیتی تھی ۔

واکھ (۶۵)

پُرن سُولب پالن دُور لب
سہز گاٹن ستیکھم تے کرویُٹھ
ابھیاسکہ گنہ رے شاستر مُوکھم
زیِن آنند ژھیچ گوم

لفظی معنی :۔
سُولب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آسان ۔ کافی مقدار میں ۔

پالُن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل میں لانا ۔
دُرلَب ۔ ۔ ۔ مُشکل ۔
ستھ ۔ ۔ ۔ حقیقت ۔
گارُن ۔ ۔ ۔ ۔ ڈھونڈنا ۔
سکھم ۔ ۔ ۔ باریک ۔
کرُوٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ مُشکل ۔
ابھیاسکہ ۔ ۔ ۔ مشق کرنے ۔
گنیہ رے ۔ ۔ ۔ مسلسل ۔ لگاتار ۔
زِتین آنند ۔ ۔ ۔ ست چت آنند ۔ سرُور ابدی ۔
رِشیجے ۔ ۔ ۔ معلوم ہوگیا ۔

ترجمہ :۔

پڑھنا آسان ہے، لیکن عمل کرنا کٹھن ہے ۔ حقیقت سے آشنا ہونا مشکل ترین ہے ۔ ریاضت کے مُسلسل شُغل میں دِن رات ایک ہی سطح پر قائم رہنے سے ہیں، دُنیاوی علوم بالکل بھُول گئی ۔ اِس قسم کے ریاض سے مجھے ست چیت آنند (سرُور ابدی) مِل گیا ۔ یعنی عین الیقین کا تجربہ حاصل ہوا ۔

واکھ (۶۶)

گگن ژٔے بھُوتل ژٔے
ژٔے دِن پون تہٕ راتھ
اَرگ زندن پوشں پوٗنی ژٔے
ژٔے چھوک سورُوی تہٕ لاگی ژِہ کیاہ

لفظی ترجمہ :۔ گگن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آسمان

بھوتل . . . . زمین۔
دہن . . . . دِن۔
پوَن . . . . ہوا۔
ارگ . . . . چڑھاوے کا پھول یا اناج۔
ژندن . . . . صندل۔چندن۔
پوش . . . . پھول۔

ترجمہ:۔
مرحوم نندلال طالب کشمیری نے اِس واکھ کو شعروں کا لباس پہنایا ہے:۔

زمین تو ہے آسماں تو ہے
ہوا۔ دِن رات بھی تو ہے۔
چڑھاوے کا اناج اور جل بھی
چندن پھول بھی تو ہے۔
غرض ہر چیز میں تو خود سمایا ہے بہر صورت۔
میں حیران ہوں کروں کیا نذر تیرے ایسی حالت میں۔

(تشریح)

چونکہ قادرِ مطلق ہی عالم نباتات، جمادات و حیوانات کا منبع ہے، کوئی چیز نہیں، جس میں اُس کا نور نہیں۔ ایسی حالت میں جب پھول بھی وہی، صنم بھی وہی، پوجاری بھی وہی۔ تو ایسی حالت میں پوجا کس چیز سے کی جاوے۔ دراصل حقیقتاً وہی سب کچھ ہے۔

:.:

واکھ (۱۶۷)

دُہتھ رَتِنیا ارژُن ستکھر
اَتھہ اَل پل وُکھر ہیتھ -
یُدوَے زانکھ پرم پد اَکھر
ہے شکھر کھے شکھر ہیتھ - (یا) اکھر - ہشکر - کھشکھر ہیتھ

لفظی معنیٰ :-

رَتِنیا . . . . دیکھو - رچرڈ ٹیمپل نے کنڈلنی کا مطلب لیا ہے -
گریرسن نے شکتی کا مُراد لیا ہے - جو
پجاری کے جسم میں مقیم ہوتی ہے -
منتُراج بھی یا اے لی بھی معنی لیا جا
سکتا ہے -

ارژُن . . . . پوُجا -
ستکھر . . . . تیاری کر -
اَتھہ . . . . ہاتھ میں لے کر -
اَل - پل - وُکھر - شراب، مانس اور چاول کی روٹیاں
تانترک پوُجا کا سامان -
گریرسن اِن تینوں کو ناپاک قرار دے کر اِن
کو پوُجا کے لائق نہیں مانتا - مگر تانترک پوُجا
کی یہی سامگری ہے -

یدوَے . . . . اگر تو جانتا ہے -

اَکھر .... اَکھشر ۔ اوُم ۔
ہشکھر ...... ہا ۔ ह ۔
کھشکھر ..... کھ ۔ ख ۔

ترجمہ :-

اُٹھ اے میرے منوراج ۔ اَب پوُجا کی تیاری کر ۔ یہ پوُجا کا سامگری (جو شراب ۔ ماس اور چاول کی روٹیوں پر مشتمل ہے) ہاتھ میں تھام لے ۔ اگرچہ یہ پوُجا کا سامان پاک نہیں سمجھا جا سکتا ، مگر پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں ۔ اگر تم اِسمِ اعظم " اوُم " کی مکمل جانکاری رکھتے ہو ख سے अ تک ورن مالا کی ودھی (طریقہ جاپ) سے واقف ہو یا (جیو آتما ۔ پرکرتی اور پرماتما) کو اصلی معنوں میں سمجھتے ہو ۔ اگر تمہارے پاس اِس قسم کی جانکاری ہے ، تو مندرجہ صدر سامگری سے پوُجا کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔ بصورت دیگر یہ دوسروں کے لئے دھوکا ہے اور اپنے لئے پیٹ پوُجا ۔ اِس کو وام مارگی پوُجا کہتے ہیں ۔

(تشریح)

معلوم ہوتا ہے کہ للیتسوری کے زمانہ میں تانترک پوُجا کا عام رواج تھا ۔ جو دراصل لوگوں کو بہلاوے کا سادھن اور پوجاریوں کو پیٹ پوُجا اور عوام الناس کو لوٹنے کا موقعہ فراہم کرتا تھا ۔ اِس طریقہ پوجا سے ہندوؤں میں کافی حد تک ضعف الاعتقادی پیدا ہوئی تھی ۔

٭

واکھ (۶۸)

ییہ ییہ کرم کرم ستہ ارژن -
یہ رستہ ویثروُرم تی منتھ .
یہوئے لگموٗ دیہس پرژن -
سوٗے ییہ پرمہ شیوٗن تنتھ -

لفظی معنی :-

ارژن .... پوجا
ویثروُرم .... من میں اچارن کیا -
پرژن .... جان لیا -
رستہ .... زبان سے کہا ہوا سخن -
تنتھ .... تنتر -

ترجمہ :-

میں نے جو جو کرم (کام) انجام دیے' وہ دراصل پربھو کی پوجا تھی - جو الفاظ زبان سے کہہ دیے' وہ منتر بن گئے - آپنے جسم سے اگر کوئی کام لیا' وہ شیو تنتر جیسی میری سادھنا بن گئی اور اِس سے میرا واحد الوجود تک پہنچنے کا راستہ روشن ہو گیا -

(تشریح)

شیو فلسفہ کے آچاریہ ابھنو گپت نے کہا ہے - " شبدہ کش چندیو مکھا ..... شیو یوگی جو کچھ زبان سے کہدے وہ منتر جپ سمجھو - جس جس پہلو سے یوگی آسن جمائے یعنی بیٹھ جائے' وہی اُس کی مُدرا ہے - اُس کے سانس کا اُتار چڑھاؤ پرانایام سمجھنا چاہیئے -

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ للیشوری یوگ کا افضل ترین مقام حاصل کر چکی

تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ کیونکہ عام لوگ فلاسفی کو کم سمجھتے ہیں۔ مگر موقعہ پر ہی اگر کسی بیمار کی بیماری ختم ہو جائے۔ اندھے کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اپاہج کے ٹانگوں میں چلنے پھرنے کی طاقت آ جائے۔ ایک بانجھ کی گود ہری ہو۔ عوام ایسی چیزوں کے پیچھے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں۔ یوگی مثل سایہ دار چنار کے ہوتا ہے۔ جہاں پر کوئی سایہ میں بیٹھ کر دُنیا کے تند تھپیڑوں سے راحت سکون پاتا ہے۔

واکھ۔ (۶۹)

یتھ سرس سیری پھول نا ویژی
تتھ سرس سکلی پُون چین۔
مرگ۔ سرگال۔ گنڈی۔ زلہستی
زین نا زین تہ توتے پین۔

لفظی معنی:۔

سَر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جھیل۔ برھمانڈ۔ کائنات سے مطلب ہے۔
سیر پھول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چاول کے دانے کا ریزہ۔
نا ویژی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برابری نہیں کرنے پائیگا۔
سکلی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سارے۔
سیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُس چاول دانے کا ریزہ۔
مرگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہرن۔
گنڈی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گینڈا۔
سیرگال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تیسگال۔ گیدڑ۔
زلہستی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جل کا ہاتھی (شاید اسی طرح زل گرد بھانا ہے)۔

ترجمہ:- اِس لامحدُود (کائنات) کے جھیل سے اگر زمین کا موازنہ کیا جاوے تو ہماری دُنیا ایک ریزہ چاول کے برابر ہے۔ جس زمین سے سب خشکی کے جانور (ہرن۔ گینڈا) اور آبی جانور (گینڈے اور سمندری گھوڑے) سب نشو و نما حاصل کرتے ہیں۔ اِسی زمین پر بار بار پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی میں گر گر کر پھر سما پاتے ہیں۔ اِسی زمین پر اِن کا لا انتہا سلسلہ حیات و ممات برابر جاری ہے۔

(تشریح)

حیرانگی کی بات ہے کہ للیشوری کے زمانہ میں یورپ والے زمین کو تمام کائنات کا مرکز سمجھتے تھے۔ کیونکہ اِس زمین پر خدا کا بیٹا (یسوع مسیح) پیدا ہوا ہے۔ اِس برتری کی وجہ سے اُن کے خیال میں سورج، چاند۔ اور تمام آسمانی گرہ زمین کے اِرد گرد گھومتے (پرکرما) رہتے ہیں۔ اگر للیشوری کی طرح وہاں کوئی یہ کہنے کی جسارت کرتا، کہ کائنات میں زمین کی حیثیت چاول کے ریزے کے برابر ہے۔ تو وہاں ایسے اِنسانوں کو زندہ جلایا جاتا تھا۔ یہ ہمارے رشیوں، منیوں کا ہی کمال ہے کہ بغیر دُوربین کے انہوں نے وہ واکھ کہدیئے ہیں جو موجودہ سائینی دور میں بھی جھٹلائے نہیں جا سکتے۔ اِسی وجہ سے میں نے اول باب، میں کہا ہے کہ یہ سب واکھ الہام کے زیر اثر کہے گئے ہیں۔

واکھ۔ (۷۰)

مکرِ س زن بل ثرلم منتس
اده مے لبم زِنتس زان۔
شو بیلہ ٹژلہ ٹھم نتہ پانس۔
سو روی شہ تہ بۆ لۆ کا ہنہ۔

لفظی معنی۔

مکرِ س: ... مُنہ دیکھنے کا شیشہ۔ آئینہ۔ ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ یہاں قرونِ وسطیٰ میں آئینہ استعمال ہوتا تھا۔ اُس وقت ایران میں آئینہ سٹیل (فولاد) سے بنایا جاتا تھا۔ فولاد کو اِس طرح گھِسا جاتا تھا کہ اُس سے اِنسان کا مُنہ دیکھا جا سکتا تھا۔

مَل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غلاظت ۔

اَزہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پیچھے

ستُو رُوہی نشہ ۔ ۔ ۔ سب کچھ وہی ہے ۔

ترجمہ :-

جس وقت میرے من کے آئینہ میں (خواہشوں) کا میل مِٹ کر صاف ہوگیا۔ مجھے اُس وقت (اپنے وجود میں) آتما کی پہچان حاصل ہوئی۔ (اچنبھا ہوا)۔ اِس جانکاری سے میں اچھی طرح جان گئی کہ میرا محبوب میرے بالکل ساتھ ہے اور میں یہ بھی جان گئی کہ وہی سب کچھ ہے اور اُس کے سامنے میری کوئی حقیقت نہیں۔ (وہاں ستّو رج کے سامنے میں مثل چنگاری ہوں)

(تشریح)

آئینہ سکندر جام جم است بنگر ۔ ۔ ۔ تا بر تو عرضہ دارد احوال ملک دارا

حافظ شیرازی نے اِس شعر میں دِل کو سکندر کے آئینہ اور جمشید کے پیالے کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ اِن دو چیزوں سے وہ دشمن کے فوجوں کی نقل و حرکت دیکھتا تھا۔ یہاں آئینہ کا واضح ثبوت نہیں مِلتا۔ جس طرح للّ دید کے واکھ میں آئینہ کی وضاحت کی ہے۔

پرکرتی کے تین کارن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ست ۔ رج ۔ تم ۔ اِنسان کے اندازِ فکر پر مانند غلاف چڑھے رہتے ہیں اور وہ دِل کے آئینے کو مکدّر بنا دیتے ہیں۔ جب یہ آئینہ اِن غلافوں سے آزاد کیا جاتا ہے، تو وہاں نورِ معرفت ظاہر ہوتا ہے۔ پھر شاغل ہر طرف اپنا ہی آتم سروپ دیکھتا ہے اور وہ خودی کھو بیٹھتا ہے۔ اور ہر طرف جلوۂ یار کا نظارہ کرتا ہے۔

۰:۰

واکھ (۷۱)

گیانکی اَمبر پیِیرِتھ تَینیےَ۔
یَم پدَ لَلہِ دِپیٔ تم ہرزانکھ
کارِن پرنوکپ لیۓ کورِ للِیۓ۔
ژیتھ جیوِتہ گاتن مرنَس شینکھ۔

لفظی معنی :۔

اَمبر .... کپڑے وستر
پیِیرِتھ .... پہن کر۔
ہرزانکھ .... دِل پر کندہ کر۔
پرنوکپ .... اوم کی۔

ترجمہ :۔

گیان (جان پہچان) کا جامۂ زیب تن کر کے لَل کے کہے ہوئے واکھوں کو شردھا کے ساتھ دِل پر کندہ کر دے۔ میں نے (لَل نے) پرنو روپ اوم کے تین کارنوں کی اُپاسنا کی ہے۔ اِس سادھنا سے (لَل نے) اپنے چیت روُپی روشنی جگمگائی اور تب ہی موت کے ڈر سے آزاد ہو گئی۔
گیان کے وستر، علمِ حقیقت کا لباس۔

واکھ (۷۲)

واکھ مانس کول اکول نا آتے۔
ژھوپہ مُدرا اتہ نا پرویش۔
روزان شِو شکتھ نا آتے۔
ہوتے ییہ کینہ تہ سوُے وُپدیش۔

لفظی ترجمہ :-

واکھ .... وانی ۔ بات ۔ شبد ۔

منس .... من کے خیالات ۔

مدرا .... مُدرائیں ۔ ریاضت کے وقت انگلیوں کو کسی خاص طریقے پر رکھنا مدرا کہلاتے ہیں ۔

تُھشنیہ .... خاموشی

پرویش .... داخلہ

شِشیتے .... جو کچھ باقی رہیگا ۔

کول .... کُل ۔ یہ سنسار 36 تتوؤں کا مجموعہ ہے ۔

اکول .... تتوؤں سے پرے ۔ ذاتِ مطلق ۔

ترجمہ :-

اُس پرم شِو تک نہ (زبانی منتر رٹنے سے) یا (خاموش طریقہ عبادت) سے رسائی ممکن ہے ۔ نا ہی وہاں 36 تتوؤں یا دیگر صفات والے عناصر کی کوئی رسائی ہے ۔ وہاں مَون برت کچھ نہیں کرنے پاتا نا ہی مدراؤں سے کچھ حاصل ہوتا ہے ۔ وہ شِو اور شکتی سے ENERGY & MATTER سے بھی پرے ہے ۔ اسے منتر " یہ بھی نہیں " یہ بھی نہیں " گردانتے ہوئے پھر جو کچھ باقی رہتا ہے وہی چیز سمجھنے اور حاصل کرنے کے لائق ہے ۔ یہی اصلی اُپدیش ہے ۔

(تشریح)

مشہور آچاریہ ابھنوگپت کا کہنا ہے " اُس اصل حقیقت کو نا ہی شِو نا ہی شکتی کا نام دیا جا سکتا ہے ۔ نا ہی ہم اُس کو عقل REASONING سے جان پاتے ہیں ۔ ہم زیادہ سے زیادہ اِس قدر کہہ سکتے ہیں کہ وہ حقیقت

اِنسان کے تصور سے پرے ہے، جس پار کوئی اور دُوسری حقیقت نہیں"۔
لل کا کہنا ہے کہ حقیقت خلاء سے بھی پرے ہے اور وہ اِنسان ذات کے لگ بھگ مُشابہ ہے۔ برعکس اِس کے بدھ مت اُس حقیقت کو خلاء سے آگے نہیں مانتے ہیں۔

واکھ (۷۳)

یمے شہ ژہ تمے شہ مے
شیامہ گلا ژے ذین تاٹس
یہوے بین بھید ژے تے مے
ژہ شَن سواُمی بوشے مِشتس

لفظی معنی :۔

شیامہ گلا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کا حلق نیلا پڑ گیا ہو۔ زہر پینے کی وجہ سے شنکر بھگوان کا دوسرا نام ہی نیلہ کنٹھ ہے۔

تاٹس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصیبتوں میں پھنسی ہوئی۔

ذین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرق۔

بھید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تفاوت۔

مِشتس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لُوٹ لیا ہے۔

ترجمہ :۔

ہے پربھو، جو چھ صفات آپ میں ہیں۔ وُہی چھ مجھ میں بھی ہیں۔ باوجود اِس کے آپ سے علیحدہ ہو کر ہی مصیبتوں کی شکار ہوں۔ دراصل مجھ میں اور آپ میں صرف اِس قدر بھید بھاؤ ہے کہ آپ اِن چھ کے مالک کُل ہیں۔ اور میں اِن چھ کی داسی ہونے سے لُٹ گئی ہوں۔

(تشریح)

چھ سے مُراد ۔ پانچ گیان اِندریاں + من = چھ ' حواس خمسہ + من

یہاں للیشوری نے شِو سروپ جو نِرآکار ہے مخاطب نہیں کیا ہے بلکہ بھگوان شنکر کو اپنا ذاتی دیوتا (اِنسانی سروپ میں) مان کر اُس سے مخاطب ہوئی ہے ۔ نِرآکار پر اِندریوں کا کیا اثر ہوگا ۔ اُس پر اِندریوں کا اثر نہیں ہو سکتا ۔

بقول کبیر :۔

پانچوں سے من بندھیا پھر پھر دھرے شریر
جو یہ چھوڑوں بس کرے سُوئے لاگے تیر ۔

واکھ (۱۴۷)

سُوُن دراوٗ وَہنہ تہَل گوٗ وُتیھ
ییلہ مہِ آنلاہیہ دِیتمس تاڈ ۔
کُتر زَن گیس لوٗلہ وَلِگلیھ ۔
ییلہ کُٹھکوٗشں ژَل نِشہ رُو دراوٗ
لَل بہٕ رُدزِس تیلہِ شہلیھ
ییلہ ژیتس پیوٗ بوٗ تس ناوٗ ۔

لفظی معنیٰ :۔

وَہنہ . . . . دھکتی ہوئی آگ ' تپتی ہوئی بھٹی ۔

آنلاہیہ . . . . آگ ۔

کُتر . . . . یخ بستہ پانی

رکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سُوورج

ترجمہ :۔

تپتی ہوئی بھٹی سے جب سونا نکلا، تو اُس کی میلائی جلی ہوئی ہے اور یہ چمکتا ہوا سُوورن کہلاتا ہے ۔ یہ تب ممکن ہوا، جب میں نے اُس کو آگ پر تپایا ۔ یہ آگ جذبۂ عشق ہے، جس کے زیر اثر میں بذات خود اِسی طرح پگھل کر رہ گئی، جس طرح (حقیقت) کا سورج طلوع ہوتے ہی (عدم واقفیت ۔ جہالت) یخ کی طرح پگھل جاتی ہے ۔ یعنی جب انسان پر اصلیت کا راز کھل جاتا ہے ۔ میں لل تب ہی سکون پا گئی، جب میں نے اپنے آپ اور پرم دیو میں ایک ہی ظہور پایا ۔

واکھ (۷۵)

تنہ منہ گیئس بیہ تس کنُ
بوزُم ستیہہ گنٹا وزان ۔
تتھ جایہ دھارنا بہ دھارن رُٹم
آکاش تہ پرکاش کوُرم سرہ

ترجمہ :۔

میں ہمہ تن گوش و ہوش بن کر اُس (پرم دیو) کی طرف راغب ہوئی ۔ دوسرے لفظوں میں من اور اندریوں کو ایکاگر کر کے دھارنا منزل سے دوسری منزل یعنی دھیان تک پہونچ گئی ۔ اِس کے آگے آخری منزل سمادھی ہے ۔ جہاں پہنچ کر لل کو آکاش اور پرکاش کی جانچ فراہم ہوئی ۔ یہی وہ مقام ہے، جس کو للیشوری نے دیگر واکھوں میں پرکاشتھان (روشنی کا مقام) کہا ہے ۔

(تشریح)

للیشوری نے اِس واکھ میں یوگ ابھیاس کی منزلوں کی نشاندہی کی ہے۔ پہلے اُس نے من کی مرکوزیت حاصل کی، پھر اُس نے شاس اُشاس (باہر اور اندر لینے والے سانس) پر دھیان دیا۔ (سانس کی آواز مثل گھنٹا ہے) اُس کے بعد دھارنا اور پھر دھیان کی منزل نصیب ہوتی۔ آخری منزل بنر۷ پر وہ سمادھی میں پرویش کر گئی۔ ذہی دراصل پرکاشتھان ہے۔

یوگ ابھیاس کے آٹھ انگ ہیں، جنھیں یوگ کو اشٹانگ یوگ کہتے ہیں۔ یہ انگ یوں ہیں :-

(i) یم (ii) نیم (iii) آسن (iv) پرانایام (v) پرتیہار (vi) دھارنا (vii) دھیان (viii) سمادھی۔

للیشوری نے یہاں ۶، ۷ اور آٹھویں انگ کا بیان کیا ہے۔

واکھ (۷۶)

اندری آیس ژندرے گاران
گاران آیس ہیون ہیُن۔
ژی ہے تاران ژٔے ہے تاران
ژی ہے تاران یم کم وِہیح

لفظی معنی :-

ژندرہ . . . . چندرماں۔
گاران . . . . تلاش کرتے کرتے۔
تاران . . . . پار لگاتا ہے (مکتی دیتا ہے)۔

ترجمہ :- میں اپنے وجود کے اندر (برہم رندر) میں بسے ہوئے چندرماں کا تلاش

کرتی رہی - پھر باہر آکر اُس چیز کی تلاش میں رہی جو یکساں طور پر تمام اشیاء میں جلوہ افروز ہے - اِس کھوج میں مجھے یہ دریافت ہوا کہ دراصل اِسی جگت اور اِس کے گوناگوں چیزوں میں صرف وہی واحد الوجود سمایا ہوا ہے - میں حیران ہوں کہ وہی (کال روپ بن کر سب کو مارتا ہے) اور وہی (پالن پوشن) کرنے والا اور وہی داتا ہے - اِس پربھو کے یہ سب وِچتر چمتکار دیکھ کر میری عقل دنگ رہ گئی ہے -

(تشریح)

جب ایک شاغل وحدت میں ڈوب جاتا ہے، تو وہ حیران ہو جاتا ہے کہ وہی ایک جگہ بھکاری بن کر بھیک مانگ رہا ہے اور دوسری جگہ وہی داتا بن کر ننگے اور بھوکوں میں روٹی، اَن اور وستر بانٹ رہا ہے - وہی قاتل، وہی مقتول اور وہی تلوار جس سے قتل واقع ہوا ہے - عاشق بھی وہی، معشوق بھی وہی اور عشق بھی وہی - تینوں کے اندر ایک ہی طاقت سمائی ہے - للیشوری حیران ہے کہ اُس کو کس نام سے پکارا جائے - اِس کے وِچتر سوانگ دیکھ کر "لل" تو زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہی ہے -

بقولِ غالب :-

جبکہ تجھ بِن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے -

تذکرہ الصدر واکھ کا ہم معنی ایک اور واکھ لل دَیِد کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے -

ملاحظہ ہو :-

اُوڑ تہٕ پانے یوڑ تہٕ پانے - پوٗت وانی روزتہٕ زانہہ
پانے گپت پانے گیانی (ویاپی) پانے پانس مُود نہٕ زانہہ -

واکھ (۷۷)

سوال :- کُس ڈٙنگِہ تہٕ کُس زاگِہ ؟
کُس شٙروترٕ تیٚلی ؟
کُس ہرُس پوٗز لاگہ ؟
کُس پرٕمہ پٙد میٚلی

جواب :- مَن ڈٙنگِہ تہٕ اکھ ل زاگیٚ
ڈآڈی سرٕ پیٚنچہ ییٚنڈٕرے وترٕ تیٚلی
شُو وِتزار پوٗنی ہرُس پوٗزِہ لاگہ -
پرٕم پٙد ژٕرے تنہٕ شٕو میٚلی -

لفظی معنی :-

ڈٙنگِہ . . . . مچان، جس پر فصلوں کی رکھوالی کے لئے مالک کھیت میں بیٹھتا ہے۔

زاگِہ . . . . تاک میں رہنا۔

وترٕ . . . . لگاتار ۔

تیٚلی . . . . آہستہ آہستہ اثرانداز ہونا۔

ترجمہ :-

کون ہے، جو (ڈٙنگ) میں بیٹھ کر محوِ خواب ہے اور وہ کون ہے، جو جاگتا ہوا تاک میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ کون سی جھیل ہے، جس سے لگاتار پانی کی دھارا نکلتی ہے ؟ وہ کون سی چیز ہے، جس سے پرماتما کی پوجا کرنی چاہئے اور وہ کون ہے جس کو مقامِ افضل مل سکتا ہے ؟

ترجمہ لفظی جواب :- ڈاڈی سر . . . . . . وسیع جھیل -

پنچہ یندری ۔۔۔۔ حواسِ خمسہ

سو ویژار ۔۔۔۔۔۔۔ علم خود شناسی

ژیتینہ ۔۔۔۔۔۔ تزئین کرنا ۔ بار بار دہرا کر یاد کرنا ۔

ترجمہ :۔

خدائے لاشریک ہمیشہ جاگتا ہے ۔ جیو آتما جسم میں بس کر غفلت کی نیند سوتا ہے ۔ حواسِ خمسہ مانند اُس وسیع جھیل کے ہیں، جس سے لگاتار وچار دھارا بہتی رہتی ہے (خیالات جاری ہیں) اگر کوئی واصل حق ہو کر افضل مقام کا متلاشی ہے، اُس کو چاہئے کہ وہ اچھے اور نیک خیالات سے ذات مطلق کی پوجا کرے ۔

(تشریح)

جسم ڈھنگ ہے، جس میں روح اقدس جاگ رہا ہے ۔ جیو آتما محو خواب ہے کیونکہ وہ جسم تک اپنے آپ کو محدود سمجھتا ہے ۔ جسم کے حواسِ خمسہ وچاروں کو جنم دیتے ہیں ۔ لل کا کہنا ہے کہ اُتم خیالات کے جل سے پرمیشور کی پوجا ہی انسان کو عین الیقین کے افضل مقام تک رسائی بہم کر سکتی ہے ۔

واکھ (۷۸)

ژِ ہیتھ لو دُے ۔۔۔ ژندرمہ لودُے ۔

زلہٕ ہئے ڈیوٹھم لومہ تودُے ۔

ییتہ للیہٕ مے تن من لودُمے ۔

تنہ لل بو لوُم لوے چھس ۔

لفظی معنی :۔

ژ ہیتھ ۔۔۔۔۔۔ چت

زلہٕ ۔۔۔۔۔۔ وسعتِ آب ۔

لودُے ۔۔۔۔۔۔ مانجھنا ۔ صاف کرنا ۔

ترجمہ :-

اِنسان کا چِت (چنچل ہونے کی وجہ سے) ہر وقت بدلتا رہتا ہے' یہی حال چندرماں کا بھی ہے جو گھٹتا اور بڑھتا ہے اور ہر شب نئی شکل میں ہم کو نظر آتا ہے۔ پانی کی لہروں کو دیکھئے۔ یہ بھی بدلتی رہتی ہیں۔ الغرض ہر چیز حرکت میں ہے۔ میں "لل" بھی تب سے نئی ہی نئی ہوں' جب سے میں نے اپنے من کو (ناپاک خیالوں) سے اور جسم کو (دُنیا کی بندھنوں) سے دھو کر (مانجھ کر) ستھرا اور اُجلا بنایا۔

(تشریح)

للیشوری فرماتی ہے کہ سنسار میں سب کچھ بدلتا رہتا ہے۔ پرکرتی کا وصف ہی بدلنا ہے۔ مگر برخلاف اِس کے پرم شِو ہی ایک حقیقت ہے۔ جو نہ بدلنے والا ہے۔ ایک یونانی مُفکر کا کہنا ہے۔"

" جب ہم دریا کے گھاٹ پر جاکر اپنا ایک پاؤں پانی میں رکھتے ہیں' دوسرا پاؤں اُس پانی میں رکھنے نہیں پاتے' کیونکہ اِسی درمیانی وقت میں (وہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو) دریا کا پانی آگے بہہ گیا ہوتا ہے اور نئے پانی نے اِس کی جگہ لی ہوتی ہے۔ بہتا پانی مسلسل اور متواتر اپنی حالت بدلتا رہتا ہے۔ مگر باوجود اِس کے دریا اپنی شکل (جہاں تک کناروں کا تعلق ہے) تبدیل نہیں کرتا۔ اِسی طرح جسمانی CELLS لمحہ بہ لمحہ بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے دریا کا پانی لیکن اِنسانی جسم کے خط و خال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں دکھائی دیتی۔ للیشوری کا اِشارہ دراصل اِسی بدلتی ہوئی حالت کی طرف ہے۔

تنہ لل بہ نوم نوے چھس

:.:

واکھ (۷۹)

ترییہ نینگہِ سۄراہ سرِی سٔرس
اَکہِ نینگہِ سَرس ارشس جائے
ہرمُکھہ کوَسرٕ اکھ سۄتُم سٔرس
سۄتہ نینگہِ سَرس شُنیاکار ۔

لفظی ترجمہ :-

ترییہ نینگہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تین دفعہ
ارشس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عرش پر۔
کوَسرٕ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوثر ناگ
سۄتُم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پُل

ترجمہ :-

میں نے تین بار (جھیل کو) پانی میں ڈوبا ہوا دیکھا ۔ ہر طرف پہاڑ اور بیچ میں پانی ۔ ایک بار یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ اِرد گِرد کے پہاڑ بھی زیر آب غرق تھے اور گرد نواح میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی ۔ جہاں ایک پرندہ تک پاؤں ٹِکا سکتا ۔ چہ جائیکہ انسان دَم لے سکتا ۔ الغرض عالم آب تھا ۔ پھر ایک بار ایسا بھی ہوا کہ شمال میں ہرمکھ اور جنوب میں کوثر ناگ تک زمین اُبھر آئی ۔ یعنی وادی نکل آئی ۔ (مختصر لفظوں میں) یہ جھیل سات دفعہ اس طرح غرقآب ہوئی کہ ماسوائے خلاء کے (آسمان) کے کچھ نظر نہیں آتا تھا ۔

(تشریح)

اِس سلسلے میں یوگی تُپندھا یا لبنت کماؤ کی کہانی مشہور ہے ۔ وہ پرانایام کا ماہر تھا ۔ تینوں زمانوں سے واقف ، لوبھ موہ سے خالی عموماً یوگ سمادھی میں ڈوبا رہتا تھا ۔ اِس کی لمبی سمادھی میں دِن مہینوں میں ، مہینے سالوں میں ، سال یگوں میں ، اور یگ کلپوں میں تبدیل ہوتے تھے اور جب پرلے واقع ہوتا تھا ، تو اُس کی آنکھ

کھلتی تھی۔ اگر اُس وقت پانی یا آگ یا ہوا سے پرَلے ہوا ہوتا تھا' تو وہ اُس موجودہ عنصر کے موافق اپنا جسم ڈھال کر اپنی علحیدہ ہستی قائم رکھتا تھا۔ ایسے ہی پرَلے واقع ہونے پر ماسوائے خلاء کے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔

للیشوری (جو پچھلے جنم بھی یاد رکھے ہوئے تھی) کہتی ہے کہ اُس نے سات بار اِس سرشٹی کو بنتے اور بگڑتے دیکھا۔ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ للیشوری کِس پایہ کی یوگنی تھیں۔

واکھ (۸۰)

لَل بو تراُیس سوٗ من باغ برَس
وُچھم شوٗس شکھتہ میلتہ واہ۔
تتیِ یے لےُ کرم اَمرتہ سرَس
زِندےُ مویس تہ بہ کرِہ کیاہ۔

لفظی معنی :-

سوٗ من .... سچے دِل سے۔
شو .... شنکر۔
شکھتہ .... شکتی۔
لےُ کرم ...... مرکوز کیا۔
امرتہ سرس ... چشمہ آبِ حیات۔

ترجمہ :-

میں (للؔ) سچے دِل کی لگن سے اپنے باغ روٗپی دِل کے دروازے سے اپنے اندر گھُس گئی۔ میں نے وہاں شِو اور شکتی کو آپس میں جُڑا ہوا پایا'

یعنی اُن کا مِلاپ ہوا تھا ۔ اُس جگہ پر بیٹھ کر میں من کو ایکاگر کر کے امرت رُوپی ساگر (پرماتما) کے تاک میں بیٹھی رہی ۔ اِس چشمہ آبِ حیات میں زندہ ہوتے ہوئے میں ڈوبی یا یوں سمجھو کہ مر گئی ۔ بھلا ایسی حالت میں میرا کون کیا بگاڑ سکتا ہے ۔ اب میں زندگی سے بے نیاز ہوں ۔

(تشریح)

للیشوری کا مطلب یہاں یہ ہے کہ وہ اپنے پُرانے کرموں کو نشٹ کر چکی ہے ۔ موجودہ پرکرتی اُس کو نئے سرے سے اپنی زنجیروں میں جکڑ نہیں سکتی ۔ وہ اب جیون مکت ہے ۔ اس کا کون کیا بگاڑ سکتا ہے ۔

⁘

واکھ (۸۱)

رُت تہ کرُت سورُدی پزٕ سِم
کنَن نہ بوزُن اَچھن نہ باوٕ ۔
اُورک دپُن ییلہٕ وُٕد ندہ وُزِیم
رتن دیچھ پرزلِیم وَرازِنہٕ واو

لفظی معنی :۔

رُت تہ کرُت ... اچھا یا بُرا
وُٕد ندہ وُزِیم ... دِل سے پھوٹ پڑے گا ۔
وَرازِنہٕ واو ... طوفان جیسی چلنے والی ہوا ۔
رتن دیچھ ... رتن دیپ ، چراغ یا دِیا جس میں تیل کے بدلے گھی جلایا جاتا ہے ۔ باطنی دیلوا ۔
(چراغ ، دیپک)

ترجمہ :-

اچھا یا بُرا جو کچھ میرے روبرو پیش آئے - مجھے یہ بھلائی یا برائی نہ ہی آنکھوں سے دیکھنی چاہیئے نا ہی کانوں سے اِس قسم کے شبد سُننے چاہیں - ہر دو حالتوں میں مجھے شانتی کے پَد پر قایم رہنا چاہیئے - جس وقت مجھ پر پربھُو کی کرپا ہوگی - اُس وقت میرا دِل باوجود ارد گرد طوفانی ہوا ہونے کے باوجود میرے دِل کے روشنی کا چراغ خود بخود چمک اُٹھیگا -

(تشریح)

جس طرح ایک دِیا طوفان کے باوجود بُجھنے نہیں پاتا (اگر اُس کو حفاظت سے رکھا گیا ہو) - اِسی طرح ایک شانت اِنسان دُنیا کے تھپیڑوں سے ڈانواں ڈول نہیں ہونے پاتا - وہ نیک اور بَد کو سمان درشٹی سے دیکھتا ہے اور وِیاکُل نہیں ہونے پاتا -

:.:

للہ وید کی تعلیم

باب ششم

واکھ (۸۲)

کھینہ کھینہ کران کُن نُو واتکھ
نہ کھینہ گژھکھ آہنکاری
سُومے کھیٚتے مالِہ سُومے آسکھ
سُمے کھینہ مژرنے برنن تاری

ترجمہ:-

بار بار کھانے سے (دنیاوی لذیز اشیا سے) تمہاری (ہمیشہ کے لئے) بھوک نہیں مٹے گی۔ نا ہی تم کسی ٹھکانے پر پوہنچ سکو گے اور اگر بھوکا رہنے کا تہیہ کرو گے، تو ایسی حالت میں بھی تمہارے اندر غرور پیدا ہوگا۔ اِس لئے تمہارے لئے درمیانی راستہ (اعتدال کا) اختیار کرنا فایئدہ مند ہوگا۔ ایسا کرنے سے تمہارے لئے حقیقت کے دروازے (جن پر کنڈیاں لگی ہیں) کھل جائینگے اور تم ہمراز حقیقت بن جاوگے۔

(تشریح)

اعتدال کا راستہ دُنیا اور عقبےٰ دونوں میں فایئدہ مند ہے۔ گیتا جی کے چھٹی ادھیائے شلوک چھ اور سات اِس سلسلے میں ملاحظ ہو۔

کم خوری اور نہ کم خوابی ریاضت کا اصول
پُر خوری سے نہ پُر خوابی سے راحت کا حصول
اعتدالِ خواب و خورِ تفریح بہجت چاہیئے
اعتدالِ فعل میں راحت ہے شاغل کیلئے
(گیتا جی)

واکھ (۸۴)

یمہ سیت تیر ژلہِ تم امبر ہتیا۔
یوچھ یمہ ژلہِ تی آہار آن۔
ژِتا سو ہر وِتژارس پیتا۔
ژینتن یہ دیہہ ون کاون

لفظی معنی :۔

امبر . . . . کپڑے
آہار . . . . خوراک
وِتژارس پیتا . . . . . وِچار کرلے۔
ژینتن . . . . . . جان لے۔
دیہہ . . . . جِسم۔

ترجمہ :۔
کپڑے اس قدر پہن کہ تیرا جسم سردی سے محفوظ رہ سکے۔
خوراک بھی اتنا کھا، جس سے تمہاری بھوک مِٹے۔ اے میرے من (کھانا پینا علیحدہ رکھکر)
تو اپنے وجود کے اندر ذاتِ حق پر سوچ وِچار کر۔ اے میرے چِت مجھے اِس قسم کی
ہدایت کر کہ میں جسم کے اندر انتر آتما کو پہچان لوں۔ اِنسان کا فرض اولین یہ ہے کہ وہ

فانی جسم کے اندر غیر فانی رُوح کی تلاش کرے۔

(تشریح)

بھاسکر آچاریہ نے چوتھی سطر کے معنی یوں کیے ہیں:-

اے میرے من یہ نصیحت (مشورہ) میرے جسم کو واضح کر۔

دیہس ون۔ کیاہ ون (تم جسم کو یہ سمجھاؤ)۔

وقت گذرنے کے ساتھ اور کاتبوں کی ذرا سی ہیر پھیر نے اُوپر کے الفاظ (ون) (کاؤں) "جنگلی کوؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔

للّ دید جسم کے بارہ میں یہ رائے نہیں رکھتی تھی کہ جسم جنگلی کوؤں کے خوراک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، بلکہ اُس کا کہنا ہے:-

شبو چھے زادیل زال دہراوتھ
. . . .
زندہ نے دِچھِن اوہ کتہِ مرِتھ

یعنی جسم کے ذریعے ہی مُکتی ممکن ہے۔ اِنسانی جسم پربھو کا مندر ہے۔

واکھ (۸۴)

کندیو گیہ تیتری کندیو ونواس
ویپھل من نارٹِتھ تہ واس
دین راتھ گنزرتھ پنُن شواس
یُتھوے چھک تہ تیوتھوے اس

لفظی ترجمہ:-

گیہ . . . . گھر بار

کندلو . . . . انسان
ونیرزی . . . . ترک کرنا۔ تج دینا۔
ویچھل . . . . بے فائدہ۔

ترجمہ :۔

کوئی گھر بار چھوڑ دے۔ کوئی بن باس اختیار کرے تاکہ وہ نجات کا حقدار بن سکے۔ ایسے حالات میں اگر تم کو پھر بھی اپنے من پر قابو حاصل نہیں، تو (گھر بار۔ بن باس) بے فائدہ ہے۔ پھر اے انسان تم کو چاہیئے کہ تو دن رات اپنے پران اپان (سانس) گنتا جا۔ گنتی دھیان کے ساتھ کی جاوے۔ اسطرح سے اسے متلاشی گھر بار چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اسی حالت میں رہ، جس صورت میں تو اب کے رہ رہا ہے۔ گرہستی ہو کر گرہستی پن جاری رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(تشریح)

ہردے۔ نابھ۔ اور ترکٹی، تین دھیان استھان
سُرت۔ ایکتا۔ نابھ میں ہردے تیج پردھان۔
اپنے دِل کو تھام کر کرتا ہے جو شغل مدام
اُس کو ملتا ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ مقام۔
(گیتا جی)۔

اِس سلسلے میں ابھنو گپت آچاریہ نے کہا ہے :۔

تو کوئی چیز پکڑ نہ لے اور نہ کوئی چیز چھوڑ دے، صرف تو اپنے حقیقی سروپ میں قیام کر اور اُسی جگہ قرار پکڑ، یعنی دِل کے تمام محسوسات قابو میں لا کر تو اپنی شدھ چِتنا میں ڈوب جا، یعنی PURE CONSCIOUSNESS میں قیام کر۔

واکھ (۸۵)

کندیو کرکھ کنّدہ کنّدے
کندیو ! کرکھ کنّدہ وُلاس
بھوگے میٹھی دِنتھ ییتھ کندے
اَتھ کندِ روزہ سوُر نہ تہٕ ساس ۔

لفظی معنی :-

کندیو . . . . اے اِنسان
کندے . . . . جسم ' بدن
وُلاس . . . . ملبوس کروگے
بھوگے . . . . اچھی اچھی نعمتیں ۔

ترجمہ :-

اے اِنسان ' کب تک اِس جسم کی پرورش میں مشغول رہے گا ؟ اور کب تک اِس جسم کو (انواع و اِقسام) کے جامے پہناؤ گے ۔ میٹھی میٹھی نعمتیں اِس جسم کو ذائقہ کے لئے کھلاتا رہا ہے ۔ اُس جسم کو جو ایک دِن مٹی اور راکھ میں تبدیل ہوکر رہے گا اور اِس کا نام و نشان تک مِٹ جائیگا ۔ پھر کیا کروگے ' اُس کا جواب لل دِدید خود ہی دوسرے واکھ میں دے گئی ہے ۔

واکھ (۸۶)

شوُمنہ گارن منز ییتھ کندے
ییتھ کنّدہ دِیان سوُ رُوپ ناوٕ ۔
گوبہ مہ ژٕلی ۔ شوُبہ ییٔ کندے
ییتھی کنّدہ تیتھ تے سود پرکاش ۔

لفظی معنی :-

شُومَنَہ .... سچی لگن سے۔

کینڈے .... جسم

گاڑن .... تلاش کر۔

سرُوپ .... پربھو کا رُوپ -

شوبھ .... شوبھا دے گا۔

تیپز .... تیج ۔ نور

ترجمہ :-

(اے انسان) سچی لگن سے اپنے ہی اِس جسم میں پرماتما کو ڈھونڈھ لے۔ (ذات افضل) ایشور بھی اِس جسم میں جلوہ افروز ہے۔ اگر (اِس جسم سے) لوبھ موہ ختم کرو گے اور اُن کا نام و نشان جسم میں رہنے نہ دوگے، تو تمہارا یہ جسم اُس کے ہی تیج (نور) سے منور ہوگا۔

(تشریح)

یہاں للیشوری فرماتی ہے کہ اِس جسم کے میٹھے میٹھے پکوانوں سے یا رنگ برنگ کپڑوں سے ملبوس کرنے کے بجائے اگر انسان اِس جسم سے لوبھ موہ ختم کرے۔ کھانے، پینے، اُٹھنے، بیٹھنے، سونے اور بولنے میں اعتدال سے کام لے تو یہی جسم پربھو کے تیج سے خود بخود منور ہوگا۔

⁂

واکھ (۸۷)

ترِیشہ بُوچھہ مَو کریشہ ناوُن
یانِ ژھِیہ تانی ستندارُن دِیہہ
پھِرکھٹ چھُون دھارُن تہ پارُن
کرِدہ اپکارن سوُے چھے کیرِیے۔

لفظی ترجمہ:-

کریشہ ناوُن . . . . . ترسانا۔
ژھِیہ . . . . کمزور پڑ جائیگا۔
دھارُن تہ پارُن . . . . دھارنا کرنا۔ برت رکھنا۔
پھِرکھٹ . . . . قابلِ ملامت۔
دِہ اپکارُن . . . . . اُپکار کرنا۔
کرِیے . . . . عمل ریاضت۔

ترجمہ:-

اِس جسم کو بھوک کے وقت روٹی کے لئے اور پیاس کے وقت پانی کے لئے مت ترساؤ۔ اِن دونوں صورتوں میں جب جسم پر کمزوری غالب آئے، تو فوراً اُس کو (روٹی پانی دے کر) سنبھال لے، ورنہ تمہاری دھارنا اور ورت رکھنا قابلِ مذمت ہے۔ اے متلاشی، یہی اچھا ہے کہ سب کے ساتھ بھلائی کر (جس میں تمہارا شریر بھی شامل ہے)۔ حقیقت میں اِس کو ہی ریاضت اور عملِ معرفت کہا جائیگا۔

*

واکھ (۸۸)

کیاہ بُڈکھ موٗ بھوہ سرہ دزرے
سٗوبتہ لوٗہرتھ پیٹھ تمہ پآنکھ
یَم بُتہ کرنے کآل چھوٗر دزرے
کُوہ زن کاسی مرنیٖ شینکھ

لفظی معنی:-

بُڈکھ .... غرق آب ہو گئے ہیں۔
موٗہ بھوسرہ .... لالچ کے سمندر میں۔
دزرے .... لہریں۔
سرہ .... سمندر۔
پآنکھ .... گھٹا ٹوپ اندھیرا۔
چھوٗر دزرے ..... گھسیٹنے سے تمہارے جسم سے خون کا فوارہ چھوٹیگا۔
سٗوبتہ لوہرتھ ... بنڈ توڑ پھوڑ کر رکھنا۔
یَم بُتھ .... یماکال کا جیسا مُنہ کرکے۔
کآل .... وقت آنے پر

ترجمہ:-

انسان تم نے اپنے ارد گرد بچاؤ کے بنڈ اُکھیڑ دیئے ہیں۔ اب تمہارے ارد گرد صرف موہ کا (تامس) گھُپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور وقت آنے پر ہی فرشتہ اجل بن کر تم کو اس طرح گھسیٹ کرلے جائینگے کہ تمہارے جسم سے خون کے فوارے پھوٹ جائینگے۔ بھلا کون ہے وہ، جو تم کو موت کے عذاب سے چھٹکارا دے سکتا ہے۔

(تشریح)

اے دُنیادار انسان! تم نے موہ کے سمندر میں اپنے آپ کو ڈبو

دیا ہے۔ بجائے اِس کے تو اپنے اِردگرد بچاؤ کے بنڈ تعمیر کرتا تاکہ تو غرق آب نہ ہونے پاتا۔ مگر تم نے اپنے بچاؤ کے ایسے بنڈ بھی نیست و نابود کر دیئے ہیں۔ اِس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں یہی لوبھ اور موہ فرشتہ اجل بن کر تمہارے جسم کو گھسیٹ کر خون آلودہ بنا دینگے۔ (ذرا سوچ لے) اِس موت کے عذاب سے کون چھٹکارا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جو تم کو لبورت بنڈ آنے والے خوفناک سیلاب سے بچاتے، وہ تم نے (اپنے اندھکار میں) نیست و نابود کر دیئے ہیں۔

واکھ (۸۹)

ہیتھ کرِتھ راج پھیرِ نا
دِتھ کرِتھ تریُپِتھ نا مَن
لوَب وِنا زِیو مرِہ نا
زیوَنت مرِہ نائے سُے چھُے گیان۔

لفظی معنی:۔

ہیتھ کرِتھ ۔۔۔۔۔ لے لے کر۔
راج ۔ راج ۔۔۔۔۔ رجوگن۔ دُنیاوی کاروبار۔
دِتھ کرِتھ ۔۔۔۔۔ دے دے کر۔
ترِپتھ نا ۔۔۔۔۔ مطمئن نہیں ہوگا۔ پُر نہیں ہوگا۔
زیوَنت ۔۔۔۔۔ جیتے جی۔

ترجمہ:۔

اگر اے اِنسان، تم کو راج گدی مِل جائے، پھر بھی تم کو تسکین قلب حاصل نہیں ہوگا۔ نا ہی قناعت اور سکون دِل حاصل کرے گا۔ اگر تم یہی راج گدی اپنی مرضی سے کسی غیر کو بھی بخش دوگے۔

مگر وہ اِنسان امر ہے جو خواہشات سے خالی ہے۔ جس کے پاس

حقیقت کا علم ہے۔ اگرچہ وہ دیکھنے میں کاروباری لگتا ہے۔ مگر وہ دنیاوی خواہشات سے ملوث نہیں ہے۔ وہ لالچی دنیا سے مرچکا ہوتا ہے۔

(تشریح)

جیسے دریا آکے بن جاتے ہیں ساکن بحر میں
محو ہو جاتا ہے، مٹتی ہیں اُس کی خواہشیں
عین راحت سے بسر ہوتی ہے اُس کی زندگی
طالب دنیا سے اکثر دور ہے آسودگی ۔ (گیتا جی)

واکھ (۹۰)

راجس باج یمی کرتل تیاج ۔
سُورکس باج چھُے تیھہ تاےٗ دان ۔
ستہرس باج یمیٔ گورٕ کتھ باج ۔
پایہ پوٗتِ باج چھُے پنٕہ نےٗ پان ۔

لفظی معنی:-

باج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شریک، چار دفعہ ایک ہی لفظ کا استعمال دیکھ لیجئے۔
کرتل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تلوار۔
تیھہ تے دان ۔ ۔ ۔ ۔ تپ اور دان۔
ستہرس ۔ ۔ ۔ ۔ حقیقت۔ الشعور
باج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل کرنا۔ تعمیل۔
تیاج ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اٹھائی۔

ترجمہ:-

جس نے تلوار اٹھائی اُس نے راج گدی پائی۔ جس نے تپ

دان کیا، وہ سورگ کا حقدار بنا۔ اپنے گرو کے وچن پر عمل کرنے والا واصل حق ہوا۔ اسی طرح ہر منش گناہ و ثواب کے نتایج کا ذمہ دار ہے اور اپنے عمل کا پھل ہر انسان کو بھگتنا ضروری ہے۔

(تشریح)

جنگجو یا نہ طبیعت والا تلوار سے راج گدی حاصل کرتا ہے۔ مذہب کے اصولوں پر چلنے والا ستورگ کا دعویدار ہوتا ہے۔ آواگون کا چکر اور اس سے خلاصی خودشناسی سے حاصل ہوتی ہے اور خودشناسی گورو کے ارشادات سے حاصل ہو سکتی ہے۔

واکھ (۹۱)

کھیتھ گنڈتھ شمہ نا پانس
براتھ یمو تراؤ تے گیہ کھسیتھ
شاستر بوزتھ چھ یمہ بھئے کرور
ستونا پنر تہ ونی لسیتھ

لفظی ترجمہ:-

شیمہ نا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تسکین نہیں دینگے۔
یمہ بھیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خوف اجل۔
کرور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کٹھن۔
لسیتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محفوظ۔
براتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ امیدیں۔ (موہوم)

ترجمہ:-

کھانے پینے سے ہی ایک انسان کو من کی شانتی (سکون قلب) حاصل نہیں ہوتا ہے، جن لوگوں نے موہوم امیدوں پر تکیہ نہیں کیا۔ وہ لوگ ہی دراصل خوش و خرم رہے اور وہی لوگ عروج پا گئے۔ مذہبی کتابیں پڑھنے اور سننے سے موت

کا فرشتہ بھیانک نظر آتا ہے، جس انسان کو عیش و عشرت کے لئے (ایک کوڑی) تک (لبطور قرضہ نہ ملی) ایسے ہی لوگ آخر میں سکون و سعادت پاتے میں کامیاب ہو گئے۔

(تشریح)

عیش و عشرت کو تیاگنے والے ہی سعادت مندی کے حقدار ہوتے ہیں۔ مذہبی کتابیں پڑھنے سے انسان کی یہ خواہش رہتی ہے کہ خوف اجل جاتا رہے۔ کیونکہ مذہبی کتابوں میں موت کی ڈراونی تصویر پیش کی گئی ہے۔ کھانا، پینا بھی انسان کو شانتی نہیں دے سکتا۔ اصلی شانتی تو من کی شانتی ہے۔ اسی لئے من کی شانتی کی ہی تلاش ہونی چاہئے۔ اس کے بجائے، جنھوں نے جسم کو کھانے پینے سے شانتی دی، وہ اصلی شانتی سے بہت دور رہتے ہیں۔ حقیقی شانتی سے ہی سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

واکھ (۹۲)

لوُبھ مارُن سہز وِژارُن
دُرگ زانُن، کلپَن تراوِ۔
نشہ چھوُے تہ دوُر موُگارُن
شوُنیس شوُنیاہ میلتھ گو۔

لفظی معنی:-

لوُبھ ...... طمع و حرص
سہز وِتژارُن ... خیالات وجدانی پر وِچار کرنا۔
کلپَن تراوِ ...... فضول خیالات ترک کر۔

ترجمہ:-

لالچ و حرص کو پہلے بیخ و بُن سے اُکھاڑ پھینک۔ پھر تلاش حق

میں جُٹ جا۔ وصالِ حق کا (سودا) گراں سمجھ۔ فضول خیالات دِل سے بدر کر۔ دوُر جانیکی ضرورت نہیں۔ ایشور تمہارے (اِس قدر) نزدیک ہے (جس قدر تمہارا اپنا سانس)۔ بھگوان کو مثلِ خلا سمجھ اور یوگ ابھیاس سے افضل مقام حاصِل کرنے کے لئے مثلِ خلاء خلاء کے ساتھ مدغم ہوکر اپنا وجوُد مٹا دے۔

واکھ (۹۳)

پَرتھ تیرتھن گژھان سنیاس
گاران سوَ زرشن میوُل۔
ژِتا پرتھ موُ نشیتھ آس۔
ڈیشکھ دوُرے دَرمُن نیوُل

لفظی معنی:-

گاران .... ژھانڈان، ڈھونڈتے ہیں۔
سوَ زرشن میوُل .. بھگوان سے مِلاپ۔
نشیتھ .... جس کو یقین نہ آئے۔
موُ .... مت۔ نہیں۔

ترجمہ:-

ہر تیرتھ پر روز و شب سنیاسی جاتے ہیں تاکہ اُن کو جلوہ حق حاصل ہو۔ اے میرے چِت۔ تمہارا یقین کیوں ڈانوا ڈول ہو رہا ہے۔ تم کو بھی دوُر سے ہی (گھر بیٹھے) سبزہ ہی سبزہ نظر آئے گا۔ (دوُر کے ڈھول سہاونے ہوتے ہیں) دوُر جانے کی ضرورت نہیں۔ تو اُس کو اپنے ہی وجوُد میں تلاش کر)۔ ایسا نہ ہو کہ تم تیرتھوں پر جانے والوں کی طرح تشنہ لب رہ جاؤگے۔

❖

واکھ (۱۴۹)

یمی لُوبھ منمتھ مَد تُزوُد مُوُرمن
وَتہِ نٲشں مارِتھ تہ لُوگن داس
تمی تٔتِھز ایشور گورُن
تمی سٹورِوُے ولیوندُن سوٗاس۔

لفظی ترجمہ:-

لُوبھ . . . . طمع، حرص
مَد . . . . غرور، اہنکار۔
وَتہِ نٲشں . . . . . غولِ راہ۔
داس . . . . . . لوک سیوک۔
ولیوندُن . . . . جان لیا۔گروانا۔
سوٗاس . . . . سواس یا راکھ۔

ترجمہ:-

طمع، شہرت اور تکبر، یہ انسان کے تین (لٹیرے) یعنی دشمن ہیں۔ یہ تینوں بنی نوع انسان کے لئے غولِ راہ ہیں اور ان کے ہاتھوں انسان کا لُٹ جانا یقینی ہے۔ البتہ ایک ایسا شخص جس نے ان تینوں کا خاتمہ کیا ہوا ہے اور پھر خدمتِ خلق میں جُٹ گیا ہو، ایسا ہی انسان متلاشیِ حق تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس انسان کے سامنے خدا کے بغیر دیگر چیزیں راکھ کے مانند بے مائیگہ ہیں۔

واکھ (۹۵)

مارکھ مار بُتھ کام کرودھ لوبھ
نتہ کان برتھ مارنے پان ۔
منہ کھین دِکھ سُہ ویزارہ شم
وشے تہند کیاہ کیُتھ دُرزان

لفظی معنی :۔

مارکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ختم کردے ۔
مار بُتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قاتل جیسے ۔
کام کرودھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شہوت اور غصہ ۔
مینے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جان بوجھ کر ۔
وِشے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زہر ۔
کان برتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تیر مار کر ۔
سُہ ویزار ۔ ۔ ۔ ۔ اچھے خیالات ۔
کیاہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا ۔
کیُتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیسے، کیسا ۔
شم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اندہ کرنوں کا قابو میں کرنا ۔
وِشے، وِش ۔ ۔ ۔ ۔ زہر ۔

ترجمہ :۔

تم شہوت، غصہ، حرص و ہوا، جو بمثال قاتل ہیں ۔ تو کلیتاً ان کا خاتمہ کر ۔ ورنہ یہ تمہارے جان اپنے تیروں سے لیں گے ۔ اپنے من میں (اِن قاتلوں) کو اچھے اور نیک خیالات سے اور اندہ کرنوں کو قابو میں لانے سے، اِن کو یہی خوراک (نیک اور اچھے خیالات) کھلاتا جا ۔ اگر تو اِن کے (ڈنگ) سے بچنا چاہتے ہو، تو اُن کے بارے میں "کیوں ۔ کیا ۔ کیسے" اِس قسم کے سوالات پر سوچ و وِچار کرتا جا ۔ ایسے ہی شنجھ وچاروں سے اور تحقیقات

سے یہ خود بخود ختم ہو کر رہینگے۔

(تشریح)

شہوت و نفرت خاصہ ہیں درک محسوسات کا
دونوں دل کے چور ہیں تو ان کے قابو میں نہ آ
(گیتاجی ادھیائے ۳، شلوک ۳۴)

— ۰ —

واکھ - (۹۶)

منسی مان بھو سَرس
چھُر کوپ تیریس نارچھک ۔۔۔۔ نارچہ
لیکہ لیکھ یود تلہ کوت
تلہ تل ستے تول نا کینہ

لفظی ترجمہ:-

بھوسر ۔۔۔۔۔۔ لا محدود سمندر۔
کوپ ۔۔۔۔۔۔ غصہ۔ شرارت۔
تلہ تل ۔۔۔۔۔۔ تول ماپ کر۔
تل ۔۔۔۔۔۔ وزن۔
لیکھ ۔۔۔۔۔۔ کھوج کروگے۔
نارچھک ۔۔۔۔۔۔ شعلے۔ نارچہ۔ مچھلیاں پکڑنے کا بالا۔
منسی ۔۔۔۔۔۔ من کو۔

ترجمہ:-

من اور سمندر کو بے پایاں (اور لامحدود) سمجھ۔ جس طرح سمندر کی تہہ کے نیچے ایک زبردست تباہ کن آگ (آتش فشاں) ہوتا ہے بالکل اسی طرح انسان کے من کے اندر بھی شرارت اور غصے کے شعلوں کا لاوہ موجود ہے اور جس وقت یہ آگ

بھڑک اُٹھتی ہے، یعنی غصّے کے شعلوں سے غیض و غضب اور دُشنام کاری کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے ۔ اگر یہ الفاظ (جو شرارت اور غصّے کے وقت کہے گئے ہوں)، عقل کی کسوٹی پر پرکھ لوگے۔ تو تم یقیناً جان جاؤگے کہ اِن (شراروں) غصہ آور باتوں میں کوئی وزن (مطلب) ہی نہیں ۔

(تشریح)

اسی طرح عاقلوں نے کہا ہے کہ غصّے کے وقت تھوکنا چاہئے یا غصّے کے وقت ایک سے دس تک گنتی کرنی چاہئے ۔ خیالات کا مجموعہ من کہلاتا ہے ۔ جب خیالات کا قلع قمع کیا جاوے، تو من کمزور ہو جاتا ہے اور وہ دشمن کے بجائے دوست بن جاتا ہے ۔

واکھ ۔ (۹۷)

ماریھ پانژھ بھوتہ تم پھل ہنڈی
ژیتن دانہ وُکھر کھیتھ
تدے زانکھ پرم پد ژنڈی
ہش کھوش کھوُر کو تہ نہ کھیتھ

لفظی ترجمہ :-

پانژھ بھوت . . . . . پانچ عنصر، خاک، باد، آب و آتش، آکاش ۔
پھل ہنڈی . . . . دانہ کھلا کھلا کر موٹے بنائے ہوئے بھیڑو ۔
وُکھر . . . . . . چاول کی روٹیاں (وکھر . . . آب یا جہ کہتے ہیں)۔
ژنڈی . . . . بے قرار چنچل ۔
تدے . . . . . . تب ہی جان لے گا ۔
کھوش کھر . . . . . اُلٹ پلٹ، تانترک پوُجا ۔

ترجمہ :-

پہلے پانچ عناصروں کو آتمہ بودھ کے دانہ پانی سے اور ریاضت کی چاول کی روٹیاں (وکھر) کھلا کھلا کر موٹا تازہ بناؤ اور پھر اِن کو قربان گاہ پر بھینٹ کر۔ اِس

طریقۂ عمل سے شاغل تو اپنے چنچل من کے لئے افضل ترین مقام دِلانے میں کامیاب ہوکر رہوگے۔ اگر یہ طرزِ پرستش تانترک وضع کی ہی کیوں نہ ہو۔ شرط بس ایک ہے کہ اے شاغل پہلے آپ اپنے حواسِ خمسہ کے گوناگوں محسوسات اور تجربات کو ایک پالے ہوئے بھیڑ کی طرح قربان کروگے۔

(تشریح)

پنچ بھوت یا مہا بھوت، اِن عناصر کی موجودگی سے عملی زندگی میں اِنسان کو قسم قسم کے تاثرات حاصل ہوتے ہیں۔ چونکہ لل دیدؔ کے واکھوں میں تنتوؤں۔ عناصر۔ بھوتوں کا ذِکر ہے۔ اِس لئے ناظرین کے لئے اِن کو نقشے کی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔

نمبر شمار	پنچ بھوت (پانچ عناصر)		خصوصیات	ذرائع حواس	اسباب عمل	پران	کیفیت
۱۔	آکاش	خلاء	شبد۔ آواز	کان	ہاتھ	سمان	عناصر = 5 اعضائے [illegible]
۲۔	وایو	ہوا	سپرش۔ چھونا	جلد	پاؤں	پران	حواس مدرک [illegible] ۱۵
۳۔	اگنی	آگ	روپ۔ صورت شکل	آنکھ	مُنہ	اپان	قوت مدرک [illegible] چار
۴۔	جل	پانی	رس۔ مزہ	زبان	بول	ویان	۱۔ عقل ۲۔ دل ۳۔ خیال
۵۔	پرتھوی	مٹی۔ زمین	گند۔ بو	ناک	براز	اُودان	۴۔ حافظ ۵۔ شوق ۶۔ نفرت

[illegible] ۷۔ خوشی و غم ۸۔ ہوش و غفلت ۹۔ اہنکار ۔[خود

یہ محسوسات کی تفصیل ہے۔

⁂

واکھ (۹۸)

ژیتہ تُرگ گگنہ برمہ ووَن
نمشہ اَکہ ژھنڈہ یُوجنہ لچھ
ژیتنہ وِگہ لبُد رٹتھ زوُن
پراَن اَپان سنداریتھ پکھچ

لفظی معنی :-

ژیتہ تُرگ ...... من کا گھوڑا
گگنہ .... آسمان پر
برمہ ووُن ...... اُڑنے والا۔
نمشہ اکھ ...... ایک لمحے میں۔
ژھنڈہ .... طے کرے۔
یُوزنہ .... یُوجن ہا۔ ایک یوجن ۳ میل کا ہوتا ہے۔
پکھنج .... گھومنے والے پہیے یا اُترنے والا اور چڑھنے والا سانس۔

ژیتنہ وگہ ...... حقیقت شناسی کا عکس۔

ترجمہ :-

یہ من کا ہی (ہوائی) گھوڑا ہے جو چند لمحوں میں آسمان پر ہزاروں یوجنوں کا سفر طے کرتا ہے۔ ایسے بے لگام گھوڑے کو جو عقل اور ذات شعوری کے لگام سے قابو کر لیگا۔ وہی آدمی سانس کے دو[۲] پہیوں والی (گاڑی) کو شوقِ عمل سے قابو میں لانے سے کامیاب کہلایا جائیگا۔

(تشریح)

ذل ہے سرکش، مُفسد و عیار اے عالی مقام
باد پائے بے عنان مشکل سے لیتا ہے لگام

شغل کے رشتے سے جب مضبوط ہوتا ہے خیال
قلب ساکن میں نظر آتا ہے اپنا ہی جمال - (گیتا جی)

:.:

واکھ (۹۹)

پوَن پوُرِتھ یُس اَنہِ وگے
تس بوہ ناس ٹپھرش نہ بوُچھ نہ ترِیش -
تہِ یس کرَن انِتہ تگہِ
سمسارس سوُئ زینہ نیچھ -

لفظی ترجمہ :-

پوَن . . . . پران وایو - عمل تنفس
پوُرِتھ . . . . پُر کرنا -
وِگہ . . . . قابو میں لائیگا -
بوہ ناس ٹپھرش . . . . اُس کو چھو نہ سکیگی -
اَنِتہ . . . . انت سمے - وقت آخر
بوُچھ تہ ترِیش . . . . بھوک اور پیاس -
زینہ . . . . جنم لینا -
نیچھ . . . . ساعت سعید -

ترجمہ :-

جو اپنے پرانوں کو مکمل طور قبضے میں لا سکیگا - اِس مشق سے اُس انسان کو بھوک اور پیاس ستا نہیں سکیگی - جو انسان آخری دم تک اس عمل کو جاری رکھ سکیگا - ایسے انسانوں کا پیدا ہونا ہی دنیا کے لئے فالِ نیک سمجھنا چاہئے -

(تشریح)

جس نے اپنے دِل کے بس میں کر لئے سارے حواس۔
فعل کرتا ہے مگر آزاد ہے وہ خود شناس۔
(گیتاجی)

واکھ (۱۰۰)

ژلۂ ژتا وُندَس بھیہٕ مۄ بَر
چۄن ژِنیتھ کرٲن پانہٕ ٲنا۔
ژٕ ژٕ کوہ۔ زٲنِی کھیوُد ہرِہ کر
کیوَل تسٕندے نُوْرُک ناو۔

لفظی ترجمہ:-

ژلہ ژتا ...... چنچل من
ژِنیتھ ...... چِنتا مَگر۔
کھیود ...... بھوک۔
ہرِہ ...... ختم کرلیگا۔
کوہ زٲنِی ...... کیسے جان لیگا۔

ترجمہ:-

اے میرے چنچل من۔ تو خوف کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دے۔ تیرے مالک (پربھو) کو تمہاری ہر وقت فکر دامنگیر ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے، کہ وہ تمہارے ضروریات کیوں کر پورے کر سکتا ہے۔ (البتہ اِس بات کی ضرورت ہے) کہ تو ہر وقت اُس سے امداد کے لئے ملتجی بنے رہو۔ صرف اُس کا ایک نام (ورد زبان کرنے سے) تمہارا بیڑا پار ہوگا۔

(تشریح)

تو چرا باشی بہ فکرے مبتلا۔ کارساز ما بفکرِ کارِ ما

معنی :- اے اِنسان تو کیوں گرفتارِ فکر ہے۔ ہمارا پروردِگار ہر وقت ہمارے کام (خورد و نوش) کی فکر میں ہے۔

⁂

واکھ (۱۰۱)

زانہٕ ہا ناڑِ دَل منہٕ ژٕٹِتھ
ژٕٹِتھ وٹِتھ، کٹھِتھ کلیش۔
زانہٕ ہا ادہٕ اَستہٕ رسائن گٹِتھ
شِو چھے کرٕ وٕٹھ زٕین اُپدیش۔

لفظی ترجمہ :-

ناڑِ دَل .... ناڑیوں کی گھتی
رسائن .... دواؤں کا گھوٹنا۔کیمیا بنانا۔اکسیر بنانا۔
اَستہٕ .... آہستہ آہستہ۔
گٹِتھ .... گھوٹ کر۔

ترجمہ :-

میں من کے ذریعے ناڑی دَل پر قابو پا سکتی ہوں۔ اُن کو کاٹ سکتی تھی، اکھٹے کر سکتی تھی اور پھر من کے کلیش مِٹا سکتی تھی۔ میں آہستہ آہستہ رسائن گھوٹ کر اُس کو اکسیرِ حقیقی میں تبدیل کرنا بھی جانتی تھی۔ باوجودِ اِن سب تجربات اور ہُنرمندی کے میں محسوس کر رہی ہوں کہ شنکر بھگوان کا پانا کس قدر کٹھن ہے۔ اَے شاغِل اِس سے اُپدیش حاصِل کر۔

⁂

واکھ (۱۰۲)

یہ ہئی ماتر رَیپھ پےٚ دیئے
یہ ہئی باریا ریپھ کرِہ وشیش
یہ ہئی مایا رَیپھ اَنتہ زوٗ ہیئے
شِوٕ چھےٚ کرٕ وُٹھ تہٕ زیٛن وٕوپدیش

لفظی معنی :-

ماتر .... ماں ۔
رَیپھ .... صورت ۔
پے دیئے .... پرورش کرے ۔
باریا ریپھ .... بیوی کی شکل میں ۔
وشیش .... گرفتار محبت کرے گی ، اپنا بنائیگی ۔
انتہ زوہیئے .... آخر میں مایا بن کر جان لے گی ۔

ترجمہ :-

عورت ذات ایک ہے مگر اس کی صورتیں مختلف ہیں ۔ ماں کی صورت میں دودھ سے پرورش کرتی ہے اور یہی عورت بیوی کی صورت میں گرفتار عشق کرتی ہے ۔ یہی عورت آخر میں مایا روپی چنڈی دیوی بن کر تمہارے پران لیتی ہے ۔

(تشریح)

کثرت عالم میں وحدت جس کو آتی ہے نظر
جاگزیں ہوتا ہے وہ روحانیت کے بام پر

(گیاجی)

⁂

واکھ (۱۰۳)

کلن کالہ زالی بِدوے ژہ گول
دیندگیہ وا دیندو دَلواسس
زانِتھ سترو گتھ پرکھہ امول ۔
ٹیٹھے زانکھ شیتھو ے آسس

لفظی معنی :-

کلن . . . . کلپنایئں خیالات
کالہ زال . . . . وقت کا جال (واگہ واتش)
گول . . . . ختم ہوا ۔
گیہ . . . . گھر بار ۔
امول . . . . بے بہا ۔
دلواسس . . . . بن باس ۔

ترجمہ :-

اگر وقت گذرنے کے ساتھ تمہاری راسنایئں اور کلپنایئں ختم ہو گئی ہوں، ایسی صورت میں شاغل کو چاہیے کہ خانہ دار (گرہستی بن کر) زندگی بسر کرے، یا تارک الدنیا ہو کر جنگلوں میں چلا جائے ۔ ہر صورت شاغل کو چاہیے کہ خدا کو نرلیپ ۔ دین دیال ۔ سروہ یا پک جان لے ۔ اُس میں بھی وہی وچار آیئں گے، جن نظریات کا وہ حامل ہو ۔
دوسرے لفظوں میں جیسے سادھک پربھو کو سمجھ پائیگا، ویسا ہی وہ بن جائیگا ۔
اِس میں کوئی شک نہیں ۔

❖

واکھ (۱۰۴)

شِوٕ شِوٕ کران ہمسہ گتہ سۄورتھ
رُوزِتھ ویوہارٕ دِن کینہہ راتھ۔
لاگہِ رُوست اُدے ییہ منٕ کرتھ
تس نیتھ پرسن سُرگُرٕ ناتھ۔

لفظی معنی:۔

شِوٕ شِوٕ کران ۔ ۔ ۔ ۔ خدا خدا وِرد زبان کرکے۔
ہمسہ گتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سۄہم (ہم سو) سورتھ، سمرن کرتے ہوئے۔
گتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چال
نیتھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر وقت۔
ہمسہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہنس کی چال، اِس شبد کو پلٹ کر سوہم بن جاتا ہے۔

ترجمہ:۔

خدا۔ شِیو کا مبارک نام جپتے ہوئے اِنسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوہم کی آواز (سانس کا اُتار چڑھاؤ) کو دھیان دے کر سُن لے۔ ایسی صورت میں (وہ اِنسان) دِن رات دنیاوی کاروبار میں ہی مشغول کیوں نہ رہے، اِس سے اُس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ جو شاغل من کو دوئی (بھاؤ) سے بالا رکھے اور سچا بھگت ہو۔ اُس اِنسان پر دیوتاؤں کا دیوتا ہر وقت راضی ہوگا۔

(تشریح)

میرا بندہ کاروبارِ دنیوی کرتا ہوا ۔ برگ نیلوفر ہے سیلاب گناہ سے آزاد ہے
رغبت و نفرت کا مفروضہ تعلق چھوڑ کر
فعل بے خواہش سے اطمینان پاتا ہے بشر۔
جلوت میں خلوت اُس کا روز مرہ شغل ہے۔
(گیتا جی)

واکھ (۱۰۵)

زنہ زایاے رتی تہ کرتی۔
کریتھ وُدرس ہُو کلیش
پھیرتھ دوار بزنہ واتی تتی
شُو چھے کَرُن تہ زیں دوہ پَدیش

لفظی ترجمہ:۔

زنہ .... ماں جس سے کوئی پیدا ہو۔
رتی تہ کتی .... بھلے چنگے اور تندرست۔
وُدرس .... پیٹ یا رحم مادر سے۔
بُہو .... بہت
کلیش .... تکلیف۔
دوار بزنہ .... دروازے پر انتظار کرنا۔

ترجمہ:۔

پیدائش کے وقت وہ بھلے چنگے اور تندرست تھے۔ مگر باوجود اس کے (دنیا میں کچھ وقت گذار کر) وہ واپس اُسی دروازے پر پھر انتظار کرنے کے لئے پہنچ گئے، جہاں سے وہ آئے تھے۔ بالفاظ دیگر وہ پھر آواگون کے چکر میں پھنس کر رہ گئے۔ جینا اور مرنا عام لوگوں کا مخصوص راستہ ہے۔ ان حالات میں پربھو کو پہچاننا کس قدر کٹھن ہے، اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

(تشریح)

کہا جاتا ہے کہ ایک انسان رحم مادر میں اپنے پیدا کرنے والے پربھو سے بہت کچھ عہد و پیمان کرتا ہے، جو وہ بس پیدا ہوتے ہی بھول جاتا ہے اور دنیاوی جنجال میں پھنس کر آواگون کے کال چکر میں گھومتا رہتا ہے اور اپنا وعدہ بھول جاتا ہے۔ اور اپنی غفلت کی وجہ سے بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔

واکھ (۱۰۶)

شِشرَس وُتھ کُس رٹیہ
کُس بوٗ کٕنۍ رٹی واوُ۔
یُس پانژھ یندرِے زٕلِتھ ژٹیہ۔
سُیے رٹیے گٹہٕ رَو۔

لفظی معنی :-

شِشرَس . . . . جاڑے کے موسم میں۔
وُتھ . . . . . . چکش بام۔
بوٗ کٕنۍ . . . . . مٹھی میں۔
پانژھ اندرِے . . . . حواسِ خمسہ۔
گٹہٕ . . . . . . اندھیرے میں (غفلت کے اندھیرے میں)
رَو . . . . سوُرج۔

ترجمہ :-

کون ہے جو جاڑے میں چکش بام رُوک سکے یا تھام سکے۔ کون ہے جو ہوا کو مُٹھی میں بند کر کے رکھے۔ ہاں وہ انسان جو اپنے حواسِ خمسہ کو بیرونی دُنیا کے بکھڑوں سے ہٹا کر اپنا دِل ایک مرکز پر لا سکے، ایسا ہی انسان اِس دُنیا کے غفلت کے اندھیرے میں سوُریہ سمان بھگوان کو پہچان سکتا ہے۔

(نوٹ)

کھینچتے ہیں شاغلوں کے دِل کو بھی مفسد حواسّ
بس میں آ کر اُن کے ہوتے ہیں ختم خود شناس
اُن کو تو مغلوب کر طالب ہو میری ذات کا
عارفِ کامل ہے جس نے اُن کو بس میں کر لیا۔

(گیتا جی)

واکھ (۱۰۷)

پَرتائے پان یمیٔ سَمُوم مۄن
یمیٔ ہیُو مۄن دِین کیہو راتھ
یم سی اَدُے من سامَپُن ۔
تمی ڈیوُھٹی سُرگرُ ناتھ ۔

لفظی معنی :۔

پَر .... اجنبی ۔
سَمُوم .... یکساں ۔
اَدُے .... دُوئی کے بغیر ۔
سُرگرُ ناتھ .... دیوتاؤں کا دیوتا ' پرمیشور ۔

ترجمہ :۔

یگانہ اور بیگانہ جس انسان کے نظروں میں یکساں ہے ۔ رات (غم) '
دِن (خوشی) کو یکساں سمجھتا ہو ' جس کا دِل اس سنسار میں دُوئیت بھاؤ سے آزاد ہوگیا ہو ۔
آپ یقین کیجئے کہ ایسے ہی انسان کو پربھو کی شناسائی حاصل ہوتی ہے ۔

(تشریح)

جس کے لوحِ قلب سے نقشِ دُورنگی مِٹ گیا
سب طرح اُس کو نظر آتا ہے جلوہ ذات کا ۔

(بھگوت گیتا ۔ ادھیائے ۔ ۷ شلوک ۔ ۲۸)

واکھ (۱۰۸)

ابھیاسیٖ سوکاسیٔ لیہ دوتھو
گگنس سگُن میُول سمہ ژرٹا
شُونیُ گوُل تہ اناسے مُولتو۔
یہُوُے وُپدیش چھے بٹا۔

لفظی ترجمہ :-

ابھیاسیٖ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے یوگی ابھیاس کرنے والے۔
سُوکاسؔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو پرکاس میں ہے (جب خود شناسی پیدا ہوتی ہے)۔
لیہ دوتھو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لے ہونا۔ مِل جانا جیسے پانی میں نمک۔
سگن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مادی گنُوں والی دُنیا۔
گگن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آکاش۔
سمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یکسان۔ سَم۔
ژرٹا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دو چیزوں کے ملاپ کے وقت کی آواز، جیسے ایک بارش کی بوچھاڑ کا مثلاً جھیل کے پانی پر بیک وقت گِرنا۔ اِس ٹکراؤ کی آواز کو ژرٹا کہتے ہیں۔
اناٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محیط کُل۔ ہرچیز، جس میں ہرچیز بسی ہو۔ یا ہرچیز میں بسا ہو۔

ترجمہ :-

اے (دانا) یوگی ابھیاسی جس وقت تم کو ذاتِ مُقدس کا جلوہ حاصل ہوگا اور تمہیں تسکین قلب حاصل ہونے لگے گا اُس وقت یہ مادی دُنیا آکاش شُونیہ میں تحلیل ہوکر نظروں سے غائب ہو جائیگی اور بتدریج پھر آکاش بھی نظروں

سے اوجھل ہونے لگے گا۔ اُس وقت تمہارے اندر صرف برہم تتو (باقی) رہے گا۔
اے رانا! براہمن یہی آخری منزل ہے جس کا حاصل کرنا تمہارا مقصدِ اولین
ہے۔ یہی اُپدیش میرا تمہارے لئے ہے۔

واکیہ (۱۰۹)

تز دانندس گیانہ پرکاشس
یمو تز لوُن تم ز لوتئ موکھتہ
وشیمس سمبارنس پاشیس
الوُوی گنڈاہ شیتہ شتی ذنی

لفظی ترجمہ:-

تزدانند . . . . . . چیت
گیان پرکاش . . . سچا گیان
تزلوُن . . . . . . بھانپ لیا۔
زلوتئ موکھت . . . جیون مکت ہوا۔
وشیمش . . . . . . اُلجھے ہوئے۔
پاشیش . . . . . . جال۔
الوُوی گنڈاہ . . . بے وقوف۔
شیتہ . . . . . . سینکڑوں۔

ترجمہ:-

جن شاغلوں کو دنیا میں چیت منور اور علم معرفت حاصل ہوا ہے
وہ اس نورِ معرفت سے جیون مکت ہو گئے۔ اس کے برخلاف وہ انسان کیں تدر

ناداں اور مورکھ ہیں، جو اپنے آپ کو، اِس سنسار کے جال میں ڈال کر اور پھنسا کر اپنے آپ کو سینکڑوں گانٹھوں سے جکڑ لیتے ہیں، جس سے اُن کی خلاصی مشکل ہی نہیں، بلکہ مشکل ترین بن جاتی ہے۔

٭

واکھ (۱۱۰)

رَنگس منز چھُے ہیوٗن بیوٗن لبُن۔
سوٗروی ژالکھ بَرکھ سُوکھ
ژکھ رٔش تہ وٹیر گالکھ
اَدہ ڈیشکھ شیوہ سُند مکھ

لفظی ترجمہ:۔

رَنگس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دُنیا کے گوناگوں رنگوں میں۔
بَرکھ تہ سُوکھ ۔ ۔ ۔ ۔ رنج و راحت
ژالکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برداشت کروگے۔
ژکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غصہ۔
رٔش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نفرت۔
وٹیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حسد کینہ۔
مُکھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مُنہ، سروپ جلوہ۔

ترجمہ:۔

وہ اِس سنسار کے گوناگوں رنگوں میں بسا ہوا ہے، تو اُس کا اصلی روپ دیکھنے کی کوشش کر۔ اگر تم رنج و راحت میں ڈانواڈول نہیں ہو جاؤگے۔ دِل کی عمیق گہرائیوں سے نفرت، حسد، کینہ، غصہ، نکال پھینک دوگے، تو تم کو دیدارِ یار کا جلوہ یقینی طور نصیب ہوگا۔

نوٹ:۔ ہے وہ تارک جس نے رغبت اور نفرت چھوڑ دی
ہے وہ سادھک بے خودی میں جس کو آزادی ملی۔

—٭—

واکھ (۱۱۱)

شِو چھُوٹے تھلِہ تھلِہ روزان
موزان ھِنٛد تہٕ مسلمان
ٹرُک ہے چھکھ تہ پان پرزناوٕ
سوے چھے صاحبس زانٛی زان

لفظی ترجمہ :-

تھلِہ تھلِہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جل اور تھل میں ہر جگہ ۔
پان پرزہ ناوٕ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی ذات پہچان ۔
صاحبس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا سے ۔
زانٛی زان ۔ ۔ ۔ ۔ جان پہچان ۔

ترجمہ :-

شنکر (خدا) ہر شئے میں جلوہ افروز ہے (جب یہ حقیقت ہے) تو ھندو اور مسلمان میں کوئی فرق نہیں ۔ دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں ۔ ہاں اگر تو عقلمند ہے، تو سب سے پہلے اپنی ذات پہچان لے ۔ ایسا کرنے سے تم بخوبی سمجھ جاؤ گے کہ جس طاقت نے تمہیں زندگی بخشی ہے، وہی طاقت، چرند، پرند، حیوان، انسان، ہندو، مسلمان، عیسائی الغرض یکساں طور پر ہر ایک میں جلوہ فگن ہے ۔ یہ حقیقت جان کر تم خود بخود ذات اور مذہب سے بالاتر ہو جاؤ گے ۔

اِس مشہور واکھ جو اب زبان زد عام ہے، ہندو کا لفظ بعد میں ملایا گیا ہے ۔ لل دید نے ہندو کے لفظ کا کہیں استعمال نہیں کیا ہے بلکہ لفظ بٹہ کہا ہے ۔

واکھ نمبر ۱۰۸ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پوز کس کرکھ ہو تہٕ بٹا ۔
واکھ نمبر ۱۰۹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہوٹے اپدیش چھوُلے بٹا ۔

صرف باسکر آچاریہ کے واکھوں میں ہندو کا لفظ استعمال ہوا ہے، اِس لئے میں نے چھوُند استعمال کیا ہے ۔

واکھ (۱۱۲)

دِیِو وٹا دِیور وٹا -
پیٹھ بوُن چھوُے یِیکہ وٹا -
پوُز کس کرکھ ہوُ ژہ بٹا
کرمنس تہ پوِنس سنہ گاٹھ -

لفظی ترجمہ :-

وٹا . . . . پتھر
دِیور وٹا . . . . . دِیوری پتھروں کا بنا ہوا مندر -
پوِنس . . . . پران اور اُپان کو -
(باہر اور اندر جانیوالی سانس)
سنہ گاٹھ . . . . . . ملاپ -
ہوُٹہ بٹا یا ہوُ ژہ بٹا . . . اے برہمن -

ترجمہ :-

مندر بھی پتھروں کا، اِس کے اندر پُوجنے کی مُورتی بھی پتھر - الغرض اُوپر سے نیچے تک پتھر ہی پتھر ہے - (اب سوچنے کی بات ہے) - کہ اے سمجھدار براہمن، تو کِس کی پوُجا کر رہا ہے - تو اِس پتھروں کی نقلی پُوجا ترک کر کے اَصل معنوں میں اگر تو پُوجا کرنا چاہتا ہے، تو اپنے مَن کو (پران اور اُپان کے اُتار چڑھاؤ) کے ساتھ جوڑ دے -

(تشریح)

اپنے دِل کو تھام کر جو شغل کرتا ہے مُدام - اُس کو مِلتا ہے وصالِ ذات کا اعلیٰ مُقام
جب ایک شاغل کو پران اُپان پر توجہ مرکوز کر کے محوُیت حاصل ہوتی ہے، تو یہ دونوں (پران اور اُپان) سُوشمنا ناڑی میں داخل ہو کر ایکسم ہی بن جاتے ہیں - شاغل یہ محسوس نہیں کرنے پاتا کہ سانس چڑھ رہا ہے یا اَندر جا رہا ہے - اِردگرد کے ماحول سے غافِل ہو کر شاغل اَبدی سرُور میں غرق ہو جاتا ہے اور جب سادھک اپنے

پران سہسر آرا میں پونہچانے میں کامیاب ہوجاتا ہے، تو اُس کو سمادھی لگ جاتی ہے۔ یہی یوگی کا آخری منزل ہے۔

گرمنس تہ پولس ستر گاٹھ۔

ترکا اگامہ میں یہ صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ اِس عمل سے شاغل کو ہر طرف وحدانیت نظر آتی ہے، وہ ذاتی CONSCIOUSNESS کو کائناتی UNIVERSAL CONSCIOUSNESS کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

بُت پرستی کے برخلاف ہونے کی وجہ سے لل دید کے ساتھ مُندرجہ ذیل اِسی قسم کا ایک اور واکھ منسوب کیا گیا ہے، ملاحظ فرمائیے

شیلایہ ہئیر ے ذہ تھا برم
شو میرم ٹِک، پوش آسن پتھ
منس اندر ویزار کورُم
وُچھم تہ ڈیتھم شیل کنی وتھ

-:-

واکھ (۱۱۳)

سوال:-
کُس پوش تہ کوس پُشانئ؟
کم کُسُم لاگ زیس پوزے؟
کو گوڈ دِ زیس زلیچ داگئ؟
کوس تہ منتر شنکر سُہ آتم وزے۔

جواب:-

من پُش تے یژہ پُشانئ
باوکی کُسُم لاگ زیس پوزے

شیشہ رسٕہ گوڈٕ ذَلیں زٕلِچہ ذٲلی
ژھوپہ مَنتھر شنکر سوٚ آتمہ دُرٕ

ترجمہ :-

للیشوری اُوپر کے واکھ میں سوال کرتی ہے کہ :-
کون مالی ہے اور کون مالن ہے۔ کس قسم کے پھول پربھو کی پوجا میں استعمال کرنے چاہئیں، کس برتن سے پربھو کی مورتی پر جل دھارا ڈال کر اشنان کرانا چاہئے اور پوجا کے وقت کن منتروں کا جاپ کرنا چاہئے، جس سے (کسی شک کے بغیر) بھگوان شنکر کے درشن میسر ہوں ؟

اِسی سوال کا خود ہی وہ جواب دیتی ہے۔ کہ :-
مَن مالی ہے اور دھرڑتا (یقین کامل) مالن ہے۔ پوجا کے لئے پریم کے سوگندھ بھرے پھول چاہئیں۔ سہسرآرا سے جو امرت ٹپکتا ہے، اُس سے پوجا ہونی چاہئے۔ منتر اُچارن کرنے کے بدلے مون منتر کا سہارا لینا چاہئے۔ اِس قسم کی پوجا اور اِس قسم کی سامگری سے سادھک شنکر بھگوان کا درشن کر سکیگا۔

(تشریح)

للیشوری کا دراصل مطلب یہ ہے کہ پھول، دیپ، دھوپ، یہ سب دِکھاوے کی پوجا ہے۔ پریم۔ استقلال اور مون برت سے ہی اصلیت جانی جاسکتی ہے اور یہی حقیقی پوجا ہے۔
اگلے واکھ میں لل دید نے اِس کی مزید وضاحت کی ہے۔

-:-

واکھ (۱۴۲)

کُش پوشہ تیل دیپہ زل ناگہ
سدبھاوٕ گورہ کتھہ ژیٚس منہٕ ہٮ۪یہ

(مسلسل)

شمبھولس سموزہ نیئی پنغنئی پڑھے
سُنوئے دَلپا ڑِہ سُنہر کرے -

لفظی معنی :-

کُش . . . . کُشا گھاس -
تیل . . . . تِل -
دیپھ . . . . دِیپ -
زَل . . . . جَل -
سَدبھاوڑہ . . . . . . سچی بھاونا سے -
سُرہ . . . . یاد کرے -
سَنہر کرے . . . . سچی عبادت -

ترجمہ :-

کُشا گھاس ، پھُول ، تِل ، رتن دیپ ، اور جَل (پُوجا کا سامان) پربھو کو پُوجا کے لئے ضرورت نہیں - جو آدمی سچے دِل سے اپنے گرُو کے بتائے ہوئے منتر کا ریاض کرتا رہے اور فرطِ شوق سے اپنے مَولا کو یاد کرتا ہے - حقیقت میں سچی عبادت وہی ہے -

(تشریح)

وید پڑھنا - جگ (یگیہ) کا کرنا - خیر و خیرات سب
ایسے جلوے میں یہ سب لاچار ہیں ، بیکار ہیں -
سب سے یکسو ہو کے جو مجھ سے لڑاتا ہے نظر -
میں بھی اُس کو دیکھتا ہوں یہ میرا اسرار ہے -

گیتا جی ادھیائے ، ۹
شلوک - 53

واکھ (۱۱۵)

ستہٕس شم دَم ناگرتھ
یتھ لو پراوک ہمتی دوار
سلِل لوٗن تٕی میلٕتھ گژھے
توتہ چھےٚ دورلب ستہٕس دیزار

لفظی ترجمہ :-

ستہٕ . . . . وجود ذات حق ۔
شم دَم . . . . . . ضبط و سکون ۔
یتھ . . . . . . آرزو
سلِل . . . . پانی، آب ۔
لوٗن . . . . نمک ۔
دورلب . . . . . . مشکل ۔

ترجمہ :-

حق تعالےٰ تک رسائی کے لئے ضبط و سکون کی ضرورت نہیں ۔ اِس مکتی دوار میں آپ بوالہوسی سے ہی داخلہ نہیں پاسکتے ۔ آپ آٹھوں پہر یادِ الٰہی میں کیوں نہ پانی میں نمک کی طرح گھل مل رہیں ۔ پھر بھی خود شناسی میں ماہر ہونا کٹھن ہے ۔

-:-

واکھ (۱۱۶)

یئوٗی شیل پھٹس تہ پٹَس ۔ سوٗےٚ شیل چھےٚ پرتھ دُون دیش
سوٗی شیل شوبہ وٹس گرٹس ۔ شیو چھُوے کرُوٹھ تے زٕین وپدیش

لفظی ترجمہ :-

شیل . . . . . پتھر (شیل اچھے کو بھی کہتے ہیں ۔)

پیٹس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تراشیدہ پتھر، جو راستے میں بچھائے گئے ہوں
پرتھون دیش ۔ ۔ ۔ ۔ زمین سے نکلنے والا۔
شوبھہ ونس ۔ ۔ ۔ ۔ شوبھایمان، دل لبھانے والا۔

ترجمہ:۔

بیٹھنے کی جگہ پتھر۔ یہی پتھر تراش کر گلی کو پختہ بناتی ہے۔ یہی پتھر زمین سے نکلتا ہے اور یہی پتھر خوبصورت گھراٹ کا پاٹ بھی بنتا ہے۔ (پتھر ایک ہے، البتہ کام بہت سے یا شکلیں بہت سے ہیں)۔ یہ بات سمجھ لے اور اس سے اپدیش حاصل کر۔

نوٹ :۔ یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ یہاں زمانہ قدیم سے گلی کوچوں کو پختہ کرنے کے لئے تراشیدہ پتھر بچھائے جاتے تھے، جو عمل بعد میں ناپید ہوگیا اور تقریباً سات سو سال کے بعد اب ایسا ہی کام میونسپلٹی والے اس وقت سرانجام دے رہے ہیں۔

-:-

واکھ (۱۱۷)

گرٹہ چھو فیران زیرے زیرے
اُدکے زانہ گرٹک ژہل۔
گرٹہ ییلہ پھیرے زادیل تیزے
گوٗ وانہ پانے گرٹہ بل۔

ترجمہ:۔

گرٹہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پن چکی۔ یا من۔
زیرے زیرے ۔ ۔ ۔ ۔ آہستہ آہستہ۔
اُدک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھراٹ کے اوپر کھاری سے نکلنے والے دانوں کو جو آلہ کنٹرول کرتا ہے۔
ژہل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھراٹ کو تیز یا مدہم کرنے کیلئے لکڑی کا آلہ۔

گو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گندم ۔ کنک ۔

ترجمہ :۔

گھراٹ کا حرکت میں آنا ۔ شروع میں آہستہ آہستہ اور پھر جلدی جلدی چکر شروع ہوتے ہیں ۔ ڈھل اور اوبک، دونوں آلے ترتیب میں ہونے لازمی ہیں ۔ جبھی گھراٹ تیز یا ماندھ چلایا جا سکتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آٹا مہین اور باریک پیسا جاتا ہے ۔ جب گھراٹ مکمل طور کام کر رہا ہے، تو گیہوں پسوانے کے لئے لوگ گھراٹ پر آتے ہی رہینگے، یعنی گیہوں پسوانے کے لئے گھراٹ پر ضرور پہنچ جائے گا ۔
(تشریح) :۔ من کو گھراٹ سے تشبیہ دی گئی ہے، جو جلدی میں نہیں، بلکہ آہستہ آہستہ ریاض سے قابو کیا جاتا ہے ۔ "ڈھک اور ڈھل" قبضے میں آنے سے گھراٹ چلتا رہے گا اور نیک وِچار خود بخود آئینگے ۔

واکھ (۱۱۸)

شو چھوٹے زاوُیل زال وہرادِتھ ۔
کرنزن منز چھُے ترِتھ کیتھ ۔
زندہ نے وچھہن اَدہ کِنہ مرِتھ ۔
پانہ منزہ پان کڈ ڈیرا رتھ کیتھ ۔

لفظی ترجمہ :۔

زاوُیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باریک ترین ۔
زال ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جال ۔
کرنزن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہڈیوں کے پنجروں میں ۔

ترجمہ :۔

شنکر ہر شو باریک جال کی طرح پھیلا ہوا ہے اور تمام قالبوں میں روح ڈال کر جاندار بنائے ہوئے ہے ۔ اے انسان اگر جیتے جی، اپنے مولا (پرم پرمیشور) کو نہیں دیکھ لو گے، تو پھر کیا موت کے بعد ایسا ہو سکے گا ۔ تب یہ کوشش بے فائدہ ہوگی ۔ لہٰذا تو یہ زندگی غنیمت جان، اپنے وجود سے خودی نکال اور پھر جلوہ یار دیکھ ۔

(تشریح)

کرشن سمایو آپ ہی چیتن اور اَچھول
ڈال پات، پھل پھول ہیں وہی بیج وہی مول

(بھگت کبیر)۔

زشش جہتم روئے نموری آخر ۔ وزہر ستوئے دِلم رُلوی آخر
بیرون و درون جلوہ گرت میدیدیم ۔ بر تحقیق آمدم تو بودی آخر ۔

ترجمہ :۔

چھ اطراف سے آپ ظاہر ہیں ۔
بہر صورت تم نے میرا دل موہ لیا ۔
اندر اور باہر تیرا ہی جلوہ ظاہر ہے ۔
تحقیقات کر کے میں سمجھا کہ تو جا بجا ہے ۔

دوسرا اہم معنی واکھ لل کے ساتھ منسوب ہے :۔

پانے آو پانس سینی، پانے کرون وتیار پانے پنن پان نیلشہ نوون، پانے گِین پنن پان ۔

واکھ (۱۱۹)

اَیِتہٕ پھِیندہٕ زوسہہ زامہٕ ۔
نیتھ شناں کرہٕ تیرتھن ۔
وہر وہرس نوُنت آسی ۔
نشہٕ چھوئے تہٕ پرزہٕ ناوتن ۔

لفظی ترجمہ :۔

اَیِتہٕ . . . . بیٹھے ۔
پھِیندہٕ . . . . . . چھینکے ۔
زوسہہ . . . . . . کھانسے ۔
زامہٕ . . . . . . انگڑائی لے ۔

ترجمہ :-

دراصل وہی ہنستا ہے، وہی خود چھینکتا ہے، وہی خود کھانستا ہے، وہی خود جمائی لیتا ہے۔ وہ سال بھر تیرتھوں پر جاکر اشنان کرتا رہتا ہے اور وہی سال بھر ننگا پھرتا رہتا ہے۔ وہ تمہارے بہت نزدیک ہے۔ اے انسان اُس کو پہچان لے۔

(تشریح)

یسوع مسیح کا بھی یہی کہنا ہے کہ سورگ تمہارے وجود میں ہے، کہیں باہر نہیں۔ اِس سلسلے میں یہ فارسی شعر ملاحظہ ہو۔

ہیچ میدانی چہ چیزی چیستی وکیستی ۔ خویش را دریاب ہستی یا نیستی ۔
آنکہ مے گوید کلیم است آنکہ مے شنود سمیع ۔ آنکہ مے بیند بصیرت ایست پس بگو تو چیستی ؟

ترجمہ :-

کیا تم جانتے ہو کہ تم کون ہو، تو ذات اپنی جان، تو ہستی ہے یا نیستی۔ تم میں جو بولتا ہے کلیم ہے، سُنتا ہے سمیع کہلاتا ہے۔ جو دیکھتا ہے بصیرت کہلاتی ہے۔ پس اے انسان ذرا بتاؤ، آپ کون ہیں ؟

واکھ (۱۲۰)

ژیتھ امر پتھ تھوی زے ۔
تہ تراویتھ لگہ زوڑسے ۔
تتہ ژہ نو شینکو ستاری زے ۔
دُفہ شر تہ کوچھ لو مورسے ۔

لفظی ترجمہ :-

ژیتھ .... چت

امر پیچھ .... حیات ابدی کا راستہ
لگہ زوڑے .... بھٹک جانا - بُرے راستے پر لگ جانا -
نہ تراویچھ .... اگر وہ راستہ ترک کرے گا -
شینکزہ .... شک نہ کریں -
سندارِی زے .... اچھی طرح سنبھالنا' رکاوٹ دُور کرنا -
نو شیکزی .... شک نہ کرنا -
موُرے .... ماں کی گود -

ترجمہ :-

اے انسان' تو پکی دھن سے چت کو وہ راستہ دکھا' جو لافانی اور امر ہے - اگر تم راہِ مستقیم سے بھٹک گئے تو سمجھو کہ تو برائی کے دلدل میں پھنس گئے - تم نے مصمم ارادہ کرکے بڑھتے (بےخوف) رہنا چاہئے اور دِل میں کسی شک کو جگہ نہ دینی چاہئے - یہ مَن اُس دودھ پیتے بچے کے مانند ہے جو چنچل ہونے کی وجہ سے بار بار ماں کی گود کی طرف لپکتا ہے -

تشریح :- دودھ پیتے بچے کی طرح من چنچل ہوتا ہے' جو بار بار ماں کی چھاتی (پرکرتی) کی طرف لپکتا ہے - یہ دھیرے سے قابو میں آئیگا - واکھ (۱۲۱)

موڈ زانتھ پشتھ تہ کوُر -
کوُل شر تہ وُون (اُن) زڈہ ریچھ آس -
یس یہ وِپی تس تی بول -
یہوے تتو ودِس چھہ ابھیاس -

لفظی ترجمہ :-

پشتھ .... دیکھ کر -
کوُر .... اندھا -
شر تہ وُون .... جو سُننے میں آئے -

تتو وِدس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کو تتوؤں کی واقفیت حاصل ہو۔

شیو فلاسفی کے رُو سے یہ کائنات 36 تتوؤں سے بنا ہوا ہے ۔

جانتے ہوئے بھی بھولا پن ظاہر کر ۔ دیکھتے ہوئے اندھا پن ۔ سُنتے ہوئے بہرا پن۔ جو کوئی تم سے جس قسم کی بات کرے، اُس کے ہاں میں ہاں ملاتے جاؤ، تتوؤں کے جاننے والے کا عموماً یہی ابھیاس ہوتا ہے ۔ بھگت کبیر (1518 - 1440) جو تقریباً للہ دید کے 200 سال بعد پیدا ہوئے ہیں ۔ وہ اعلیٰ پایہ کے مذہبی ریفارمر تھے۔ اُنہوں نے کہا ہے ۔

سب سے ہلیئے، سب سے ملیئے سب کا لیجئے نام
ہاں جی، ہاں جی سب سے کہیئے بسیئے اپنے گام ۔

واکھ (۱۲۲)

تیر سَلِل کھوت تے تیرے ۔
ہیمہ ترے گئے ہِن اہِن و مرشا ۔
زِ تیتہ رَو باتہ سب سمے ۔
شیوے ژرا ژرا زگ (جگ) پشا ۔

لفظی ترجمہ:-

سَلِل کھوت تے تیرے ۔ ۔ ۔ پانی سردی سے یخ بن جاتا ہے ۔

ہیمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برف ۔

ترے گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تین بن گئے ۔

زِ تیتہ رَو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شعور برترین کا آفتاب ۔

ژرا ژرَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جاندار اور بے جان ۔

زگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جگت ۔

پشا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیکھ ۔

باتہ .... باشنا، چمکنا، روشن ۔

ترجمہ :۔

پانی سردی سے جم کر یخ اور برف کی شکل اختیار کرتا ہے ۔ اگر تو غور سے (ومرش) وچار کرے گا، تو یہ ایک ہی پانی کی تین صورتیں ہیں ۔ جس وقت انسان کا شعور افضل سورج کی طرح پورے آب و تاب سے چمکتا ہے، تو تینوں اصلی شکل اختیار کر کے ایک ہی نظر آتے ہیں ۔ یا یوں ہی سمجھو کہ ہر جاندار اور بے جان میں وہی سروویاپک ہے اور یہ جگت اُس ایک کی ہی مختلف صورتیں ہیں ۔

تشریح :۔ کثرت عالم میں وحدت جلوہ آتی ہے نظر ۔ جاگرتی ہوتا ہے وہ روحانیت کے بام پر ۔

واکھ (۱۲۳)

رَو متہ تھلہِ تاپیٔ تن
تاپیٔ تن وُذتم دیش ۔
وَرُن متہ لوکہ گرہ اژیٔ تن ۔
شمو چھوٗ ئے کرُوٹھ تہ ژین دوپدیش

لفظی ترجمہ :۔

رَو .... سورج

تاپیٔ تن .... روشن کرے ۔

وُذتم .... پاک ۔ پاکیزہ ۔

وَرُن .... پانی کا دیوتا ۔

ترجمہ :۔

کیا سورج دُنیا کے کونے کونے کو روشن نہیں کرتا ؟ کیا سورج کی روشنی صرف پاکیزہ مقامات پر ہی پڑتی ہے ؟ کیا ہوا ہر گھر میں داخل نہیں ہوتی ۔ غریب کی جھونپڑی ہو یا شاہی محل ۔ پاک جگہ ہو یا ناپاک جگہ ۔ دونوں جگہ پر سورج یکساں چمکتا

ہے۔ اُس میں کوئی بھید بھاؤ نہیں ہوتا۔ ہوا کا بھی یہی حال ہے۔ وہ ہر جگہ بلا رُکاوٹ پہونچ جاتا ہے، خواہ وہ امیر کا گھر ہو یا غریب کا۔ سم درشٹ ہونا ہی ایک وُپدیش ہے۔

(تشریح)

ایک سورج ڈالتا ہے جیسے سب پر روشنی۔
جانِ واحد ڈالتی ہے سب کے اندر روشنی۔

(گیتا) ادھیائے ۱۳
شلوک-۳۴

واکھ (۱۲۴)

کینژن ڈیتہ تھم اُدرے آلو۔
کینژو رچائے نابلے دِہتھ۔
کینژن مس چیتھ اُچھ لبجہ تالو۔
کینژن پیتھ گید ہالو رکھتھ۔

ترجمہ/تشریح:-

یہاں بظاہر اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان کی مُکتی کی چابی خدائے تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں میں پکڑ رکھی ہے اور جب پربھو کی مہربانی ہوگی، تو اُس انسان کو اُسی راستے پر لگا دیتا ہے۔ ایسی مہربانی کو شیو فلسفہ میں شکتی پات کہتے ہیں اور شکتی پات کئی طریقوں میں نازل ہوتی ہے۔ کچھ انسان صرف خدا کی مہربانی سے نجات پاتے ہیں۔ کئی انسانوں میں دِلوں کے اندر عشقِ حقیقی کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے۔ کچھ عالموں کے دِلوں میں ایسی مستی پیدا کرتا ہے کہ وہ پڑاؤ پر پہونچنے سے پہلے ہی رہ جاتے ہیں اور کچھ عابد ایسے ہیں، جو حد سے زیادہ عبادت کرتے ہیں، مگر پھر بھی اُن کے پلّے کچھ نہیں پڑتا۔

اُوپر کے واکھ میں للّ دیّد نے شکتی پات کی یہی رچنا کی ہے۔ کچھ لوگ سنسار کے سُکھ اور سورگ کے خوابوں میں مست رہتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے رہ

جاتے ہیں اور منزل مقصود پر پونہچ نہیں پاتے۔ کئی عابدوں پر پربھو کی کرپا ہوتی ہے اور کئی عابدوں پر کرپا کے بعد قہر نازل ہوتا ہے، کیونکہ وہ اس کرپا کے پاتر ثابت نہیں ہوتے۔ وہ ثابت قدم نہیں ہوتے اور اُن کا پکا ہوا فصل ٹڈی دَل کے نذر ہوتا ہے۔

—٭—

واکھ (۱۲۵)

کینہ چھئ نِندرہ ہتِ وُدی
کینژن وُدِین نیٚندر پیئے
کینہہ چھی سنان کرتھ اُپتی
کینہ چھی گیہہ برِتھ تہ اکری

لفظی ترجمہ:۔

وُدی . . . . . . جاگرت، ہوشیار۔
نیٚندر . . . . . . نیند میں۔
اُپتی . . . . . . ناپاک۔
اکرت . . . . . . نِشپھل۔
گیہہ برتھ . . . . . . گھر وبار کے دھندوں میں پھنسے ہوئے۔

ترجمہ:۔

کچھ بظاہر اُونگھتے ہوئے نظر آرہے ہیں، مگر حقیقتاً وہ اندر سے بیدار ہیں۔ کچھ بظاہر جاگے نظر آتے ہیں۔ مگر وہ اصل میں غفلت کی گہری نیند سوئے ہوئے ہیں۔ کچھ ایسے آدمی ہیں، جو بظاہر اُجلے کپڑے پہن کر، نہا دھو کر صاف نظر آرہے ہیں، مگر اندر سے وہ ناپاک ہیں۔ چند بندے ایسے بھی ہیں، جو بظاہر گھر کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دِکھائی دیتے ہیں، مگر وہ اپنے تمام کارنا کا پھل بھگوت

اکرپن کٹے ہوئے ہیں ۔

(تشریح)

روزِ روشن عارفوں کا، جاہلوں کی رات ہے ۔
جاہلوں کا روزِ روشن، عارفوں کی رات ہے ۔
(گیتاجی ادھیائے 5 شلوک ۶۹)

—.:.—

واکھ (۱۲۶)

گیانہ مارگ چھے ہاکہ وآر
دزلیس شمہ دمہ کریہ پیئ
لاما ژکر (چکر) پوش پرانی کرنہ وآر
کھینہ کھینہ موژی وآری چھینی ۔

لفظی ترجمہ:۔

گیانہ مارگ .... علم معرفت کا راستہ
شمہ دمہ ..... ضبط و ربط ۔
پیئ دِہ .... جنگلہ بندی کر ۔
کریئ .... نیک عمل سے ۔
لاما .... دیوی ۔ بھیڑوں کو اس دیوی کے بھینٹ چڑھایا جاتا ہے ۔
ژکر (چکر) ...... گول چکر ۔ لاما چکر ۔ دیوی کی نشانی ۔
پرانی کریہ وآر ...... پرانے عمل، کرتوت سالبقہ
وآری .... باڑی ۔ سا گذار
پوشن .... پشو، حیوان ۔
چھینی .... کٹ جائیگی ۔

مھ تزی . . . . . . رہ جائیگا ۔ باقی

ترجمہ :۔

باغ معرفت ایک ساگذار کے مانند سمجھ کر اپنے قبط و ربط اور نیک اعمال سے اِس کی جنگلہ بندی کر اور محفوظ رکھ اور جو تمہارے پچھلے جنم کے کرم (افعال) اُن کو لاما دیوی کے بھینٹ چڑھا کر قربان کر ۔ ایسا کرنے سے تمہاری آواگون کی باری ختم ہوگی اور تم مکتی پاؤگی ۔

تشریح :۔ نیک اعمالوں سے جنگلہ بندی کر تاکہ مویشی (پرانے جنم کے کرم) موجودہ زندگی پر اثر انداز نہ ہوں، تب آواگون کی باری ختم ہوگی۔

واکھ (۱۲۷)

مُوڑ و کرے چھے نہ دھارُن تہ پارُن
مُوڑ و کرے چھے نہ رچھنی کاٹے ۔
مُوڑ و کرے چھے نہ دیہہ سنداُرن
سہز ویزارن چھے وُپدیش ۔

ترجمہ :۔

اے بے سمجھ انسان، برت یا روزے رکھنا عمل نہیں ہے ۔ یہ بھی نہ سمجھ کہ عبادت کا مطلب اِس جسم (فانی) کی پرداخت ہے ۔ نا ہی جسم کی پیرائش اور آسایش عبادت کے زمرے میں آتے ہیں ۔ پھر عبادت کیا ہے؟ عبادت اپنی ذات کی چھان بین پر مشتمل ہے ۔ آتم بدھ (خود شناسی) اپنی ذات سے واقف ہونا ہی سچی عبادت ہے ۔

— ⁘ —

واکھ (۱۲۸)

سوال :۔ ہے گورا پرمیشورا
باوتم تژے چھے انتر دیوو
دوشوے وو پدان کندیپرا
ہٹہ گو ترن تہ ہاہ گو تُوت

جواب :-

نابھستانہ چھے پرکرتھ زلۂ ونۂ
ہرسس تام بیتیہ پران وتہ گت
برھمانڈس پیھٹہ ستی ناڈ وَہِہ وَنی
ہُوتے ترُن ، ہمہ تہ تُت

لفظی معنی :-

سوالیہ واکھ :- باوتم . . . . . مجھے واقفیت بہم کر ۔
اَنتر . . . . . اندرونی (اندر)
اَنتر ولیوُ . . . . . تم جو رازِ دل جانتے ہو ۔
(اندر سے واقف)
کَنہ پرا . . . . . نابھستان کی جگہ

ترجمہ :-

ہے میرے گورو دیو، آپ دوسروں کے رازِ دل سے واقف ہو ۔ مہربانی کرکے مجھ کو اِس راز سے واقف کیجئے کہ "ہو" اور "ہا" دونوں ناف کے مرکز سے اُٹھتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ "ہو" سرد ہے اور "ہا" گرم ہے ۔

جوابی واکھ :

لفظی ترجمہ :- زلۂ ونۂ . . . . . گرم
ہرسس . . . . . حلق تک ۔
پران . . . . . سانس ۔
وتہ گت . . . . . سانس کا اُوپر اور نیچے جانا ۔
برھمانڈ . . . . . سر کی چوٹی ۔
ناڈ . . . . . ناڑی
وہِیہ وَنی . . . . . گرم

ترجمہ :-

چونکہ نابھستان (ناف) کی جگہ گرم ہے، اِس لئے وہاں سے اُٹھتا

ہوئی ہوا گرم ہوتی ہے اور منہ سے نکل جانے تک یہ گرم ہی ہوئی ہوا ہوتی ہے - برخلاف اس کے " ہہ " کا سلسلہ سر سے یعنی اوپر سے نیچے آتا ہے - چونکہ وہ چندرماں کے خطے میں ہے جو خنکی کا مالک ہے - اس لئے یہ ہوا (چونکہ سرد مقام سے آتا ہے) سرد ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ " ہہ " سرد ہے -

واکھ (۱۲۹)

زل ستھمون ہتوا ترہ ناوُن
دُور وگمن پیترو ژریتھ
کاٹھ دینہ دودھ شرماوُن
اَنتہ سکوَل کپٹہ ژریتھ

لفظی ترجمہ :-

زل . . . . . . جل -
ستھمون . . . . . . رُوکنا -
ہتواہ . . . . . جلتی آگ -
ترہ ناوُن . . . . . بجھانا -
دُور وگمن . . . . . زمین سے اُٹھ کر آکاش میں اُڑنا -
پیترو ژریتھ . . . . . آسمان میں پاؤں سے چلنا -
کاٹھ دینہ . . . . . لکڑی کی گائے -
شرماوُن . . . . . دودھ دوہنا -
اَنتہ سکوَل . . . . . سب کچھ آخیر میں -
کپٹ ژریتھ . . . . . دھوکا دینے کے برابر چال -

ترجمہ :-

چلتے پانی کو روکنا ، جلتے آگ کا بجھانا یا ٹھنڈا کرنا ، زمین سے اُڑ کر

آسمان پر پرندوں کی طرح اُڑنا، لکڑی کی گائے سے دودھ دوہنا ۔ ایسا کرنا شعبدہ بازی کے سِوا کچھ نہیں اور دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف ہے ۔ لل دید کراماتوں پر وشواس نہیں کرتی تھی ۔ اِن کو خود شناسی کے لئے رکاوٹ سمجھتی تھی ۔

(تشریح)

لل دید کے زمانے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شعبدہ بازی اعلیٰ قسم کی تھی ۔ جواب دیکھنے میں نہیں آتی ۔ مثلاً ہوا میں اُڑنا، آگ کا ٹھنڈا کرنا، وغیرہ وغیرہ ۔ ایسا ہی ہم معنی ایک اور واکھ لل دید کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے ۔ ناظرین کے ملاحظ کے لئے پیش کر رہا ہوں ۔ وہ خود جانچ کر سکتے ہیں ۔

زلہٕ پِٹھی پکُن تھیکُن لوکُن

نارٕس اَزُن نارٕس وِپد

آکاش گگُن وٕ پھُن آسُن

کینٛہہ باسُن آسُن ترٛیتھ ۔

---

(۱) ایک کہتا ہے :۔ سٔریس ہیوٗ نہ پرکاش کُنے ۔

دوسرا کہتا ہے :۔ اَچھن ہیوٗ نہ پرکاش کُنے ۔

(۲) پہلا کہتا ہے ۔ گنگہ ہیو نہ تیرتھ کانہہ ۔

دوسرا کہتا ہے ۔ کوٹھین ہیو نہ تیرتھ کانہہ ۔

(۳) پہلا کہتا ہے :۔ بائیس ہیو نہ باندو کُنے ۔

دوسرا کہتا ہے :۔ چندس ہیو نہ باندو کُنے ۔

(۴) پہلا کہتا ہے :۔ زنہٕ ہیو نہ سُکھ کانہہ ۔

دوسرا کہتا ہے :۔ کھٔنہٕ ہیو نہ سُکھ کانہہ ۔

ترجمہ :-

(۱) (i) سورج کی روشنی کے برابر کوئی روشنی نہیں
(ii) آنکھوں کے برابر کوئی روشنی نہیں ۔
(کیونکہ آنکھ سے ہی روشنی کی موجودگی جانی جا سکتی ہے)۔

(۲) (i) گنگا کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ۔
(ii) ٹانگوں کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ۔
(کیونکہ تیرتھ تب ممکن ہیں، جب وہاں جانے کے لئے ٹانگیں ہوں)۔

(۳) (i) بھائی کے برابر دوسرا کوئی رشتہ دار نہیں۔
(ii) (بھرا ہوا) جیب ہی سب سے بڑا رشتہ دار ہے ۔
(کیونکہ غریب کو کوئی اپنا نزدیکی رشتہ دار نہیں گردانتا)۔

(۴) (i) اپنی بیوی کے برابر دوسرا کوئی سکھ دینے والا نہیں ۔
(ii) اپنی چادر کے برابر کوئی سکھ دینے والی شئے نہیں ۔
(کیونکہ چادر کو کھانے پلانے کے بغیر ہر وقت، ہر صورت میں اپنے آرام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے)۔

للہ دید کا جواب

مئیس ہیو نہ پرکاشس کُنے
لَیہ ہیوہ نہ تیرتھ کانہہ
دَیَس ہیوہ نہ باندَو کُنے
بیٔس ہیو نہ سوکھ کانہہ

ترجمہ:-

پرکھیو (اللہ) کے برابر کوئی روشنی نہیں۔

اعتقاد کے برابر دوسرا تیرتھ نہیں۔ - جذب

اللہ (ایشور) کے برابر دوسرا کوئی رشتہ دار نہیں۔

خوف خدا کے برابر کوئی دوسرا سکھ نہیں۔

(ا)۔ سورج روشنی کا بھنڈار ہوتے ہوئے بھی قدرت کاملہ سے ہی روشنی حاصل کرتا ہے۔

(اا)۔ اگر انسان (یاتری) کے دل میں اعتقاد نہ ہو، تو وہ تیرتھ بے معنی ہے۔

(ااا)۔ جہاں دولت، حکومت، رشتہ دار کام نہیں آتے، وہاں صرف ایشور کرپا ہی بیڑا پار لگاتی ہے۔

(iv)۔ اگر دل میں خوف خدا موجود ہے، تو وہ انسان ہرگز بدی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ وہ آنکھ اٹھا کر بھی اس بدی کی طرف راغب یا رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔ یہاں وہ خوف مراد نہیں، جیسے خوفِ اجل۔ بلکہ خدا کا پدرانہ خوف مراد ہے۔

لل دید کے کلام کے ساتھ کچھ ایسے واکھ منسوب کئے گئے ہیں، جو بظاہر اصلی واکھوں کا ہی کچھ لفظی ہیر پھیر کرنے کے بعد وضع ہوئے ہیں اور زبان زدِ عام ہوئے ہیں۔ کچھ واکھ ایسے ہیں، جو نور ناموں میں ملتے ہیں اور لل دید کے کلام کے ساتھ کسی قسم کی مطابقت نہیں رکھتے۔ ایک ایسا بھی واکھ لل دید کے کلام کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے، جس میں وہ لفظ شامل ہیں، جو مغلیہ دور سے یہاں رائج ہوئے مثلاً:۔

موت چھوٹے پتہ پتہ تحصیلدار

ایسے اور چند دیگر واکھوں کو قطع نظر کرنے کے بعد میں نے اِس باب میں صرف وہی واکھ درج کئے ہیں، جو زبان زدِ عام ہی نہیں۔ عام فہم ہونے کے علاوہ رائج الوقت بھی ہیں۔ عوام سے مخاطب ہو کر بصورت پند و نصائح بیان کئے گئے ہیں تو ایسے چند واکھ بغیر کسی ترجمہ کے من و عن یہاں درج کئے ہیں، تاکہ شائقین ان کا بھی مطالعہ کر سکیں۔

واکھ نمبر (۱)

بُرونہہ کالی آسن نیتھیٔ کیون
ٹنگ ژونٹھی پُلپن ژیچن سیتیٔ
ماجہِ کوُرِہ اکھ واس کرِتھ نیوُن
دُوہ دِتھ بجن پتر دِتھ سیتیٔ

— ⁘ —

واکھ نمبر (۲)

عارس نیرِہ نہہ مُدرُ شیرہ   نر دیِرِس نیر نہہ شوُر ناڈ
مُرکھس پیٔرن چھہوٹے ہِس تس کتھ۔ لیس ہو مالہِ دانس بہیہ ژاڈ

— ⁘ —

واکھ نمبر (۳)

ببرِ نا لنگس مُشک نو مورے
ہُونی لبتہ کو فورُ ملنہ کیاہ نیرے
منہ لیو دگار ہن فیری زیرِے
نتہَ شالہ ڈونگے نیری کیاہ

واکھ نمبر (۴)

سوٗیہ کُل نوٗ دودہ سیتی سگی زرے۔ سر پیٹھ ٹھولن دِزہ نوٗ پھاہ
یُس یُتھ کرِ یِ سو تیوٗ کتھ سوری۔ کریرے کری زن پننٗ پان۔

واکھ نمبر (۵)

کتالی ستھ کول گزھن پاتالی
اَکتالی زلہ ملہ وَرشن پیہن
ہس تالی تہ مس کی پیالے
برہمن تہ تُرالی یکوتہٗ کھیتے۔

واکھ نمبر (۶)

سوال :- کُس ہا مالیہ لوٗسیئے نہ پکان پکان؟
کُس ہا مالیہ لوٗسیے نہ لگان سمیر؟
کُس ہا مالیہ لوٗسیے نہ مران تہ زیوان؟
کُس ہا مالیہ لوٗسیے نہ کران نندا ؟

(مسلسل)

جواب :-

زَل ہو مالہِ لوٗسیٖے نہٕ پَکان پَکان۔
سیرٕیہ لوٗسیٖے نہٕ ہ لگان سمپر ۔
ترٕندرمہ لوٗسیٖے نہٕ مران تہٕ زلوان ۔
مَنُش لوٗسیٖے نہٕ کران نِندا ۔

— : —

واکھ نمبر (۷)

کاکِس بَل چھُوٗئے مالِس زاگُن ۔
پرانِس بَل چھُوٗئے شبدٕ وسوٗرُوپ ۔
آلِس بَل چھُوٗئے تتُو وید زانُن ۔
گیانِس بَل چھے آدِہ اَنت تالی

— : —

واکھ نمبر (۸)

پانٕے آو پانس سیتی / پانی پنُن کرُن ویچار ۔
پانے پنُن پان تیلیشہ ناوُن / پانے گپُن (کھشُن) پنُن پان ۔

— : —

واکھ نمبر (۹)

ناتھ بوٗ لوٗ راتی منگے / مہ راوُن راج کرِیم کیاہ
یِیہ گوٗم لیکھِتھ تہِ ماریم / ہاریم ہاریم تہ ہاریم کیاہ

ڈاکھ نمبر (١٠)

پر یتھ تہ بُوزِتھ برہمن زُھٹن
آگر کھٹن رِتہنزہ وِیدٔ ستیتۍ
پٹھنچ سٔن نِتھ تھاوِن مٔٹن
مؤہیت مَن گرٔشہک اہنکارٕ

- ٭ -

ڈاکھ نمبر (١١)

مَنس گوٗن چھوٗٹ تہ نیٚرل آسُن
ژِتس گوٗن چھوٗٹ گرٕھن دۄر
زیوس گوٗن چھوٗٹ پوٗچھ ترلیش آسُن
آتمس گوٗن چھوٗٹ نہ آسُن لیف

- ٭ -

ڈاکھ نمبر (١٢)

راوٕنہ مَنزٕ راوُن رٕدُوم
راوِتھ اَتھٕ آیس بوٚہ سرے
آسان گیندان سہنٕرِ پرٕدوم
دپہ نے (دَنہ نے) گرٕم پانٕس سرٕ

- ٭ -

واکھ نمبر (۱۳)

وَدِنہٕ ستیتۍ گاشس ہو بدِے
وَدِنہٕ ملُن میلنہٕ زاہ
مَن کر صاف زیرہ اکہٕ میلۍ
یمو شالہ ٹُونگو نیری نہٕ کینہہ۔

—:—

واکھ نمبر (۱۴)

کامَتس ستیتۍ پَرَے لوبرَم۔ کرُدِ بھس دیتم پوَنَن فیش
گوبَس، موہس ژرن تَرِٹم۔ ترِشنا ژجم گیَس خوش
(ژرن = کھوُر تہٕ زنگہ)

—:—

واکھ نمبر (۱۵)

دُچھان تہٕ بُوچھس سارسۍ اندر
دُچھم پرزلان ساسۍ منز
بُوزِتھ تہٕ رُوزِتھ دُچھہ ہرس
گرہٕ چھوتسندے بوٗ کوسہٕ لل۔

—: ختم شُد :—

فرہنگ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
	الف	
۱۔	آنگجھ	غیر واقف، نااہل
۲۔	آبلیہ	کمزور۔ ناتوان
۳۔	ابُودی	بُدھی کے بغیر
۴۔	آبھیاسیکہ	مشق کے ذریعے
۵۔	آبھیاس	مشق۔ ریاض
۶۔	آتہ گمتہ	آناجانا
۷۔	اَہتھے	ہاتھ میں
۸۔	اَکھٹ کڈنی	خندق بناکر پانی کا نکاس۔
۹۔	اَپتی	ناپاک
۱۰۔	اَپرزان	پڑھنے کے بغیر واقفیت پوجا۔
۱۱۔	ارژُن	
۱۲۔	ارژُن برژُن	محنتانہ۔ مزدوری
۱۳۔	اَتزھین	نہ ٹوٹنے والا۔
۱۴۔	اَزپا	جاپ کے بغیر
۱۵۔	اُزیتن	بے جان
۱۶۔	اَڈے	دونی کے بغیر
۱۷۔	اَشووار	گھوڑسوار
۱۸۔	اَکھشر	اکھر لفظ
۱۹۔	اکول	کائنات سے پرے۔
۲۰۔	آکاشس	آسمان۔
۲۱۔	اَکالِ	بے وقت۔
۲۲۔	اَکرمی	کچھ کام نہ کرنیوالا۔
۲۳۔	آگرے	منبع۔
۲۴۔	اَلقانس	منزل مقصود
۲۵۔	اَل پَل۔ ٹوکھر	شراب۔ ماس اور چاول کی روٹیاں۔
۲۶۔	امبر	کپڑے، پوشاک۔ جامہ
۲۷۔	اَمرپتھ	راہِ مستقیم۔ نجات کا راستہ
۲۸۔	اَتول	جس کا مول یا قیمت نہ ہو۔ بیش بہا۔
۲۹۔	اَمیہ رٹہ	اِس راہ سے۔ اِسی راہ سے
۳۰۔	اَمیہ لاگی	ایسی تقدیر۔ پاک
۳۱۔	آنامے	خدائے مطلق
۳۲۔	آنا ہتھ	اومکار۔ اَتل آواز
۳۳۔	آنتہ لاگہ	آخر میں۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۳۴۔	آنتہ سکھے	آخری وقت
۳۵۔	آنتہ کیتھت	انجام کے لئے
۳۶۔	آنتر دیو	دلی خیالات جاننے والا۔
۳۷۔	آلوئے	سچائی، مطلب، صداقت۔
۳۸۔	آنتے ترھ	ایک اندھے کی لاحاصل کوشش۔
۳۹۔	اُنکھ	واقفیت، جان پہچان
۴۰۔	انلایہ۔ انل	آگ۔ مار کریگا
۴۱۔	انتہ زُو ہیئے	آخر میں جان قبض
۴۲۔	اوِچاری	بے وقوف، وچار کم رکھنے والے۔
۴۳۔	اویشتاری	نادان
۴۴۔	اوہناجھن	جس پر مکھی دھیان نہ دیا گیا ہو۔ شاہ رگوں میں جانا۔
۴۵۔	اُدوتم ویش	پوتر ملک۔
۴۶۔	اہم وِمرشہ	انانیت (خودی) پر وچار کرے۔
۴۷۔	آیس بل	زندگی کو قوت بخشنے والا۔ (تتو گیان ہے)
۴۸۔	ایکہ وٹا	ملا جلا۔ یکساں
۴۹۔	اہم بھاوُ	خودی، اہنکار

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۵۰۔	آہنکار	خودی
۵۱۔	آہار	خوراک
۵۲۔	آندریم پرکاش	اندر کی روشنی۔
۵۳۔	ادل نہ ودل	پریشان کن۔
	ب	
۱۔	بان۔ بھان	سورج۔ آفتاب۔
۲۔	بَل۔	طاقت۔
۳۔	باوکی	پریم کے۔
۴۔	باجی وٹھ	شراکت۔
۵۔	باتہ	چمکنے والا، روشن
۶۔	برانتہ	اُمید
۷۔	برہمہ ہتیرہ	براہمن مارنے کا گناہ۔
۸۔	برہمہ وون	اُڑنے والا، گھومنے والا۔
۹۔	باوہ کسُم	پریم کے پھول
۱۰۔	بوُوم	ایذا دینا۔
۱۱۔	بوہ رذ	سنسار کے دکھوں سے ستائی ہوئی۔
۱۲۔	بوُل پرنیم	گالیاں، برا بھلا کہنا۔
۱۳۔	برنین تاری	دروازے پر کنڈیاں چڑھی تھیں
۱۴۔	بھوہ سرہ	سنسار کا ساگر۔
۱۵۔	بھوتل	زمین۔ پرتھوی۔
۱۶۔	بھیدی	واقف کار

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۷ ۔	بِنَین / اَبَین	فرق اور فرق کئے بغیر
۱۸ ۔	بُدّھ وِتے ہوش	ہوش و حواس ۔
۱۹ ۔	بھوگن	بھوگ کی چیزیں
۲۰ ۔	بھوتن	پیدا ہونا ۔
۲۱ ۔	بھیتس (بھیے)	خوف سے ۔
۲۲ ۔	بھوت	گذشتہ، ماضی
۲۳ ۔	بھیے	ڈر
۲۴ ۔	بُھکرِتھ	عورت بھگت، بھگت کا مونث
۲۵ ۔	بھور، بھوہ، سوُر	مادی، ذہنی اور روحانی عالم یعنی تین عالم
۲۶ ۔	بُو دُپَن	اَہم بھاؤ، خودی
۲۷ ۔	بُدّھ پرکاش	عقل سلیم کی جھلک
	پ	
۱ ۔	پاَچ	پالنا ۔
۲ ۔	پاشیس	جال ۔
۳ ۔	پرتھن	پیدا ہونا، نکلنا
۴ ۔	پرتھون	زمین سے نکلنے والا
۵ ۔	پَرویش	داخل ہونا ۔
۶ ۔	پَردیش	دوسرا ملک

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۷ ۔	پَرلَو	اوم کار ۔
۸ ۔	پَرژُن	جاننا ۔
۹ ۔	پر ژنتہ	پہچاننا ۔
۱۰ ۔	پرزلَن	چمکنا ۔
۱۱ ۔	پَرمَان	ثبوت، قبول ۔
۱۲ ۔	پَرَے	پریم، چاہت ۔
۱۳ ۔	پیری	پاؤں ۔ قدم ۔
۱۴ ۔	پَر	دوسرا، اجنبی ۔
۱۵ ۔	پَرنیم	(گالی) دیتے رہیں ۔
۱۶ ۔	پِیٹس	بیٹھنے کی جگہ آسن ۔
۱۷ ۔	پرنیتھ	کہنا، سمجھانا، کہہ کر ۔
۱۸ ۔	پرکرتھ	پرکرتی ۔ مادی
۱۹ ۔	پنچہ اِندرے	پانچ حواس یا حواس خمسہ
۲۰ ۔	پُشس	پھول ۔ مالی ۔
۲۱ ۔	پشیتھ	دیکھ کر ۔
۲۲ ۔	پَشیا ۔ جگ	دیکھ، جگت دیکھ
۲۳ ۔	پشاَن ۔ پُش	پھول بیچنے والی ۔ پھول
۲۴ ۔	پکھیج	پہیہ، اوپر نیچے جانیوالی سانس ۔
۲۵ ۔	پورَوک	سانس اندر لینا ۔
۲۶ ۔	پوَن	ہوا ۔
۲۷ ۔	پھل ہَنڈی	بھیڑ، جس کو کھلا کھلا کر موٹا بنایا گیا ہو ۔
۲۸ ۔	پولُم	پالا ۔ پرورش کی ۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۲۹۔	پُوہنہ واوہ لہ / پُہنیہ واو، لہ	ماہ پوہ کے سرد ہوا کا جھونکا۔
۳۰۔	پلُوت زُونہ۔	آخری پہر رات کا جب چاند قریب غروب ہو۔
۳۱۔	پرالبدھ۔	جو نصیب میں لکھا ہو
۳۲۔	پَن ہرن۔	پتوں کا جھڑنا۔
۳۳۔	پرکاشس	روشنی۔

ت

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	تاڑی۔	کنڈی۔
۲۔	تاٹس۔	مصیبتوں میں پھنسی
۳۔	توُرگ۔	گھوڑا۔
۴۔	تُرک	چالاک، سمجھدار
۵۔	ترَن۔	تنکا، گھاس پھوس
۶۔	تدَے	تب ہی
۷۔	تربینی	جہاں تین دریاؤں کا ملاپ ہو، دو آنکھوں کی درمیانی جگہ
۸۔	تپستی۔	تپیا کرنیوالا۔
۹۔	تتو ودس	تتووں کا ماہیت جاننے والا، تتووں کا ماہر۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۰۔	تس یوُنا۔	اُس کو پسند نہ ہو۔
۱۱۔	تلہ پریتکھ۔	آرام دِہ پلنگ۔
۱۲۔	تنتھر۔	تنتر۔
۱۳۔	تیزی۔	چھوڑنا، تیاگ کرنا۔
۱۴۔	تمہ پانکھ۔	گھُپ اندھیرا۔
۱۵۔	تیوُل۔	پھوڑا۔
۱۶۔	تگیہ۔	جانتا ہو۔
۱۷۔	تیلہ۔	پھیل جائیگا۔
۱۸۔	تیہ۔	سوت کاتنے والی عورت۔
۱۹۔	تیئے۔	سوُت کی تار۔
۲۰۔	تھجہ۔	پوتر جگہ، پاک مقام۔
۲۱۔	ترگُنہ۔	تین گنوں والا۔
۲۲۔	تیرہ۔ تیر	سردی

ژ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	چیڈس	ستواری کرے گا۔
۲۔	چراچر	بے جان اور جاندار

د

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۔	داس	نوکر
۲۔	دائے	مشورہ، مصلحت، ہم آگہی
۳۔	دیے	خدا، پرمیشور

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۴	ڈاڑی	بھاری، خطرناک
۵	دڑو	مضبوط
۶	دشہ لوز	عقل ناقص۔
۷	دس دلیشہ	دس اطراف
۸	دل	جماعت
۹	دچھن اوبرس	جنوب کی ہوا۔
۱۰	دشایہ	طرفیں۔
۱۱	دمہ دمہ	آہستہ آہستہ، ہولے ہولے۔
۱۲	دمن ہائے	لوہار کی دھونکنی
۱۳	دلی	دولتمند۔
۱۴	دواداشہ منڈل	ناک سے باہر جانیوالی ہوا۔ بارہ انگل تک
۱۵	دوور گمن	آسمان پر پرواز کرنیوالا۔
۱۶	دوار بزنہ	دروازے پر دوبارہ آنا
۱۷	دُورلبھ	مشکل۔
۱۸	ددھی	دو نظریں رکھنے والا
۱۹	دیہہ	جسم۔
۲۰	دیہاس	اس دیہہ کو، اس جسم کو۔
۲۱	دیو	دیوتا۔
۲۲	دیوٹا	پتھر کی مورتی

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۲۳	دیوروٹا	پتھروں کا مندر
۲۴	دین ژھیپھ	جس وقت دن ختم ہو۔
۲۵	دیہہ سکاٹ	جسم کا قد، جسامت۔
۲۶	دہ اِیندرے	دس ایندریاں، پانچ گیان اندریاں، پانچ کرم اندریاں۔
۲۷	دھارن تہ پارن	روزے یا برت رکھنے۔
۲۸	دُویش	نفرت۔
۲۹	دیوس	دیوتا کو۔
	ر	
۱	راز دانی۔	راجدھانی۔
۲	رژن۔	رات۔
۳	رت تہ کُرت	اچھا بُرا
۴	رسنہ۔	زبان سے جو بولا۔
۵	رسائن گیٹھ۔	اکسیر بنا سکتی تھی، کیمیا بنانے والی۔
۶	رستہ روزس۔	آرام آیا۔
۷	رسہ تشہ۔	طاقت سے باہر۔
۸	رنگ گو سنگس	کائنات خدا تعالیٰ میں مدغم ہوگئی۔
۹	رنیا۔	رانی، کنڈلنی۔
۱۰	روژان۔	خوش آتا ہے۔
۱۱	رو۔	سورج

نمبر شمار	الفاظ	معنی
	ز	
۱۔	زل	جل۔ پانی
۲۔	زلہ مئے	پانی میں، عالم آب
۳۔	زخم	جسم
۴۔	زگہ	جگت
۵۔	زرہ	ذرہ
۶۔	زگس	جگت کا۔
۷۔	زول چھلٹے	معنوس چھپایا
۸۔	زوتھیدیہ	کھل اٹھنا۔
۹۔	زلیونت	جیتے جی۔
۱۰۔	زوڑے	راستہ سے بھٹکنا
۱۱۔	زننہ	جس ماں سے پیدا ہوا
۱۲۔	زائین	تیتر بیتر کر سکتی۔
	ژ	
۱۔	ژامر	چامر
۲۔	ژرٹا	دو چیزوں کی ملاپ سے زبردست آواز
۳۔	ژلہ ژیتا	چیخیں من۔
۴۔	ژنڈی	لیوی
۵۔	ژینھ	جان کر۔
۶۔	ژوانندس	من۔
۷۔	ژیتھ	جیت۔
۸۔	ژلون	جاننا، محسوس کرنا

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۹۔	ژھوہ	اٹکھیلیاں
۱۰۔	ژھل	گجرات کے چھالے کا آلہ۔ (تیز یا دھیم کرنیکا آلہ)
۱۱۔	ژیتش	یاد کرنا۔
۱۲۔	ژھیہ	ختم ہونا، تھک جانا۔
۱۳۔	ژوانہ رس	من۔ منوراج
۱۴۔	ژرمن	چھڑا۔ ژم (کمر)
۱۵۔	ژرا ژرپتا	جگت کے جیو جنتا۔
	س	
۱۔	ساس	لاکھ
۲۔	سادہ	لذت والا۔
۳۔	سواس	خاک۔ راکھ۔
۴۔	ست سنگ	نیک انسانوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔
۵۔	سوکھ	آرام۔
۶۔	سُرتی	جاندار۔ جان والا۔
۷۔	سترس	سب سے اوپر
۸۔	سپرش	چھونا۔
۹۔	سریش	سورج کو۔
۱۰۔	سیرہ	چاول کا دیرہ۔
۱۱۔	سداٹ	ہر روز۔ ہر دن۔
۱۲۔	سرشٹی	امید رکھنا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳	سروہ گیتھ۔	پاک، پوتر خالق، پربھو۔
۱۴	سُرگُ ناتھ۔	حاکموں کا حاکم
۱۵	سنگس۔	ملاپ، میل جول
۱۶	سدبھاؤ۔	سچی عقیدت
۱۷	سرگال۔	شگال۔گیدڑ
۱۸	سترذکھ۔	ویاپک، ہر چیز میں سمایا ہوا۔
۱۹	سروکرتی۔	سب کا کاریہ کرتا
۲۰	سترس۔	جھیل، سبھی کائنات
۲۱	سرہ کرم۔	جان لینا، امتحان کرنا
۲۲	شُگُن	نیک صفات والا۔
۲۳	شو یکاس	سچا آنند یا راحت
		مکمل، ساری کائنات پر محیط۔
۲۴	سوہ پر	سب سے اوپر، اعلیٰ پدوی والا۔
۲۵	سُوریہ منڈل	سورج کا حلقہ
۲۶	شم	پل۔ پگڈنڈی۔
۲۷	سُوتھ	بندھ۔
۲۸	سیلل	لونٗ۔ نمک
۲۹	سکیم	باریک ترین
۳۰	سنگر	پہاڑوں کی چوٹیاں
۳۱	سوگاکٹھ	ملاپ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۳۲	سُندرزے	طاقت بحال کرنا۔
۳۳	سندیہہ	شک۔
۳۴	سُویم	خود بخود
۳۵	سُوہم	باہر اور اندر جانیوالی سانس کی آواز
۳۶	سنسار	دنیا۔
۳۷	سندارتھ	تکمیل طاقت، بحالی طاقت۔
۳۸	سُورگ	جنت۔
۳۹	سُدرسن	سمندر کو۔
۴۰	سکول	سارا۔

ش

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱	شیت	سردی، جاڑا۔
۲	شیل تہ مان	عزت و آبرو۔
۳	شبد، روپ، رس	آواز، شکل اور گندھ (بو)
۴	شُنیاہ	خلاء
۵	شُنیاہ لے	خلاء ہی خلاء
۶	شونیہ	جہاں کچھ بھی نہ ہو۔
۷	ششی کل	چندر کلا، وہ امرت جو ایک یوگی کو سہسرہ دل سے ٹپکے۔
۸	شانتی	شانت انسان۔
۹	شہینہ	باز، شہباز۔
۱۰	شیام گلا	نیلا حلق والا بھگوان شنکر۔
۱۱	شیتی۔ شت	شو۔ سینکڑہ۔
۱۲	شش ون	چھ جنگل، کنڈلنی کے چھ منزل۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳	شینکمه	وشنواس - وہم
۱۴	شنکمه	بجنے والا شنکھ
۱۵	شرتہ وون	جو سننے میں آئے -
۱۶	شکیدلے	شک کرنا -
۱۷	شاس اوشاس	اوپر اور نیچے جانیوالا سانس -
۱۸	شیره	سیر پر -
۱۹	شیرن	ٹھیک کرنا سنبھالنا
	ک	
۱	کل -	دلچسپی سے خیال کرنا
۲	کال -	وقت - سمے
۳	کاتن -	تیر
۴	کالہ زائلی -	وقت کا جال
۵	کارتیا -	وجوہات، وجہ سبب
۶	کاسے -	جسم
۷	کانڑدین	لکڑی کی انگاٹے
۸	کانڑی	کپاس سے بنولا الگ کرنے والا انسان -
۹	کپٹ ذرمتھ	دھوکا، فریب، دھوکا دینے کے طریقے
۱۰	کرت	اچھا -
۱۱	کلپن	خیالات، وچار
۱۲	کاله	وقت پر -

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۳	کرنجی	کام کرتوت، کاروبار
۱۴	کرنسرن	ہڈیوں کے پنجر -
۱۵	کسروټه	سخت، مشکل -
۱۶	کرونت	لاچار، کمزور
۱۷	که	آسمان -
۱۸	کهنه	جانور -
۱۹	کمہ لرز	کنول پھول پر بیٹھنے والا براہما جی -
۲۰	کش	دَرب کا گھاس -
۲۱	کندے	جسم
۲۲	کندیلو	دیہہ داری، منش -
۲۳	کنی دانہ	سرخی مائل سینگ والا بیل -
۲۴	کندټرا	ناف کی جگہ -
۲۵	کوټر	کدھر، کون -
۲۶	کوه زانہ	کیسے جانوں -
۲۷	کوکل	خواہشات بد -
۲۸	کسم پوش	آرادھنا کے پھول -
۲۹	کمبهک	پرانایام میں سانس کو بند کر کے رکھنا -
۳۰	کلس	۳ سر
۳۱	کراجی ناس	کمہارن -
۳۲	کریہ دار	عمل رکھتے ہوئے -
۳۳	کرم	کام، فعل -
۳۴	کول	شکتی -
۳۵	کیول	خالص، اکیلا

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۳۶	کُومبھ	چھید کرکے۔
۳۷	کرُڈونٹھ	سخت مشکل۔
۳۸	کھوشش کھُور	اُلٹ، پلٹ
۳۹	کھاریک	نہ سدھا ہوا گھوڑا (چنچل من)
۴۰	کھید	تکلیف، رنج
۴۱	کھیپور	بھوک
۴۲	کھستھ	اوپر جاکر
۴۳	کلیش	رنج، تکلیف
۴۴	کیشو	وشنو
۴۵	کھینہ کھینہ	آہستہ آہستہ،
۴۶	گن نُو واتک	کوئی منزل نہ پاپہنچے
	گ	
۱	گگال	کنگالی
۲	گارُن	ڈھونڈنا
۳	گتر	حالت
۴	گوُوانہ	کنک، گندم، اناج
۵	گیہ	گھر بار، گرہست
۶	گپت	چھپا ہوا۔
۷	گوڈ	تنا۔ درخت کا پہلا حصہ
۸	گورہ کھتہ	گورو منتر
۹	گوُل	ختم ہونا، پگھل جانا
۱۰	گنج	چوُلہا۔
۱۱	گرتس	کائنات جو گھڑا گیا ہو۔
۱۲	گگن	آسمان۔
۱۳	گپتن	چھپایا، اوجھل نظروں سے۔
۱۴	گیانگ	علم معرفت سے
۱۵	گرٹھو پل	آٹا پیسنے کی چکی کی جگہ۔
۱۶	گتھ	پیال
۱۷	گورُن	اُستاد، پیر کامل
۱۸	گموُون	اُڑنے والا، پھرنے والا۔
۱۹	گگہ	کیچڑ سے۔
۲۰	گورو شبد	گرو منتر۔
۲۱	گرہ گرہ کرے	جو ہر وقت گھر کا خیال رکھے۔
۲۲	گرہ گرہ سنگم	گھڑی گھڑی کے بعد
۲۳	گیلن	مسخرہ کرنا۔
۲۴	گنڈی شتھ	سینکڑوں گانٹھ۔
۲۵	گلاس شیامہ	شنکر بھگوان جس نے ہلاہل پی لیا تھا جس سے اس کا حلق نیلا پڑ گیا۔
۲۶	گٹکہ	گھٹا ٹوپ اندھیرا۔
۲۷	گیان پرکاش	علم معرفت کا نور
۲۸	گٹہ کار	گھپ اندھیرا۔
	ل	
۱	لاما چکر	ماترکا منڈل، شکتی کی دیوی ہانپتر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	نمبر شمار	الفاظ	معنی
۲-	لأب	تقدیر، قسمت	۲۰-	للی للی کران	آہستہ لوری - تھپکی دے دے کر -
۳-	لبّاین	پانا - حاصل کرنا			
۴-	لج	شرم - حیا -	۲۱-	لبھم	پایا -
۵-	لیے	پریم برتاؤ، کشش کرنا -	۲۲-	لوک ہانڈ	عوام کی طرف سے نندا -
			۲۳	لمان (آمیہ پنہ)	کھینچتی ہوں -
۶-	لیہ دو کھو	فنا ہو کر ملاپ ہونا		**م**	
۷-	لون	نمک -			
۸-	للھ للھ	آہ و زاری کرتے کرتے	۱-	مند	شراب -
۹-	لوک گرہ	اجنبی کے گھر	۲-	میتے	جان بوجھ کر -
۱۰-	لولہ	پریم سے	۳-	من	دل -
۱۱-	لکلیہ	جب قرن کے اوپر کمر بند باندھا جاوے تو اوپر کا حصہ (لل) کہلاتا ہے -	۴-	مائے	پریم
			۵-	مل	میلائی
			۶-	مالہ (لا)	ارے پیارے
۱۲-	لو لنگر	دنیاوی کاروبار	۷-	مانس	من کو -
۱۳-	لوبھ	طمع، لالچ	۸-	مارگ	راستہ، سڑک
۱۴-	لوہرا دتھ	مسمار کر کے -	۹-	ماتر ریپھ	ماں کی شکل میں -
۱۵-	لوسم	تھک جانا -	۱۰-	مایا ریپھ	مایا کی شکل (روپ) میں -
۱۶-	للہ لودم	گود میں لیکر لوری گانا	۱۱-	مُلی	قیمتی، مل، طاقتور -
۱۷-	لاگر زدس	کسی میلان کے بغیر لنگاوٹ کے بغیر -	۱۲-	مُوتو	جو باقی رہے گا -
			۱۳	مادان	میدان
۱۸-	لوڑھس، لوس	تھکان سے چور چور ہونا -	۱۴	مدرا	انگلیوں کا خاص طریقے میں رکھ کر پوجا کرنا -
۱۹-	لیکہ تہ تھوکہ	برا بھلا کہنا -	۱۵-	مرگ	ہرن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۶-	مَنڈل	حلقہ	۲-	ناٹک (درس)	ناٹک
۱۷-	مَنتر	مَنتر	۳-	نابڈی بار	خوش آنیوالا بوجھ، نبات کا بوجھ، جسم
۱۸-	مُوچھ	مُٹھی			
۱۹-	مُکرس	آئینہ	۴-	نارائی	نارائن نے، بھگوان نے۔
۲۰-	مُوَرّان	باقی رہنا	۵-	نادم	صاف شفاف کیا۔
۲۱-	مَندچھ مانکل	شرم وحیا کی زنجیر	۶-	ناسکہ پون	ناک سے چلنے والا سانس۔
۲۲-	مُوڈس	اگیانی، بیوقوف	۷-	نوم توے	تازہ بہ تازہ
۲۳-	مہیچ (مُھ)	موہ، لالچ	۸-	نیندا	بدگوئی، غیبت
۲۴-	مَل وِدّہ ندہ	دل کا میلا پن	۹-	نیائے	انصاف
۲۵-	مَنیچ دَلّی	دل کی دوئی	۱۰-	نشچیتھ	اعتبار کے بغیر۔
۲۶-	مَنمتھ	شہوت، کام	۱۱-	نمنشہ	لحظہ۔ لمحہ بھر۔
۲۷-	مارہ بُتھ	خونی شکل	۱۲-	نیچھ	اچھا۔ نیک۔
۲۸-	مست چھتہ	شراب پی کر	۱۳	ترہ سُو روپ	اپنا آتمہ سروپ۔
۲۹-	مرتنئے شینکہ	خوف اجل	۱۴-	نیمقی	ہر روز بلا ناغہ
۳۰-	مَرنے مُوئیں	زندہ ہوتے ہوئے مُر گئے۔	۱۵-	نتی	روز مرہ
			۱۶-	نش بدھ	نالائق۔ بے سمجھ۔
۳۱-	مایئہ	پربھو کا پریم	۱۷-	نندرہ ہتی	بظاہر سوئے ہوئے۔
۳۲-	موڑے	دامن میں۔	۱۸-	تیسر	نیند۔ گہری نندرا۔
۳۳-	چھوڑو	بے سمجھ	۱۹-	نشتہ چھوے	نزدیک ہے۔
۳۴-	مینہ واسا	من میں جگہ دینا	۲۰-	نیتہ، نتی	ہمیشہ۔
	ن		۲۱-	نچھترتہ ساعت	ساعت سعید، نیک شگون۔
			۲۲-	نیگہ	چوٹی۔ دفعہ۔ بار
۱-	ناڑی (دل)	نرگس، ناڑیوں کا مجموعہ	۲۳-	نہال	طاقتور، نام پانا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی
	و	
۱۔	واکھ	بات سخن
۲۔	واسا	جگہ، جا
۳۔	وازن وا	یا جین مت کا
۴۔	وُکھشَن	کھرچن
۵۔	واکھ تہ وژُن	تکمیں کام، جھٹ منگنی پٹ بیاہ۔
۶۔	واژس الصالس	منزل مقصود حاصل کیا۔
۷۔	وِلو	دولت و ثروت
۸۔	وَش	قبضے میں کرنا۔
۹۔	وَکھر	چاول کے آٹے کی روٹیاں (یا چپہ)
۱۰۔	وِزِے	وقت، تمہ وزہ اُس وقت۔
۱۱۔	وُوزہ	کسی جگہ پانی کا ظاہر ہوکر نکلنا (وُز)
۱۲۔	وُوندَہ	دِل میں، دِل کی گہرائی میں۔
۱۳۔	وَتیرارُن	سوچنا۔
۱۴۔	واتلجِ پوزم	اپنا کلیجہ بھون لیا (کلیجہ خواہشات کا مرکز سمجھا جاتا تھا)۔
۱۵۔	وِیکھ	طرف دشا، بین

نمبر شمار	الفاظ	معنی
۱۶۔	وِدیہ تما (اُوتم)	اُوتم، پوتر، پاک۔
۱۷۔	واوہ لوکپال	ہوا کا دیوتا۔
۱۸۔	وُس	زیور۔ گہنا
۱۹۔	وُشیش۔	اپنا بن جانا۔
۲۰۔	وُدی	ہوشیار۔
۲۱۔	وُترہ	ہمیشہ نہ تھکنے والا۔
۲۲۔	وِشے، وِش	زہر
۲۳۔	ویپھل	بے فائدہ، ترارتھ۔
۲۴۔	وَٹا	پتھر۔
۲۵۔	وژُن واو	طوفانی ہوا
۲۶۔	وَیدیوت	علاج کرنا۔
۲۷۔	وِدس تہ ویندس	جان پہچان والا۔
۲۸۔	وین تانش	مصیبتوں میں پھنسی۔
۲۹۔	وُوری دانہ	باخندہ کا کرگھا۔
۳۰۔	وِہ پکارُن	دوسروں کو اُپکار کرنا۔
۳۱۔	ولوہ ہارِی	کاروباری، دُنیادار
۳۲۔	ویمرش	سوچنا، سمجھنا۔
۳۳۔	وِکاس	تبدیلی۔
۳۴۔	وُدے	اودے، طلوع
۳۵۔	ولیسرزنہ	رُخصت کرنا۔
۳۶۔	وینادلیکھ	گمروہار چلانا۔
۳۷۔	وَتہ ناش	غول راہ، گمراہ کرنے والا۔
۳۸۔	وُہر وَہرس	سال بھر
۳۹۔	وُہی کرم	انگارے کی طرح چمکانا۔

نمبر شمار	الفاظ	معنی	نمبر شمار	الفاظ	معنی
۴۰۔	ژژرکی	ہوشیار		**ہ**	
۴۱۔	ژیتھ	دریا۔ وِتستا۔ (جہلم کا پہلا نام)	۱۔	آرنج	کمان
۴۲۔	ژیر	دشمنی، ضد، حسد	۲۔	اکر وآر	وہ قطعہ اراضی جو گھر کے نزدیک ہو اور جس میں ساگ سبزی اُگائی جاتی ہے۔
۴۳۔	ژیر	بہادر۔			
۴۴۔	ژرن تہ گھر	ذات پات			
۴۵۔	ژُرن	بارش کا دیوتا	۳۔	ہلاد	خوشی، شادمانی
۴۶۔	ژینڈن	جاننا، سمجھنا، مان لینا۔	۴۔	ہردہ آنکھ	دِل پراگندہ کر۔
			۵۔	ہیمہ	برف
۴۷۔	ژشے	اس بارے میں	۶۔	ہوشا	سمجھدار۔ عاقل
۴۸۔	ویرسے	وقت پر	۷۔	ہنتوان	گرم۔ جلنے والی آگ۔
۴۹۔	واوہ لوکپال	ہوا کا دیوتا۔	۸۔	ہلہ کھُریس	یلغار کیا، زور لگایا۔
۵۰۔	ژیشمس	جھگڑا ہوا، الجھا ہوا۔	۹۔	ہتھی آکار	نشانہ مٹانا۔ لا بتا دیا۔
			۱۰۔	ہونتر م	سوکھ کر جو باقی رہے۔
۵۱۔	ووُرس	بچہ دانی	۱۱۔	ہیُوت گلے	گھراٹ سے آٹا نکلنا بند ہو تو یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔
۵۲۔	ہوکلیتش	بہت تکلیف کے بعد۔			
	ی				
۱۔	یَم	اجل۔ موت	۴۔	یندرے	حواس
۲۔	یَم بھٹے	خوف اجل	۵۔	یدوسے	اگر
۳۔	یوژن	یوجن۔ تین میل	۶۔	یوُت	جتنا کچھ۔

گلشن پبلیشرز پیش کرتے ہیں

ہماری معیاری کتابیں ۔ آپ کا تعاون ہماری کامیابی

تفسیر اقبال بہار الہ آبادی قیمت =/۵، روپے	اقبال اور فنون لطیفہ ڈاکٹر شکیل الرحمن قیمت =/۱۵ روپے	ایک چہرہ پر چھائیوں کا ڈاکٹر شکیل الرحمن قیمت =/۱ روپے	مختصر تاریخ کشمیر محمد امین پنڈت قیمت =/۲۵ روپے	لداخ کی کہانی محمد امین پنڈت قیمت =/۲۰ روپے
تلاش میر محی الدین مجبور قیمت =/۷ روپے	جموں کشمیر کے گوجر ڈاکٹر اے۔ این بہار ولج اور ڈاکٹر آر۔ آر جھجوریہ قیمت =/۳۰ روپے	کشمیر اور ڈوگرہ راج ملک فضل حسین قیمت =/۴۵ روپے	اردو کی ادبی تاریخ پروفیسر عبدالقادر سروری قیمت =/۲۵ روپے	درد کا دریا (ناول) عمر مجید قیمت =/۸ روپے
محمد علی جناح کانجی دوار کا داس قیمت =/۱۲ روپے	چراغ کا اندھیرا شبنم قیوم قیمت =/۸ روپے	ایک زخم اور سہی شبنم قیوم قیمت =/۱۰ روپے	درد جگر (ناول) محمد شفیع مجبوب قیمت =/۴ روپے	مائے منز ژھائے (کشمیری ڈرامہ) مکھن لال کول قیمت =/۱۲ روپے
کشمیر کل اور آج مس محمودہ شاہ قیمت =/۵ روپے	جموں کشمیر میں اردو صحافت صوفی محی الدین قیمت =/۱۰ روپے	کشمیر ۱۲ سے ۷۷ تک صوفی محی الدین قیمت =/۱۲ روپے	کشمیر میں سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں صوفی محی الدین قیمت =/۴۰ روپے	جیل کے سو دن عبدالرشید ابن عبدالکبیر قیمت ۴/۵۰ روپے
حیات جاوید خواجہ الطاف حسین قیمت =/۲۵ روپے	دلی جو ایک شہر تھا راجندر لال ہانڈا قیمت =/۸ روپے	ابتدائی مدارس میں پڑھانے کے طریقے الحاج عبدالاحد شاہ قیمت =/۵ روپے	رسو سے ڈاکٹر ذاکر حسین تک الحاج عبدالاحد شاہ قیمت =/۹ روپے	تعلیمی نفسیات الحاج عبدالاحد شاہ قیمت =/۱۰ روپے

اولین فرصت میں خرید فرماویں

ملنے کا پتہ

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب ایکسچینج روڈ گاؤ کدل چوک سرینگر (کشمیر) فون ۲۰۸۱،